



بینک دولت پاکستان

# گورنر کی سالانہ رپورٹ

2024 - 2025ء



# گورنر کی سالانہ رپورٹ

2024-2025ء

17 اکتوبر 2025ء





بینک دولت پاکستان

# گورنر کی سالانہ رپورٹ

2024-2025ء

---

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور پیش گوئیاں مالی سال 25ء کے اعداد و شمار کے نتائج کی بنیاد پر تیار کی گئی تھیں۔ انہیں اکتوبر 2025ء کے دوسرے ہفتے تک دستیاب اعداد و شمار اور معلومات استعمال کرتے ہوئے حتمی شکل دی گئی۔

© بینک دولت پاکستان 2025ء  
شعبہ معاشی پالیسی جائزہ

ایک جلد میں اشاعت  
گورنر کی سالانہ رپورٹ 2024-2025ء

مطبع: پاکستان سیکورٹی پرنٹنگ پریس کارپوریشن (پرائیویٹ) لمیٹڈ۔ شعبہ مطبوعات، کراچی

تعدادِ طباعت: 528

صفحات کی تعداد: 88

ویب لنک



تاریخِ طباعت: 14 اکتوبر 2025ء

یہ رپورٹ قابل اطلاق قوانین کے تحت بینک دولت پاکستان کی جانب سے شائع کی گئی ہے۔ تعلیمی اور غیر تجارتی مقاصد کے لیے یہ رپورٹ جزوی یا کلی طور پر نقل کی جاسکتی ہے بشرطیکہ حوالہ دیا جائے کہ یہ بینک دولت پاکستان کی اشاعت ہے۔

یہ رپورٹ ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی دفعہ (1)39 (جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ) کے تحت تیار کی گئی، جس میں بتایا گیا ہے کہ ”گورنر بینک کے اہداف کے حصول، زرعی پالیسی کے طرز عمل، پاکستان کی معیشت اور مالی نظام کی کیفیت سے متعلق سالانہ رپورٹ مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش کریں گے۔“

## بینک دولت پاکستان کے اہداف

اہداف	اہداف بیان کیے گئے ہیں:
1-	بینک کا بنیادی ہدف ملکی قیمتوں میں استحکام کا حصول اور انھیں برقرار رکھنا ہے۔
2-	بینک کے بنیادی ہدف سے انحراف کیے بغیر، بینک پاکستان کے مالی نظام کے استحکام میں حصہ لے گا۔
3-	ذیلی دفعات (1) اور (2) سے مشروط، بینک حکومت کی عمومی اقتصادی پالیسیوں کی معاونت کرے گا تاکہ ترقی کو فروغ دینے اور پاکستان کے پیداواری وسائل کے بھرپور استعمال میں حصہ لے سکے۔
قیمتوں میں استحکام کی تعریف	قیمت میں استحکام کا مطلب ہے حکومت کے مہنگائی کے وسط مدتی ہدف کے تحت مہنگائی کو کم اور برقرار رکھنا۔
	(ایس بی پی ایکٹ 1956ء کی دفعہ 2 (ک ب) (جنوری 2022ء تک ترمیم شدہ))



## بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر، اسٹیٹ بینک	جناب جمیل احمد (چیئر پرسن)
سیکرٹری، خزانہ ڈویژن، حکومت پاکستان	جناب امداد اللہ بوسال
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	ڈاکٹر علی چیمہ
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	ڈاکٹر سید اکبر زیدی
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب نجف یاور خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب فواد انور
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب زاہد ابراہیم
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب محفوظ علی خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	جناب محمد علی لطیف
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر	محترمہ طاہرہ رضا

## زری پالیسی کمیٹی

گورنر، اسٹیٹ بینک	جناب جمیل احمد (چیئر پرسن)
ڈپٹی گورنر، اسٹیٹ بینک	جناب سلیم اللہ
ایگزیکٹو ڈائریکٹر، اسٹیٹ بینک	ڈاکٹر عنایت حسین
ایگزیکٹو ڈائریکٹر، اسٹیٹ بینک	جناب محمد علی ملک
بیرونی رکن	ڈاکٹر نوید حامد
بیرونی رکن	ڈاکٹر حاند مختار
بیرونی رکن	ڈاکٹر ایس ایم تراز حسین
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ	جناب نجف یاور خان
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ	جناب محمد علی لطیف
نان ایگزیکٹو ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ	جناب فواد انور



## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی۔

17 اکتوبر 2025ء

محترم چیئرمین صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (1) 39 کے تحت، بینک کے مقاصد کے حصول، زرعی پالیسی کے طرز عمل، معیشت اور مالی نظام کی کیفیت پر گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2024-25ء مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

جمیل احمد

(جمیل احمد)

گورنر

چیئرمین پرسن، بورڈ آف ڈائریکٹرز

سید یوسف رضا گیلانی

چیئرمین

سینیٹ

اسلام آباد



## نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان

کراچی۔

17 اکتوبر 2025ء

محترم اسپیکر صاحب،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق (1) 39 کے تحت، بینک کے مقاصد کے حصول، زرعی پالیسی کے طرز عمل، معیشت اور مالی نظام کی کیفیت پر گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2024-25ء مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے ملاحظے کے لیے پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص،

جمیل احمد

(جمیل احمد)

گورنر

چیئر پرسن، بورڈ آف ڈائریکٹرز

سر دار ایاز صادق

اسپیکر

قومی اسمبلی

اسلام آباد



## فہرست

1	گورنر کا اظہارِ خیال		
5	پاکستانی معیشت کی کیفیت اور مالی نظام	1	
27	قیمتوں کا استحکام اور زرعی پالیسی کا طرزِ عمل	2	
39	مالی استحکام	3	
57	حکومت کی معاشی پالیسیوں میں معاونت کے اقدامات	4	
71	فرہنگ		

## باکس

25	بین الاقوامی اسلامی مالیاتی معیارات کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے اسلامی مالی طریقوں کو مضبوط بنانا	1.1	باکس
----	---	-----	------

		اشکال کی فہرست
5	تجارتی پالیسی میں غیر یقینی اشاریہ اور قیمتی دھاتوں کی قیمتوں کے اشاریے میں نمو	شکل 1.1
6	اجناس کی عالمی قیمت کے اشاریے	شکل 1.2
7	کپاس کی فصل کے اظہارے	شکل 1.3
7	بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کا اشاریہ	شکل 1.4
8	جاری کھاتے کے توازن کے اجزائے ترکیبی	شکل 1.5
9	درآمد کے مقدراری اشاریے اور درآمدی قدر میں نمو	شکل 1.6
9	برآمد کے مقدراری اشاریے اور برآمدی قدر میں نمو	شکل 1.7
9	دیگر مینوفیکچررز کی برآمدات میں نمو	شکل 1.8
10	برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات (جی ڈی پی کا فیصد)	شکل 1.9 الف
10	ترسیلات کی بلند آمد اور مہنگائی	شکل 1.9 ب
11	ایف بی آر ٹیکسز میں حقیقی بمقابلہ متوقع اضافے پر مبنی نمو	شکل 1.10
12	نچی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں میں نمو	شکل 1.11
13	زری و مالیاتی پالیسی میں ہم آہنگی	شکل 1.12
13	توزی مہنگائی	شکل 1.13
14	بیکاری شعبے کے منافع قبل از ٹیکس پر ٹیکس چارجز	شکل 1.14
16	مالی منڈی کے دباؤ کے اشاریے میں رجحانات	شکل 1.15
17	اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ اور بے وزن اوسط شبینہ رپورٹ میں تغیر	شکل 1.16
18	خرده ٹرانزیکشنز کے اجزائے ترکیبی-مالیت	شکل 1.17 الف
18	خرده ٹرانزیکشنز کے اجزائے ترکیبی-حجم	شکل 1.17 ب
19	راست ٹرانزیکشنز میں رجحانات	شکل 1.18
27	مہنگائی سے متعلق اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی اور حقیقی مہنگائی	شکل 2.1
28	شرح مبادلہ میں رجحانات اور اجناس کی عالمی قیمتیں	شکل 2.2
29	شہری مہنگائی میں حصے دار	شکل 2.3 الف
29	دیہی مہنگائی میں حصے دار	شکل 2.3 ب

29	صارفین کی مہنگائی کی توقعات *	شکل 2.4 الف
30	پروفیشنل فورکارسٹرز کی مہنگائی کی توقعات	شکل 2.4 ب
30	عالمی عمومی مہنگائی	شکل 2.5 الف
30	عالمی قوزی مہنگائی	شکل 2.5 ب
32	ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی فیصلے	شکل 2.6 الف
32	ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں زری پالیسی فیصلے	شکل 2.6 ب
33	عمومی اور قوزی مہنگائی	شکل 2.7
33	بلند تعدد اظہاریوں میں رجحانات *	شکل 2.8
34	معاشی پالیسی میں غیر یقینی اشاریہ	شکل 2.9
35	خام تیل کی قیمتیں	شکل 2.10
35	بہ وزن اوسط شہینہ رپورٹ کا پالیسی ریٹ سے اوسط انحراف	شکل 2.11
36	بین الینک سیالیت کے اظہاریے	شکل 2.12
37	پالیسی ریٹ اور مارکیٹ کے شرح ہائے سود	شکل 2.13
39	بینکاری شعبے کے استحکام کا نقشہ	شکل 3.1
41	بینکوں اور مائکرو فنانس بینکوں کے قرض گیروں کے اجزائے ترکیبی	شکل 3.2
41	خط یافت	شکل 3.3
42	FVOCI اور FVTPL کے تحت بینکوں کی تحویل میں حکومتی تمسکات کا حصہ	شکل 3.4
42	FVOCI اور FVTPL کے تحت بینکوں کی تحویل میں حکومتی تمسکات کا بہ وزن اوسط عرصہ	شکل 3.5
42	FVOCI اور FVTPL کے تحت ترقیاتی مالی اداروں کی تحویل میں حکومتی تمسکات کا حصہ	شکل 3.6
43	FVOCI اور FVTPL کے تحت بینکوں کی تحویل میں حکومتی تمسکات کا حصہ کا بہ وزن اوسط عرصہ	شکل 3.7
44	منتخب مفرد عنصر کی حساسیت کے دھچکوں کے نتائج *	شکل 3.8
46	مختلف منظر ناموں کے تحت متوقع شرح کفایت سرمایہ	شکل 3.9
50	کریڈٹ ریٹنگ کے حساب سے بینکوں کی تقسیم (بینکوں کا مارکیٹ شیئر)	شکل 3.10 الف
50	کریڈٹ ریٹنگ کے حساب سے بینکوں کی تقسیم (بینکوں کی تعداد)	شکل 3.10 ب

	جدول کی فہرست
15	جدول 1.1 مالی شعبے کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی
16	جدول 1.2 بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائکروفنانس بینکوں کی بیلنس شیٹ کے کلیدی متغیرات
21	جدول 1.3 اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی
23	جدول 1.4 مالی منڈیوں کے کلیدی متغیرات کی حرکات
24	جدول 1.5 نظام ادائیگی کے کمینزم کا خاکہ (جولائی تا مارچ)
28	جدول 2.1 مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
31	جدول 2.2 مالی سال 25ء کے لیے اسٹیٹ بینک کے کئی معاشی تخمینے
34	جدول 2.3 زرعی پالیسی کے فیصلے اور زرعی پالیسی کمیٹی میں ووٹنگ کا طریقہ
40	جدول 3.1 بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائکروفنانس بینکوں کے مالی اصابات کے اظہارے (فیصد)
47	جدول 3.2 بینکاری شعبے کے دباؤ کی جانچ (حساسیت) کے نتائج (جون 2025ء تک کے غیر آڈٹ شدہ کہاتوں کے مطابق)

## گورنر کا اظہارِ خیال

محتاط زرری پالیسی موقف اور مالیاتی یکجائی کے تسلسل نے معاشی استحکام کو مزید مضبوط کیا، جبکہ گذشتہ سال کی طرح مالی سال 25ء میں بھی اقتصادی حالات بہتر ہوئے۔ قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں تیزی سے کمی آئی، جبکہ مالی نظام مضبوط رہا، اور حقیقی جی ڈی پی میں معتدل نمو ہوئی۔ جاری کھاتے کا توازن خاصا بہتر ہوا جس سے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے اور بازارِ مبادلہ کو مستحکم کرنے میں مدد ملی۔

مالی سال 24ء کے دوران مہنگائی کی شرح میں کمی (disinflation) کا شروع ہونے والا سلسلہ مالی سال 25ء نمایاں ہو گیا۔ اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت بڑی کمی کے بعد 4.5 فیصد رہ گئی، جو مالی سال 24ء میں 23.4 فیصد اور مالی سال 23ء میں 29.2 فیصد تھی۔ اگرچہ یہ کمی وسیع البنیاد تھی، تاہم متعدد عوامل کے باعث غذائی مہنگائی میں سب سے زیادہ کمی ہوئی۔ ان میں غذائی اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی اور غذائی اجناس کی بہتر دستیابی سمیت دیگر عوامل شامل تھے۔ علاوہ ازیں توانائی کی مہنگائی میں بھی نمایاں کمی آئی، جس کی وجہ توانائی کی عالمی قیمتیں گرنے کے باعث توانائی کے سرکاری نرخوں میں آنے والی کمی تھی۔ مالی سال 25ء کے دوران قومی مہنگائی تقریباً نصف رہ گئی، جو محدود ملکی طلب، غذا اور توانائی کی قیمتوں پر دورِ ثنائی کے سابقہ دھچکوں کے اثرات میں کمی، اور مہنگائی کی توقعات کے قابو میں رہنے کی عکاسی ہوتی ہے۔

مہنگائی کے منظر نامے میں آنے والی بہتری کے جواب میں اسٹیٹ بینک کی زرری پالیسی کمیٹی نے جون 2024ء سے جون 2025ء تک کے درمیان پالیسی ریٹس میں 1,100 بی پی ایس کی کمی کی۔ تاہم مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں نمایاں کمی کے اثرات، اور قومی مہنگائی کے جمود (sticky) کے پیش نظر، اور ساتھ ساتھ غیر یقینی کیفیت کے پیش نظر جو عالمی تجارتی ٹریف، بڑھتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی کشیدگی، اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں ردوبدل کے وقت اور حجم کے حوالے سے سامنے آئی، زرری پالیسی کمیٹی نے 2025ء کے آغاز سے زرری نرمی کی رفتار کو سست کر دیا۔ زرری پالیسی کے اس نپے تلے موقف کی بدولت نجی شعبے کے قرضے میں خاطر خواہ اضافہ ہوا، جس سے اقتصادی سرگرمیوں کی بتدریج بحالی میں مدد ملی، خاص طور پر مالی سال 25ء کے آخر میں۔ مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے پیداوار بڑھنے سے اس امر کی خصوصاً عکاسی ہوتی ہے۔ دریں اثنا، مالیاتی خسارہ مزید کم ہو کر جی ڈی پی کا 5.4 فیصد رہ گیا، جو گذشتہ کئی برسوں کی پست سطح ہے، جبکہ بنیادی زرفاضل (primary surplus) دگنے سے زائد بڑھ کر 2.4 فیصد تک پہنچ گیا۔

بیرونی کھاتے کی صورت حال بدستور مستحکم ہوتی رہی جبکہ جاری کھاتے کا توازن چودہ سال میں پہلی بار سرپلس ہو گیا۔ اگرچہ سال گزرنے کے ساتھ ساتھ تجارتی خسارہ بڑھتا رہا، تاہم کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں نمایاں اضافے نے جاری کھاتے کا سرپلس 22 سال کی بلند ترین سطح تک پہنچانے میں مدد دی۔ جاری کھاتے کے سرپلس اور آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت نے مل کر بازارِ مبادلہ میں استحکام کو فروغ دیا، اسٹیٹ بینک کو بین البینک منڈی سے نمایاں خریداری کے قابل بنایا، اور ملک کے زرمبادلہ ذخائر کو مستحکم بنانے میں مدد دی۔ مستقل مالیاتی یکجائی کے سبب بیرونی کھاتے کی بہتر حالت نے ملک کی کریڈٹ ریٹنگز کو بہتر بنانے میں بھی کردار ادا کیا۔

عالمی اقتصادی ماحول بھی بڑی حد تک سازگار رہا، گو کہ آخر مالی سال 25ء میں صورت حال تیزی سے غیر یقینی کا شکار ہوتی گئی۔ عالمی طلب میں تھوڑا سا اضافہ، جبکہ اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی ہوئی۔ تاہم، امریکہ کی طرف سے تجارتی ٹریف میں تیز تر اضافے اور اس کے نتیجے میں عالمی رسد زنجیر کو خطرات لاحق ہو جانے کی وجہ سے، مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ہی عالمی تجارتی پالیسی کی غیر یقینی کیفیت بڑھنے لگی، جو مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی تک اپنی بلند ترین سطح تک پہنچ گئی۔ چنانچہ ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ ساتھ ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں کے مرکزی بینکوں کے لیے بھی یہ ضروری ہو گیا کہ وہ زرری پالیسی کے فیصلوں میں احتیاط برتیں۔

پاکستان کے مالی نظام کے سب سے بڑے فریق بینکاری نظام نے کلیدی اظہاریوں میں استحکام دکھاتے ہوئے ادائیگی قرض کی صلاحیت میں بھی بہتری ظاہر کی جس سے ملک کے مالی نظام کی مضبوطی کی عکاسی ہوتی ہے۔ مالی سال 24ء کے مقابلے میں بینکاری شعبے کے اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں مزید بہتری آئی، جبکہ جنوری 2024ء سے آئی ایف آر ایس-9 اپنانے کے بعد بینکوں کے انتظام خطر کے طریقوں میں بہتری آئی، اور مالی سال 25ء کے دوران ان کی خسارہ برداشت کرنے کی صلاحیت مزید بڑھ گئی۔ بینکوں کے اثاثے بدستور بڑھتے رہے، جو مالی سال 25ء میں جی ڈی پی کے 52.4 فیصد تک پہنچ گئے جبکہ گذشتہ برس یہ تناسب 49.1 فیصد تھا۔

حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری بینکاری شعبے کی پینلس شیٹ کا بدستور اہم عنصر بنی رہی۔ تاہم، مسلسل مالیاتی یکجائی اور اس کے علاوہ حکومت کا غیر بینک ذرائع سے مالی وسائل کے حصول اور آخر مالی سال 25ء تک بلند بیرونی قرضے کے باعث ماکاری کے آمیزے میں بینکوں کا حصہ گھٹ گیا۔ اس وجہ سے نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو دیے جانے والے قرضوں میں دگنے سے زائد اضافہ ہو گیا، کیونکہ ان اداروں کی طلب بہتر معاشی حالات، قرضے کی پست لاگت اور انتظامی لاگت زیادہ ہونے کے سبب بڑھ گئی تھی۔ بینکاری شعبے کے اثاثوں کے برعکس، اس کے ڈپازٹس کی نمو سست روی کا شکار ہو گئی جبکہ علاقائی تنازع کے سبب ملک میں بڑھتی ہوئی بے یقینی کے حالات میں زیر گردش کرنسی میں اضافہ ہوا۔

مالی سال 25ء کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں کی مالی اصابت کے کلیدی اظہاریوں میں بھی بہتری دیکھی گئی۔ اس شعبے کا متعدی تناسب (infection ratio) بہتر ہوا اور قرضے کے نقصان کے اختصاص اور تموین (provisions) غیر فعال قرضہ جزدان سے بڑھ کر بہتر ہو گئے۔ اگرچہ مائیکرو فنانس بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ میں خرابی آئی، تاہم اس شعبے کے مجموعی خسارے میں تین گنا سکڑاؤ آیا۔ اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت میں مائیکرو فنانس بینکوں کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، ضوابطی مدد بدستور جاری رکھی اور مائیکرو فنانس بینکوں کے ساتھ فعال روابط اور مستعد نگرانی کو برقرار رکھا۔ اس سلسلے میں، حکومت نے اسٹیٹ بینک کے تعاون سے حال ہی میں عالمی بینک کے مضبوط اور قابل رسائی مائیکرو فنانس (آر اے ایم) اقدام کے تحت مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے کلائمٹ رسک فنڈ-1 کا آغاز کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت والی (climate resilient) کاشت کاری کو فروغ دیا جائے اور سیلاب سے متاثرہ کاشت کاروں کو سیلاب فراہم کی جائے۔

اسٹیٹ بینک نے قیمتوں اور مالی استحکام یقینی بنانے کی کوششوں کے علاوہ حکومت کی عمومی اقتصادی پالیسیوں کے ساتھ تعاون جاری رکھا، جو اس کا تیسرا ترجیحی مقصد ہے۔ معاشی نقطہ نظر سے، ان میں کارکنوں کی ترسیلات زر اور برآمدات میں اضافہ کرنے سمیت کئی اقدامات شامل تھے۔ خاص طور پر، ایکسیچ کمپنیوں کی اصلاحات اور انتظامی اقدامات، جن کی وساطت سے کرب مارکیٹ پر یقیم کم ہوا، ایکسیچ کمپنیوں اور بینکوں کے لیے ترغیبات بڑھانے کے باعث باضابطہ ذرائع سے رقوم کی ترسیل کو فروغ ملا۔ مزید برآں، بیرون ملک جانے والے کارکنوں کو روانگی سے قبل بریفنگ کے علاوہ، موثر و محفوظ ذرائع سے ترسیلات زر بھیجنے کے حوالے سے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں سے رابطہ و آگاہی مہمات نے بھی ترسیلات زر کو بڑھانے میں مدد دی۔ اسی طرح، اسٹیٹ بینک نے برآمد کنندگان بالخصوص آئی ٹی کے شعبے میں نو سرمایہ کاری اور جدت کو فروغ دینے کے لیے زر مبادلہ اپنے پاس رکھنے کی حد بڑھا کر انہیں سہولت دی۔

مالی سال 25ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے بلا نقد معیشت کو فروغ دینے کی حالیہ کوششوں میں ڈیجیٹل ادائیگی کا ایکو سسٹم مضبوط کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ اسٹیٹ بینک نے اس کے لیے، ”راست پیمینٹس پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ“ قائم کی، جو ایک مکمل ملکیتی ذیلی ادارہ ہے، تاکہ ”راست“ کی سرگرمیوں، ترقی اور نظم و نسق کی نگرانی کر کے اس نظام کو فوری اور وسیع بنایا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران پاکستان رینٹل ٹائم انٹریٹیک سیٹلمنٹ میکانزم پلس (پرزوم+) متعارف کرایا، جو اس سے پہلے رائج آر ٹی جی ایس نظام کی جگہ لے رہا ہے۔ بین الاقوامی روایات کے مطابق اضافی پروسیڈر کی استعداد کا حامل پرزوم پلس+ اسٹیٹ بینک کے اولین سینٹرل سیکورٹیز ڈپازٹری کا حامل ہونے کے علاوہ متعدد جدید خصوصیات کا حامل ہے۔ اسٹیٹ بینک نے مالی شعبے کے معاون ہونے کے ناطے ریگولیٹری سینڈ باکس فریم ورک متعارف کرایا تاکہ ادائیگی کی ابھرتی ہوئی مصنوعات

اور خدمات کے تجربے کی خاطر ایک محفوظ مقام فراہم کیا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک نے 2025ء میں عید الاضحیٰ کے دوران ملک کی بڑی مولیشی منڈیوں میں ڈیجیٹل ادائیگی کی راہ ہموار کرنے کے علاوہ سرکاری ادائیگیوں کی مزید ڈیجیٹائزیشن جیسا اہم اقدام بھی نافذ کیا۔

مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی 28-2024ء کا آغاز بھی مالی شمولیت بڑھانے کے اقدامات میں شامل ہے۔ اس قومی حکمت عملی کا مقصد ڈیجیٹل مالی خدمات کا فائدہ اٹھانا اور صنفی فرق کو کم کرنا ہے تاکہ پاکستان میں مالی شمولیت 75 فیصد تک بڑھایا جاسکے اور صنفی فرق میں 2028ء تک 25 فیصد کمی کی جاسکے۔ اس حکمت عملی کے تحت، اسٹیٹ بینک نے اپریل 2025ء میں مالی تعلیم کا قومی روڈ میپ 29-2025ء کے موضوع پر ایک جامع مالی خواندگی پالیسی کا آغاز کیا۔ یہ اقدامات اسٹیٹ بینک کی برابری پر بینکاری کی پالیسی اور اسلامی بینکاری کے فروغ کے ساتھ ساتھ زراعت اور ایس ایم ای ماکاری کے لیے مختلف اقدامات کے علاوہ ہیں۔ مالی سال 25ء میں زرعی شعبے میں قرضوں کی تقسیم 16.3 فیصد بڑھی، اس طرح کارکردگی کمرشل بینکوں کے توسیعی منصوبوں کے متعین ہدف سے آگے بڑھ گئی، جبکہ ایس ایم ای کے واجب الادا قرضے تقریباً 41 فیصد بڑھ گئے، اور ایس ایم ای قرض گریوں کی تعداد بھی تقریباً 57 فیصد بڑھی۔

اگرچہ یہ اقدامات پاکستان کی طویل مدتی اقتصادی ترقی اور فروغ کے لیے مددگار ثابت ہوں گے، تاہم قیمتوں اور مالی استحکام کو برقرار رکھنے اور پائیدار ترقی کے لیے رسد پہلو سے متعدد ساختی اور حکومتی اصلاحات کی بھی ضرورت ہے۔ ٹیکس اور کسٹمز ٹیرف میں حالیہ اصلاحات؛ زرعی اجناس کی مارکیٹ کو ڈی ریگولیت کرنا (deregulate)؛ اور بے بدنی زراعت کامر حلہ وار خاتمہ حوصلہ افزا ہیں۔ درحقیقت، اصلاحاتی عمل کو مکمل کرنے کے لیے ثابت قدمی ضروری ہے، کیونکہ اصلاحات کی کوششوں کا قبل از وقت اختتام اقتصادی پیش رفت کو بڑی حد تک نقصان پہنچا سکتا ہے۔ 2025ء کے دوران تجارتی ٹیرف کی عالمی پالیسی میں تبدیلیوں کے تناظر میں عالمی تجارت اور اقتصادی ترقی کے امکانات متاثر ہو سکتے ہیں، اور 2025ء میں آنے والے سیلاب سے زرعی پیداوار کو نقصان پہنچا اور رسد زنجیر میں خلل پیدا ہوا ہے چنانچہ اس حوالے سے فوری پیش گوئی کرنا پہلے ہی دشوار ہے۔

اگرچہ مالی سال 26ء کی پہلی سہ ماہی میں اوسط مہنگائی مزید کم ہو کر 54.2 فیصد رہ گئی، تاہم سیلاب کا اثر اور عالمی غیر یقینی صورت حال سے اس میں اضافے کے واضح خطرات کا سامنا ہے۔ آگے چل کر، امکان ہے کہ مہنگائی مالی سال 26ء کی دوسری سہ ماہی میں 5 سے 7 فیصد ہدف کی بالائی حد سے بڑھ جائے جو مالی سال 27ء میں متعین حدود میں واپس آجائے گی۔ اسی طرح، بیرونی کھاتے کے منظر نامے کو لاحق خطرات قدرے بڑھ گئے ہیں، حالانکہ جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 26ء میں جی ڈی پی کے صفر سے ایک فیصد کی حد میں رہنے کی توقع ہے۔ اسی طرح، اگر حکومت ٹیکس گزاروں کی تعداد بڑھا کر ٹیکس وصولی میں اضافہ کرنے میں ناکام رہی تو مالیاتی یکجائی کی کوششوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے، یا متوقع طور پر بجٹ سے زائد اخراجات پورے کرنے کے لیے غیر بدنی زراعت فراہم کرے، خاص طور پر سماجی تحفظ اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں کی بحالی اور تعمیر نو کے لیے۔ بہر حال، توقع ہے کہ مالی سال 25ء کی نسبت مالی سال 26ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 3.25 سے 4.25 فیصد کی بلند سطح پر رہے گی، جبکہ دباؤ کی آزمائش کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ مالی شعبہ، خاص طور پر بینکاری شعبہ مستحکم رہے گا۔

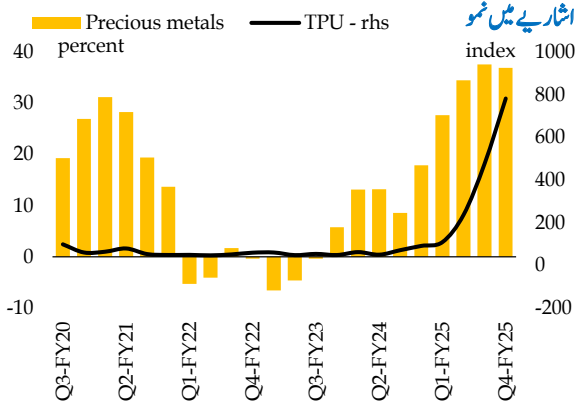
جب اور جیسے مزید معلومات دستیاب ہوں گی تو اسٹیٹ بینک صورت حال کا باریک بینی سے تجزیہ کرتے ہوئے اپنے پالیسی فیصلوں میں خطرات کو ملحوظ رکھے گا۔ ہم قیمتوں اور مالی استحکام، جو وسط سے طویل مدت کی معاشی نمو کے لیے اہم ہے، کو لاحق خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے محتاط ہیں۔



## 1 پاکستانی معیشت کی کیفیت اور مالی نظام

میں 1,100 بیسز پوائنٹس (bps) کی بڑی کمی کاراستہ ہموار کیا۔ جون سے دسمبر 2024ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 900 بیسز پوائنٹس کی جارحانہ کمی کے بعد، زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے جنوری سے جون 2025ء کے دوران شرح میں کمی کی رفتار کو دھیمہ کر دیا، جس کی بنیادی وجوہات جمود پذیر قومی مہنگائی؛ عالمی ٹیرف کے حوالے سے بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال اور ابھرتی ہوئی جغرافیائی سیاسی کشیدگی تھیں۔

شکل 1.1: تجارتی پالیسی میں غیر یقینی اشاریہ اور قیمتی دھاتوں کی قیمتوں کے اشاریے میں نمو



Sources: WB and Caldara et al (2019)

سال گزرنے کے ساتھ ساتھ بیرونی کھاتے میں بھی نمایاں بہتری آئی اور جاری کھاتے کے توازن نے 14 سال بعد پہلی بار سرپلس دکھایا۔ اس کے ساتھ ساتھ مختلف کثیر الجہتی، دو طرفہ، تجارتی ذرائع اور آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت (EFF) پروگرام کے تحت ادائیگیوں سے 1.5 ارب ڈالر کی خالص آمد نے زر مبادلہ کے ذخائر کو استحکام بخشا۔ یہ پیش رفتیں سال بھر شرح مبادلہ کے استحکام کو یقینی بنانے میں بھی معاون ثابت ہوئیں۔ اسی اثنا میں، مالی سال 25ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو گذشتہ سال کے مقابلے میں بڑھ گئی۔ کلی معاشی سرگرمیوں میں اضافہ، خاص طور پر مالی سال کی دوسری ششماہی میں نمایاں طور پر دیکھا جاسکتا تھا۔

بہتر طریقے سے مربوط زری و مالیاتی پالیسی کے امتزاج نے مالی سال 25ء کے دوران معاشی استحکام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں گذشتہ دو برسوں میں تاریخی بلند سطح پر پختہ والی مہنگائی میں نمایاں کمی آئی۔ مالیاتی خسارہ مزید کم ہوا جبکہ ترسیلات کی مد میں رقوم کی آمد میں اضافے کے ساتھ جاری کھاتے کا توازن سرپلس میں بدل گیا، جس سے زر مبادلہ کے ذخائر بڑھے اور مبادلہ مارکیٹ میں استحکام پیدا ہوا۔ کافی جدوجہد کے بعد حاصل ہونے والے ان ثمرات کو برقرار رکھنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے محتاط انداز میں اپنی زری پالیسی کی موقف کو ترتیب دیا، جس میں مہنگائی اور بیرونی کھاتے کے خطرات مثلاً جمود پذیر قومی مہنگائی، اجناس کی متغیر عالمی قیمتیں اور تجارتی پالیسی میں غیر یقینی صورت حال کو مد نظر رکھا گیا اور ساتھ ہی حقیقی معاشی سرگرمیوں کی بحالی کی حمایت بھی کی گئی۔ ڈپازٹس کی مسلسل نمو اور نجی شعبے کے قرضوں میں قابل ذکر اضافہ کے ساتھ مالی شعبہ مستحکم اور لچکدار رہا۔ دریں اثنا، مسلسل مالیاتی یکجائی نے بینکاری شعبے سے مالکاری پر انحصار کم کیا، جس کے نتیجے میں نجی شعبے کے قرضوں میں نمایاں اضافہ ممکن ہوا۔ یہ پیش رفتیں بینکاری شعبے کی وسعت اور گہرائی بڑھانے اور کلی معاشی استحکام کے فروغ کے ساتھ ساتھ پائیدار معاشی ترقی میں معاونت کے لیے بھی نیک شگون ہیں۔

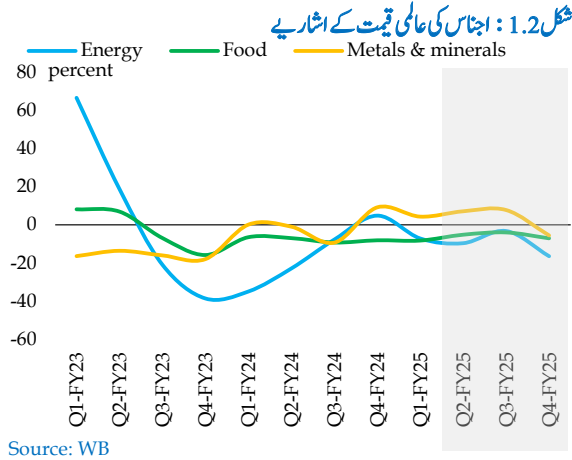
## 1.1 پاکستانی معیشت کی کیفیت

پاکستان کے کلی معاشی حالات مالی سال 25ء کے دوران مزید بہتر ہوئے جس سے اس استحکام کو تقویت ملی جو گذشتہ مالی سال آنا شروع ہو چکا تھا۔ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی (این سی پی آئی) میں نمایاں کمی آئی، جو پست مقامی طلب اور موافق رسد کی عوامل کے مشترکہ اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔ مقامی طلب میں کمی کی وجہ محتاط زری پالیسی موقف اور مالیاتی یکجائی کے تسلسل کا نتیجہ تھی۔

مہنگائی کی شرح میں تیزی سے ہونے والی کمی، مہنگائی کے بہتر منظر نامے اور بیرونی کھاتے کے استحکام نے جون 2024ء سے مئی 2025ء کے دوران پالیسی شرح

## بین الاقوامی پیش رفتیں

مرکزی بینکوں نے مالی سال 25ء کی آخری سہ ماہی میں زری نرمی کی رفتار سست کر دی تاکہ بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال کے تناظر میں قبل از وقت اقدامات کیے جاسکیں۔



گذشتہ چار برسوں کے دوران آنے والے دھچکوں - عالمی وبا، رسدی زنجیر کے عالمی بحران، اجناس کی قیمتوں میں مسلسل اضافے، بڑھتی ہوئی مہنگائی، اور ان کے نتیجے میں ہونے والی زری سختی - سے ابھرتے ہوئے، عالمی معیشت نے مالی سال 25 میں معمولی نمو دیکھی۔ ماسوائے امریکہ، پاکستان کے اہم تجارتی شراکت داروں - یورپی یونین، برطانیہ اور چین - کے ساتھ ساتھ مشرق وسطیٰ میں تزیلات کی اہم راہداریوں میں جی ڈی پی کی نمو نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ عالمی تجارت نے بھی نئے برآمدی آرڈرز میں بحالی کی بدولت 3.7 فیصد کی نمو ظاہر کی۔

تاہم، سال گذرنے کے ساتھ ساتھ عالمی معیشت کو غیر یقینی صورت حال کی ایک نئی لہر کا سامنا کرنا پڑا جب مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں امریکہ کی جانب سے نافذ کردہ ٹیرف میں بے مثال اور شدید اضافہ ہوا۔ نومبر 2024ء میں امریکی انتخابات کے تناظر میں ٹیرف کے حوالے سے خدشات سال کی پہلی ششماہی میں ہی ابھر چکے تھے۔ اگرچہ اس سے قیمتی دھاتوں کی قیمت میں اضافہ ہوا، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے (شکل 1.1)، لیکن اس نے توانائی اور غذائی اجناس کی قیمتوں میں نمایاں کمی میں بھی کردار ادا کیا کیونکہ غیر یقینی صورت حال نے عالمی تجارت اور معاشی نمو کے امکانات کو کمزور کر دیا (شکل 1.2)۔ مالی سال 25ء کے دوران تجارتی جنگ اور اضافی تیل کی فراہمی کے خدشات کی وجہ سے عالمی توانائی کی قیمتیں اوسطاً 9 فیصد کم ہو گئیں۔ عالمی سطح پر اناج کی متوقع ریکارڈ پیداوار کے سبب غذائی اجناس کی عالمی قیمتیں بھی 6 فیصد کم ہو گئیں۔

### حقیقی شعبہ 1

مالی سال 25ء میں پاکستان کی حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو معمولی اضافے کے بعد 3.0 فیصد ہو گئی، جو گذشتہ سال 2.6 فیصد تھی۔ اس میں بنیادی کردار خدمات کے شعبے کا رہا جس نے 1.7 فیصدی پوائنٹس کا حصہ ڈالا، جن میں سرفہرست عام حکومت، ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج، انفارمیشن اینڈ کمیونٹی کیشن ٹیکنالوجی اور ریل اسٹیٹ سے متعلق خدمات کی بلند نمو ہیں جنہوں نے تعلیم اور ہول سیل ورٹیکل تجارتی خدمات کی نمایاں طور پر سست نمو کے اثرات کی تلافی کر دی۔ تعلیم اور ہول سیل ورٹیکل تجارتی خدمات کی نمو میں سستی اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی اور بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) میں سکتاؤ کی عکاسی کرتی ہے۔

زرعی شعبے کی شرح نمو مالی سال 24ء کے 6.4 فیصد سے تیزی سے کم ہو کر مالی سال 25ء میں 1.5 فیصد تک پہنچ گئی، جس کے نتیجے میں مالی سال 25ء میں اس کا حقیقی جی ڈی پی میں حصہ گذشتہ سال کے 1.5 فیصدی پوائنٹس سے کم ہو کر صرف 0.4 فیصدی پوائنٹس رہ گیا۔ زرعی شعبے میں اس معمولی نمو کی بھی بنیادی

اجناس کی عالمی قیمتوں میں مسلسل کمی کے باوجود مالی سال 25ء کے اختتام پر عالمی مہنگائی میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ یہ ٹیرف کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال اور عالمی رسدی زنجیر کے لیے ابھرتے ہوئے خطرات کی عکاسی کرتا ہے، جس نے ترقی یافتہ معیشتوں میں مزدوروں کی قلت اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں کرنسی کی قدر میں کمی سے پیدا ہونے والے دباؤ میں اضافہ کیا۔ لہذا، ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں

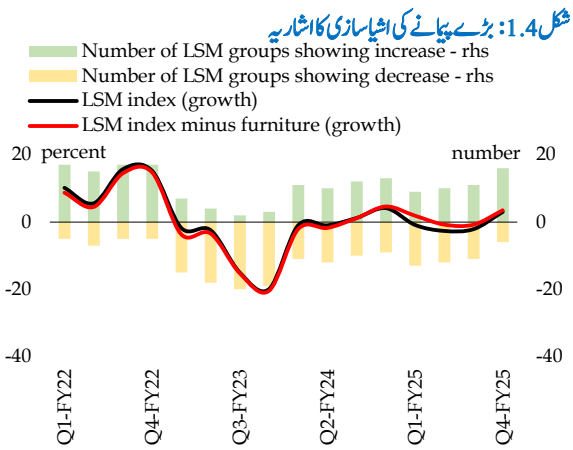
<sup>1</sup> اس رپورٹ میں تجارتی اعداد و شمار اسٹیٹ بینک کے ادا بیگیوں کے توازن کے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔ جبکہ اجناس وارد درآمد / برآمد اور ان کے حجم اور اکائی قیمت کسٹم ڈیٹا (مالیت اور حجم) پر مبنی ہیں جسے پاکستان دفتر شماریات نے رپورٹ کیا ہے۔

## بینک دولت پاکستان

ہے۔ یہ امر باعث تشویش ہے، کیونکہ کپاس ٹیکسٹائل صنعت کے لیے ایک اہم خام مال ہے جس کا پاکستان کی مجموعی برآمدات میں نصف سے زیادہ حصہ ہے۔

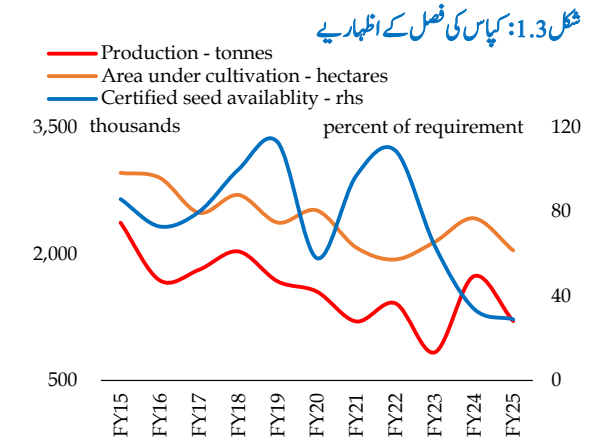
مالی سال 25ء میں صنعتی سرگرمیوں میں 5.3 فیصد کی نمو دیکھی گئی، جبکہ گذشتہ دو برسوں میں اس میں سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ یہ بحالی بڑی حد تک بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی میں قدر اضافی (value addition) بڑھنے کی بدولت ہوئی، جبکہ اس کی بنیادی وجہ بلند سبسڈیز تھیں۔ صنعتی سرگرمیاں بڑھنے کے ساتھ تعمیراتی شعبے میں نمونے مشترکہ طور پر کان کنی اور کھدائی اور بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں سکڑاؤ مکمل طور پر زائل کر دیا۔

بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں گراؤٹ کو بنیادی طور پر چند ذیلی شعبوں کی پیداوار میں نمایاں کمی سے جوڑا جاسکتا ہے، کیونکہ وہ ذیلی شعبے جن کی پیداوار میں مالی سال 25ء کے دوران اضافہ ہوا، ان کی تعداد مالی سال 24ء کے مقابلے میں زیادہ تھی۔ خاص طور پر، فرنیچر کی پیداوار میں خاطر خواہ کمی نے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے انڈیکس کی نسبتاً بہتر کارکردگی پر پردہ ڈال دیا۔ فرنیچر کی پیداوار — جو بنیادی طور پر فرنیچر کی برآمدات کے اعداد و شمار کے پیچھے چلتی ہے۔ میں کمی نے تن تنہا ہی بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے شعبے کی نمو کو 1.6 فیصدی پوائنٹس تک کم کر دیا (شکل 1.4)۔



Source: PBS

وجہ گلہ بانی کا شعبہ تھا، جسے دودھ اور پولٹری کی پیداوار میں اضافے نے سہارا دیا جس کی بدولت اس نے فصلوں کی پیداوار میں کمی کو مکمل طور پر زائل کر دیا۔ فصلوں کی پیداوار میں کمی کے بنیادی اسباب تمام اہم فصلوں میں گرتا ہوا منافع اور گندم اور کپاس کے زیر کاشت رقبے میں نمایاں کمی ہے جو تمام اہم فصلوں کی پیداوار میں دو ہندسی کمی کی وجہ بنے۔ جزوی طور پر یہ رجحانات شدید موسمی حالات اور مالی سال 24ء میں فصل کی کم قیمتوں کی وجہ سے کسانوں کو نقد کے بہاؤ میں مشکلات کا سامنا کرنے کی وجہ سے پیدا ہوئے، نتیجتاً اگلی فصل کے لیے کسانوں نے کھاد، کیڑے مار ادویات اور دیگر خام مال کم استعمال کیا۔

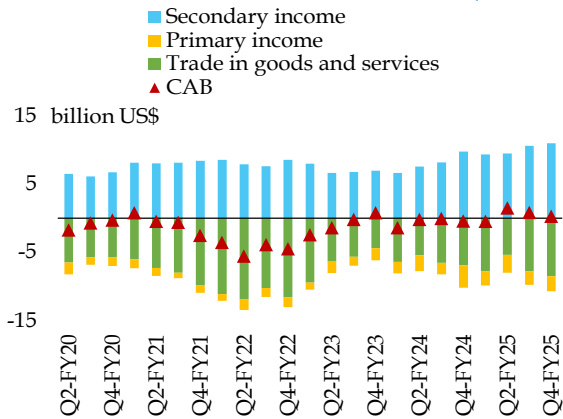


Sources: PBS and FSCRD

اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی کا تعلق زرعی پالیسی میں تبدیلی سے بھی ہے۔ فصلوں، خصوصاً گندم کی مارکیٹ پر مبنی قیمت بندی کی جانب منتقلی، کم از کم امدادی قیمت اور حکومت کی جانب سے فصلوں کی خریداری کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد غیر یقینی صورت حال پیدا ہوئی۔ اسی طرح کپاس کی پیداوار بھی زیر کاشت رقبہ کم ہونے اور مالی سال 25ء میں کم سے کم امدادی قیمت کے اعلان کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے منافع میں کمی کے سبب کم رہی۔ ان حالات نے کسانوں کو دوسری مسابقتی فصلوں جیسے چاول اور تیل کے بیج اگانے کی طرف مائل کیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کپاس کی پیداوار اور اس کا زیر کاشت رقبہ گذشتہ 10 سالوں سے زوال پذیر ہے، جس کی بنیادی وجہ تصدیق شدہ معیاری بیجوں کی دستیابی میں مسلسل کمی (شکل 1.3) اور موسمیاتی دباؤ میں اضافہ

برآمدات میں نسبتاً معمولی اضافے کو زائل کر دیا۔ لہذا، جاری کھاتے میں ریکارڈ سرپلس بنیادی طور پر کارکنوں کی ترسیلات میں نمایاں اضافے کا مرہون منت تھا، جسے حکومتی مراعات اور ٹرانزیکشنز کی لاگت کم کرنے اور باضابطہ ذرائع سے رقوم کی حوصلہ افزائی کے لیے اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے اقدامات سے سہارا ملا (شکل 1.5)۔

شکل 1.5: جاری کھاتے کے توازن کے اجزائے ترکیبی



Source: SBP

تجارتی خسارے میں اضافہ بنیادی طور پر مالی سال 25ء میں درآمدات میں 10.2 فیصد کے نمایاں اضافے کی وجہ سے ہوا، جبکہ پچھلے سال اس میں 1.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ پٹرولیم گروپ کو چھوڑ کر تمام اہم درآمدی گروپس نے نمود کھائی، جو زیادہ تر بلند حجم پر مبنی تھی۔ تیل کی درآمدات کی اکائی قیمتیں کم ہو گئیں، جبکہ تیل کے علاوہ دیگر درآمدات کی اکائی قیمتیں عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی کے پیش نظر سست روی سے بڑھیں۔<sup>2</sup> غیر توانائی درآمدات، خاص طور پر صنعتی خام مال، مشینری اور دھاتوں کا بلند حجم، بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں بتدریج بحالی کے عین مطابق تھا اور یہ زرعی پیداوار میں کمی کے سبب برآمدات سے منسلک شعبوں میں مضبوط طلب کے ساتھ مطابقت رکھتا تھا (شکل 1.6)۔

خوراک، غیر دھاتی معدنیات (خاص طور پر سینٹ)، لوہا اور اسٹیل اور کیمیکلز (کھاد) دیگر بڑے ذیلی شعبے ہیں جنہوں نے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو پر منفی اثر ڈالا۔ خوراک کے شعبے کی پیداوار میں کمی کی اہم محرک چینی تھی، جس کی بنیادی وجہ امدادی قیمت کے اعلان کے حوالے سے غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے گئے کی کرسٹنگ میں تاخیر تھی۔ مزید برآں، کھانے کے تیل، گھی اور چائے کی پیداوار بھی کم ہوئی۔ وفاقی اور صوبائی ترقیاتی اخراجات میں اضافے کے باوجود سینٹ اور اسٹیل کی پیداوار بالترتیب مسلسل چوتھے اور تیسرے سال کی کاشکار رہی۔ یہ بنیادی طور پر بلند تعمیراتی لاگت اور جائیداد پر ٹیکس میں اضافے کے ساتھ کمزور نجی طلب کی وجہ سے تھا۔ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے وہ بڑے ذیلی شعبے جن کی پیداوار میں اضافہ ہوا ان میں ٹیکسٹائل کو برآمدات میں اضافے کی بدولت نمو حاصل ہوئی، جبکہ شرح سود میں کمی، صارفین کے احساسات میں بہتری، شرح مبادلہ کے استحکام اور درآمدی خام مال کی بہتر دستیابی کی وجہ سے گاڑیوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

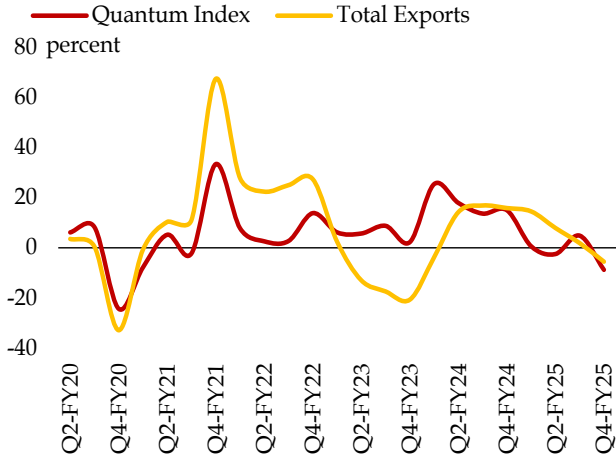
سالانہ بنیاد پر سیکڑاؤ کے باوجود، مالی سال 24ء کے اختتام کے قریب بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں بحالی کے آثار نمایاں تھے۔ درحقیقت، بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے انڈیکس میں نمونے گذشتہ تین سہ ماہیوں میں کمی کے بعد مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی میں مثبت رجحان ظاہر کیا۔ سال گزرنے کے ساتھ ساتھ نمود رج کرنے والے ذیلی شعبوں کی تعداد میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ یہ اس بات کا اشارہ ہے کہ پالیسی ریٹ میں تخفیف نے صنعتی شعبے کی بتدریج بحالی کو ممکن بنایا۔

### بیرونی شعبہ

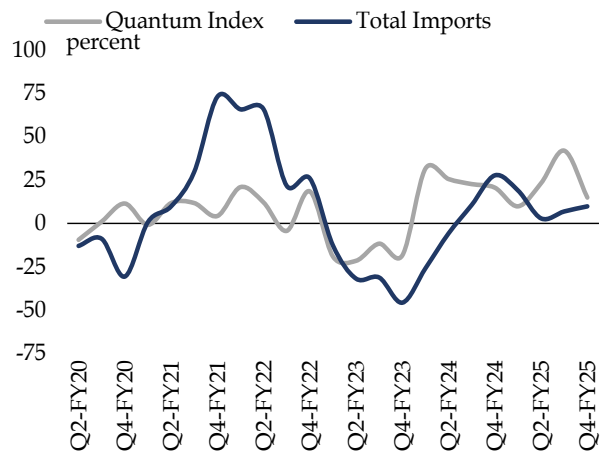
بیرونی کھاتے میں زبردست بہتری دیکھنے میں آئی جس نے مالی سال 25ء میں 2.1 ارب ڈالر کا سرپلس درج کیا حالانکہ مالی سال 24ء میں 2.1 ارب ڈالر خسارے کا سامنا تھا۔ مالی سال 25ء میں جاری کھاتے کا توازن 14 برسوں میں پہلی بار سرپلس ہوا اور یہ گذشتہ 22 سالوں میں بلند ترین تھا۔ تاہم، سال کے دوران ملک کا تجارتی خسارہ بڑھ گیا، جس کی وجہ درآمدات میں وسیع البنیاد اضافہ تھا جس نے

<sup>2</sup> مارچ 2025ء تک دستیاب ڈیٹا کی بنیاد پر۔

شکل 1.7: برآمد کے مقداری اشاریے اور برآمدی قدر میں نمو



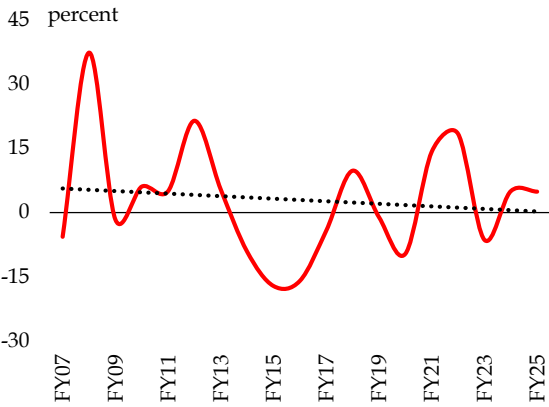
شکل 1.6: درآمد کے مقداری اشاریے اور درآمدی قدر میں نمو



Source: PBS

اضافے سے معاونت مل رہی تھی، جو کہ موافق بین الاقوامی قیمتوں اور مالی سال 24ء میں بھارت کی اپنے چاول کی برآمدات پر پابندی کی وجہ سے بڑھ گئی تھی (شکل 1.7)۔

شکل 1.8: دیگر مینوفیکچررز کی برآمدات میں نمو

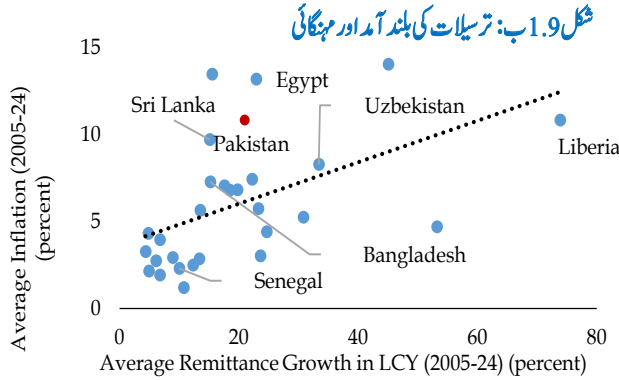


Sources: PBS

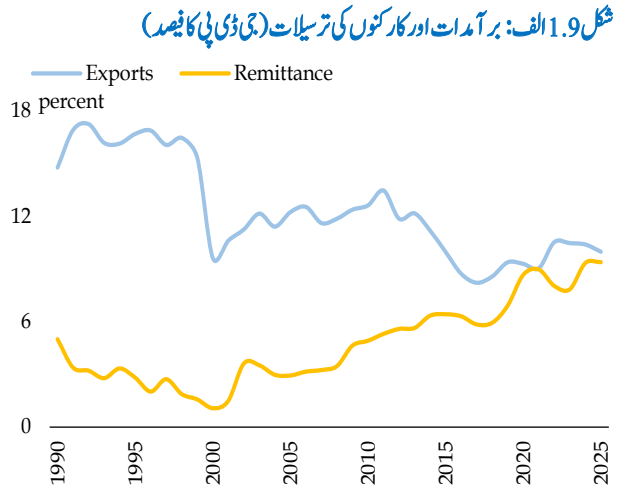
ٹیکسٹائل برآمدات پچھلے سال کے 0.9 فیصد کے مقابلے میں 7.4 فیصد بڑھ گئیں اور برآمدات میں مجموعی اضافے میں اس کا حصہ تقریباً 90 فیصد تک پہنچ گیا۔ یہ اضافہ ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل میں قیمت اور مقدار کے اثرات پر مبنی تھا؛ مالی سال 25ء میں صرف ملبوسات کی برآمدات نے برآمدات کے مجموعی اضافے میں 86 فیصد حصہ ڈالا۔ اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ ملبوسات کی برآمدات عموماً بھاری گھریلو ٹیکسٹائل کے مقابلے میں بلحاظ وزن فی اکائی زیادہ قدر پیدا کرتی

خصوصاً، مشینری سے متعلق درآمدات میں اضافے نے مجموعی درآمدات بڑھانے میں تقریباً ایک چوتھائی حصہ ڈالا، جبکہ ٹیکسٹائل کی درآمدات کا حصہ تقریباً 45 فیصد تھا۔ ٹیکسٹائل میں، خام کپاس کی درآمدات تقریباً 3.5 گنا بڑھ گئیں اور ٹیکسٹائل کی درآمدات میں مجموعی اضافے میں اس کا حصہ تقریباً 51 فیصد رہا۔ اس کی بنیادی وجہ ملک میں کپاس کی پیداوار اور طلب (خاص طور پر کپاس پر مبنی ٹیکسٹائل ایکسپورٹرز کی جانب سے) کے درمیان بڑھتا ہوا فرق تھا؛ اور اس رجحان کے جاری رہنے سے ملکی ٹیکسٹائل کی تجارتی شرائط متاثر ہو سکتی ہیں۔ خوراک کے شعبے کی درآمدات میں بھی معمولی اضافہ دیکھا گیا۔ ایسا گندم کی درآمد میں ایک ارب ڈالر کی کمی کے باوجود ہوا، اس کمی کو پام آئل اور دالوں کی درآمد میں نمایاں اضافے نے زائل کر دیا؛ بڑھتی ہوئی طلب اور مقامی پیداوار میں مسلسل کمی کی وجہ سے دالوں کی درآمد میں اضافہ ریکارڈ سطح تک پہنچ گیا۔

مالی سال 25ء کے دوران برآمدات کی نمو گزشتہ سال کے 10.7 فیصد سے کم ہو کر 4.5 فیصد رہ گئی۔ سال گزرنے کے ساتھ، برآمدات کی نمو کی رفتار میں کمی دیکھی گئی کیونکہ عالمی طلب میں اضافہ تجارت میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال کے سامنے کمزور پڑ گیا، خاص طور پر مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں۔ برآمدات کی نمو میں سست روی نے عالمی خوراک کی قیمتوں میں کمی اور بلند اساسی اثر کے ملاپ کی بھی عکاسی کی، کیونکہ گزشتہ سال کی بلند شرح نمو کو خوراک کی برآمدات، خاص طور پر چاول اور تیل کے بیج کی برآمدات میں



Note: This chart compares average remittances growth and average inflation from 2005 to 2024 in 23 LMIC and 6 LIC countries that registered average remittance to GDP of 5 percent or more during this period



Sources: WB and SBP

مالی سال 25ء میں تجارتی خسارے میں اضافے کو کارکنوں کی تزیلات زر میں مستحکم نمونے متوازن کر دیا۔ جی ڈی پی کے فیصد کے اعتبار سے برآمدات میں کمی کے پس منظر میں، کارکنوں کی تزیلات زر زرمبادلہ کا ایک اہم ذریعہ بن گئی ہیں (شکل 1.9 الف)۔ تاہم، ملکوں کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ جن ممالک میں درآمد پر انحصار زیادہ اور رسدی مسائل ہیں، وہاں تزیلات زر پر ضرورت سے زیادہ انحصار، مستقل بلند صارفی طلب، مزدوروں کی دستیابی میں کمی، مزدوروں کا غیر تجارتی شعبوں کی طرف منتقل ہونا اور برآمدی مسابقت میں کمی کے ذریعے ساختی مہنگائی کے دباؤ پیدا کر سکتا ہے (شکل 1.9 ب)۔<sup>3</sup>

اس کے باوجود، تزیلات پر مبنی جاری کھاتے کا سرپلس اور اس کے ساتھ متعدد کثیر فریقی اور دوطرفہ قرض دہندگان بشمول آئی ایم ایف سے سرکاری طور پر رقوم کی بلند آمد نے مارکیٹ میں زرمبادلہ کی سیالیت کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کی۔ اس نے سال بھر مبادلہ مارکیٹ میں استحکام پیدا کرنے میں مدد دی اور اس کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک مالی سال 25ء کے دوران انٹرنیشنل مارکیٹ سے خالص بنیادوں پر 7.7 ارب ڈالر خریدنے کے قابل ہوا، جس سے ملک کے زرمبادلہ کے

ہیں، مالی سال 25ء میں ملبوسات کی برآمد میں اضافہ معیشت کے لیے خوش آئند رہا۔ یہ کم تنوع سے پیدا ہونے والے خطرات پر بھی پردہ ڈال دیتا ہے۔

ٹیکسٹائل کے برعکس، غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں نمو گذشتہ سال کے 25 فیصد سے گر کر تقریباً ایک فیصد پر آگئی۔ ایسا دواسازی کی برآمدات میں 34.2 فیصد اضافے کے باوجود ہوا۔ دواسازی کی برآمدات میں اضافے کی وجہ عالمی طلب میں اضافہ، خام مال کی بہتر دستیابی اور فروری 2024ء میں غیر اہم ادویات کی قیمتوں کی ڈی ریگولیشن تھی۔ غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں سست نمو کی بنیادی وجہ چاول کی برآمد میں نمایاں کمی تھی، خاص طور پر غیر باسستی چاول کی، کیونکہ بھارت کی عالمی چاول مارکیٹ میں دوبارہ واپسی سے برآمدی قیمتیں کم ہو گئیں۔ دیگر پیداواری اشیاء کی برآمدات—جو کہ دواسازی، سینٹ، چمڑا اور جوتے، طبی اور سرجیکل آلات، برتن اور کھیلوں کے سامان سمیت مختلف مصنوعات کی عکاسی کرتی ہیں—گذشتہ 15 سال کے دوران زوال کا شکار رہی ہیں (شکل 1.8)۔ اس رجحان کو واپس موڑنا بیرونی شعبے کے نقصان دور کرنے کے لیے اہم ہے، جو بار بار بڑے تجارتی خسارے کا سامنا کرتا ہے۔

<sup>3</sup> نارائن، پی۔ کے۔، نارائن، ایس۔، اور مشرا، ایس۔ (2011ء)۔ کیا تزیلات زر مہنگائی کو بڑھاتی ہیں؟ ترقی پذیر ممالک سے تازہ شواہد، سدرن اکنامک جرنل، جلد 77، نمبر 4؛ گوہا، پی۔ (2013ء)۔ بین الاقوامی تزیلات زر کے کئی معاشی اثرات: ترقی پذیر معیشتوں کا معاملہ، اکنامک ڈائلنگ، جلد 33، چند، ایس۔ اے۔، اور سنگھ، بی۔ (2024ء)۔ ترقی پذیر اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں پائیدار اقتصادی ترقی پر تزیلات زر کا کردار: پینٹل کراس سیکشنل آگینڈا آنورڈ ریسیورڈ سٹریٹیجی ڈیپارٹمنٹ، ایچ ڈی سی، نیو ڈہلی۔ جرنل آف ریسک اینڈ فیئرفنلٹی، جلد 17، نمبر 4؛ نقوی، ایس۔ ٹی۔ اے۔ (2016ء)۔ تزیلات زر، مہنگائی اور اقتصادی ترقی: پاکستان کا انفرادی مطالعہ، پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ اکنامکس۔

## بینک دولت پاکستان

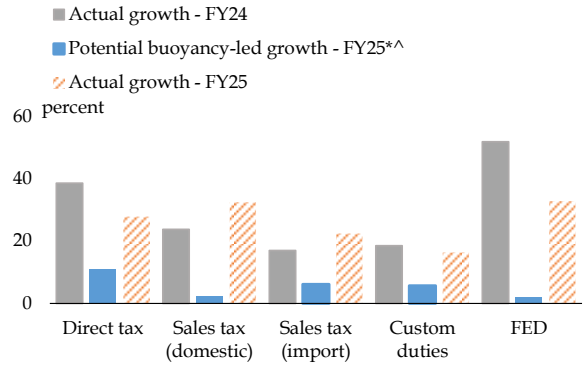
ایف بی آر کی جانب سے مضبوط ٹیکس محاصل، ریکارڈ غیر ٹیکس محصولات— خاص طور پر اسٹیٹ بینک کے منافعے— اور شرح سود کم ہونے کی وجہ سے کمتر سودی ادائیگیوں (جی ڈی پی کے لحاظ سے) سے معاونت حاصل ہوئی۔ تاہم مالی سال 25ء کے دوران غیر سودی اخراجات— ترقیاتی اخراجات، سبسڈیز اور گرانٹس— میں اضافہ ہو گیا۔

مالی سال 25ء میں مجموعی آمدنی میں تقریباً 36 فیصد اضافہ ہوا جو جی ڈی پی کے 3.2 فیصد کے برابر ہے، آمدنی میں اضافے میں ٹیکس اور غیر ٹیکس محاصل دونوں کا یکساں حصہ (جی ڈی پی کا 1.6 فیصد) رہا۔ غیر ٹیکس آمدنی میں مسلسل اضافہ اسٹیٹ بینک کے منافعے میں اضافے کی مرہون منت تھا۔ وفاقی ٹیکس سے جی ڈی پی کا تناسب بھی مالی سال 24ء کے جی ڈی پی کے 8.9 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 25ء میں 10.3 فیصد ہو گیا، جس میں بلاواسطہ اور بالواسطہ ٹیکسز دونوں کا حصہ تقریباً مساوی رہا۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) کے جمع شدہ ٹیکس میں اضافہ تخمینے سے نمایاں طور پر زیادہ رہا جو کہ اساس ٹیکس میں اضافے کی بنیاد پر لگایا گیا تھا، اور یہ ایف بی آر کی اساس ٹیکس میں توسیع، ٹیکس رعایتوں کو منظم کرنے اور دیگر اقدامات جیسے زیادہ شرحیں/ڈیوٹیاں اپنانے کی کوششوں کی عکاسی کرتا ہے۔

بلاواسطہ ٹیکس محاصل میں اضافہ بینکوں کے منافع پر انکم ٹیکس اور ود ہولڈنگ ٹیکسز کی مرہون منت تھا جو بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں میں سب سے زیادہ حصہ ڈالتے رہے۔ ایسا گرتی ہوئی شرح سود کی وجہ سے سودی آمدنی پر ود ہولڈنگ ٹیکس میں کمی کے باوجود ہوا۔ تنخواہوں اور معاہدوں پر ود ہولڈنگ ٹیکس نے مجموعی ود ہولڈنگ ٹیکس وصولیوں میں تقریباً دو تہائی حصہ ڈالا، جس کے بعد درآمدات، غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی پر ود ہولڈنگ ٹیکس، اور ریٹیلرز/ہول سیلرز پر ایڈوانس ٹیکس شامل ہیں۔ بلاواسطہ ٹیکسز میں سب سے زیادہ حصہ سیلز ٹیکس کا رہا۔ ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں مجموعی اضافے کا تقریباً ایک تہائی حصہ— بلاواسطہ ٹیکس وصولیوں سے اضافہ درآمدی مراحل پر زیادہ وصولی اور بجلی، چینی، سیمنٹ اور گاڑیوں کی مقامی فروخت سے ہوا۔

ذخائر مضبوط ہوئے۔ 4 مالی سال 25ء میں روپے کی قدر میں کمی معمولی رہی، جو کہ صرف 1.9 فیصد تھی، جبکہ پچھلے مالی سال میں اس کی قدر 2.7 فیصد بڑھی تھی، اس کے علاوہ کرب پر بیم بھی سال کے دوران کم رہا۔ بیرونی کھاتے کے رجحانات کے ساتھ مسلسل مالیاتی یکجائی نے بین الاقوامی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کو ملک کی خود مختار کریڈٹ ریٹنگ بہتر کرنے کی ترغیب دی۔

## شکل 1.10: ایف بی آر ٹیکسز میں حقیقی بہتاریہ متوقع اضافے پر مبنی نمو



\*Based on buoyancy metric provided in FBR's EBRF report 2024-25;

^without new measures

Sources: FBR, PBS and SBP staff calculations

## مالیاتی پالیسی اور حکومتی قرضہ

گذشتہ دو سالوں کی استحکام کی رفتار کو بنیاد بنا کر مالی سال 25ء میں پاکستان کی مالی پوزیشن مسلسل بہتری کی جانب گامزن رہی۔ مالیاتی خسارہ مسلسل تیسرے سال کم ہو کر جی ڈی پی کے 5.4 فیصد تک پہنچ گیا، جو بجٹ کے ہدف کے 5.9 فیصد سے تھوڑا سا بہتر ہے۔ بنیادی توازن بھی مسلسل تیسرے سال بہتر ہوا، اور سرپلس دو گنا ہو کر مالی سال 25ء میں جی ڈی پی کے 2.4 فیصد تک پہنچ گیا، یہ مسلسل دوسرا سال ہے جب یہ بجٹ کے اہداف سے تجاوز کر گیا۔ آمدنی کا توازن بھی بہتر ہوا اور خسارہ جی ڈی پی کا 3.1 فیصد تک رہ گیا، جو گذشتہ سال 5 فیصد تھا۔

صوبائی حکومتوں نے بھی قابل قدر کردار ادا کیا اور جی ڈی پی کا 0.8 فیصد مجموعی سرپلس حاصل کیا، جو گذشتہ سال کے 0.5 فیصد سے زیادہ ہے۔ ان پیش رفتوں کو

4 مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے شفافیت کے فروغ اور مارکیٹ کے اعتماد میں اضافے میں رہنمائی فراہم کرنے کے لیے مدخلی ڈیٹا اور اگلے چھ ماہ کے لیے زرمبادلہ کے ذخائر کے ششماہی تخمینے عوام کے سامنے لانے کے اقدامات کیے۔

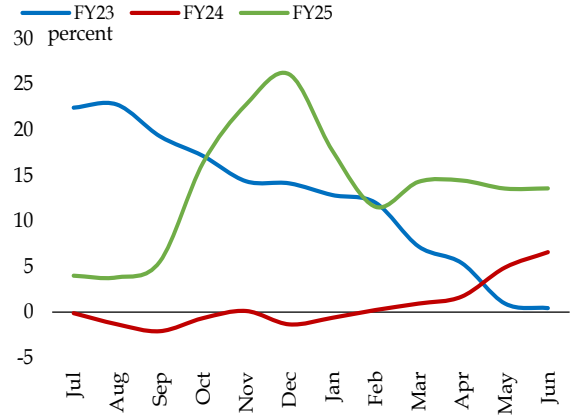
### زراور قرض کی پیش رفتیں

کم میزانی قرض گیری کے ذریعے مالیاتی یکجائی نے مالی سال 25ء میں زرو وسیع (ایم 2) کی نمو کو سست کرنے میں بھی کردار ادا کیا۔ زرو وسیع کی نمو گذشتہ سال کے 16 فیصد سے کم ہو کر 13.7 فیصد رہ گئی۔ یہ بنیادی طور پر اجزائے ترکیبی میں ایک سازگار تبدیلی کی وجہ سے تھا کیونکہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں نمایاں کمی ہوئی، جبکہ خالص بیرونی اثاثوں میں تقریباً تین گنا اضافہ ہوا جس کی وجہ سے بیرونی کھاتے کی پوزیشن میں مستحکم بہتری تھی۔ خالص ملکی اثاثوں کی نمو مالی سال 25ء میں تقریباً 8.2 فیصد تک سست ہو گئی، جو گذشتہ برس 13.1 فیصد تھی، ایسا اس لیے ہوا کہ مالی سال 25ء میں جدولی بینکوں سے میزانی قرض گیری تقریباً 58 فیصد کم تھیں، اس کے علاوہ سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کو مسلسل قرضوں کی واپسی اور اجناسی امور کی مالکاری بھی تھی۔ یہ عوامل مشترکہ طور پر نجی شعبے کو قرض میں اضافے کی تلافی کرنے میں معاون ثابت ہوئے جو مالی سال 25ء کے دوران دو گنا ہو گیا۔

نجی شعبے کو قرض میں بحالی و وسیع البنیاد تھی جس میں زیادہ تعداد میں شعبے جاری سرمائے اور معینہ سرمایہ کاری کے مقاصد کے لیے قرض لے رہے تھے۔ یہ رجحان قرض کی لاگت میں کمی، پیداواری شعبے میں بتدریج بحالی، بعض شعبوں میں بلند عملی اخراجات اور بینکوں کی ان کو ششوں کو ظاہر کرتا ہے کہ اگر ان کا ڈپازٹس میں قرضوں کا تناسب (ADR) دسمبر 2024ء کے آخر تک 50 فیصد سے کم رہا تو وہ بالائی ٹیکس سلیب سے بچ سکیں (شکل 1.11)۔ اس سے ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافے کی بھی نشاندہی ہوتی ہے کیوں کہ نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو دیے جانے والے مجموعی قرضوں میں سے تقریباً 36 فیصد ٹیکسٹائل کے شعبے نے لیا۔ تاہم، مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں نجی شعبے کو قرض میں اضافے کی رفتار سست ہو گئی۔ ایسا قرضوں کی معمول کے مطابق موسمی واپسی کے علاوہ اس لیے بھی ہوا کہ دوسری ششماہی میں برآمدات میں سست روی آگئی تھی اور بینکوں کی حکومتی تمسکات سے آمدنی پر ڈپازٹس میں قرضوں کے تناسب پر مبنی ٹیکس پالیسی کی وجہ سے قرضوں کی فراہمی میں آنے والی ابتدائی تیزی واپس پلٹ گئی تھی۔

اخراجات کے لحاظ سے، مالی سال 25ء میں سودی اخراجات جی ڈی پی کے فیصد کے اعتبار سے برقرار رہے، جو دو سالہ مسلسل اضافے کے بعد ایک نمایاں تبدیلی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ شرح سود میں کمی تھی۔ تاہم غیر سودی اخراجات میں جی ڈی پی کے 1.8 فیصد کا اضافہ ہوا، جو پچھلے دو سالوں کی کمی کے رجحان کے برعکس ہے۔ اس کی بنیادی وجہ صوبوں کے اخراجات جاریہ اور ترقیاتی اخراجات میں اضافہ تھا، جو بالترتیب جی ڈی پی کے 0.7 اور 0.6 فیصد تک پہنچ گئے، نیز سبسڈیز اور گرانٹس میں بھی نمایاں اضافہ ہوا جو مجموعی طور پر جی ڈی پی کے 0.2 فیصد تک بڑھ گئے۔ اگرچہ مجموعی سبسڈیز بجٹ میں مختص حجم سے کم تھیں، لیکن توانائی کے شعبے کی سبسڈیز کمیٹی پیمنٹس اور ٹیرف کے فرق پر سبسڈی کی وجہ سے بڑھ گئیں۔ اس نے گیس، پٹرولیم اور یوٹیلیٹی اسٹورز پر دی جانے والی غیر توانائی سبسڈیز میں کمی کا اثر زائل کر دیا۔

شکل 1.11: نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں میں نمو

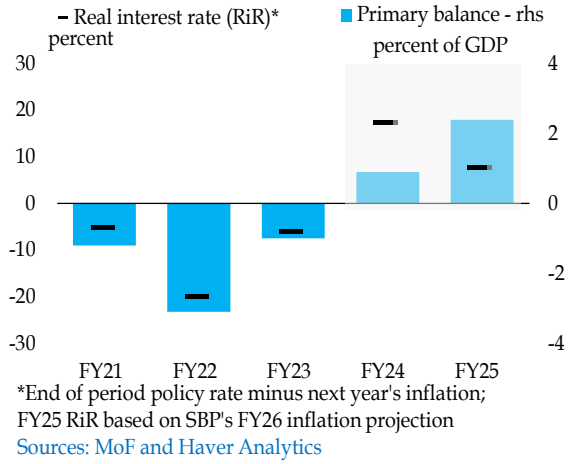


Source: SBP

مالی سال 25ء کے دوران مجموعی حکومتی قرض سے جی ڈی پی کا تناسب 70.8 فیصد تک بڑھ گیا، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ 67.7 فیصد تک کم ہو گیا تھا۔ یہ مکمل طور پر اندرونی قرض میں اضافے کی وجہ سے ہوا، جبکہ جی ڈی پی کے لحاظ سے بیرونی قرض میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ مالی سال 25ء میں حکومتی قرض سے جی ڈی پی کا تناسب بڑھنے کی وجہ نامیہ جی ڈی پی میں سست نمو اور روپے کی قدر میں معمولی کمی تھی۔

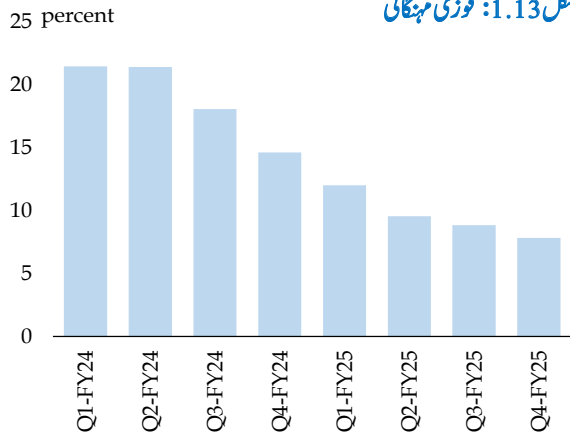
بینک دولت پاکستان

شکل 1.12: زری و مالیاتی پالیسی میں ہم آہنگی



فیصد ہو گئی، جبکہ دیہی باسکٹ میں غیر تلف پذیر غذائی ایشیا میں 0.8 فیصد کی ارزانی دیکھی گئی، جبکہ گذشتہ برس 22 فیصد مہنگائی تھی۔ یہ بنیادی طور پر گندم اور گندم کے آٹے کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے تھا، جو کہ گندم کی زبردست فصل اور گندم کی کم سے کم امدادی قیمت اور حکومت کی جانب سے اجناس کی خریداری کی منسوخی کے سبب ممکن ہوئی۔

شکل 1.13: قوزی مہنگائی



Source: SBP

شہری مہنگائی میں مجموعی کمی کا تقریباً ایک تہائی حصہ توانائی گروپ تھا جبکہ دیہی مہنگائی میں کمی کا 20 فیصد حصہ فراہم کیا۔ اس میں متعدد عوامل کار فرما تھے، جن میں عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں کمی، گذشتہ سالوں میں گیس کے نرخوں میں

واجبات کے لحاظ سے، مالی سال 25ء میں زری وسیع کی نمو میں سستی کی وضاحت شرح سود گھٹنے کے تناظر میں ڈپازٹس میں رقوم کی آمد میں کمی سے ہوتی ہے، جبکہ علاقائی تنازعات کے سبب ملک میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے زیر گردش کرنسی میں اضافہ ہوا۔ ان عوامل نے حکومت کی جانب سے مسلسل بلند قرض گیری اور نجی شعبے کو قرض میں تیزی سے اضافے کے ساتھ مل کر انٹرنیٹک بازار زر میں سیالیت پر دباؤ ڈالا۔ نتیجتاً، مالی سال 25ء میں پالیسی شرح سے بہ وزن اوسط شبینہ ریٹ (WAONR) کا اوسط انحراف 25.4 پیز پوائنٹس رہا، جبکہ پچھلے سال یہ منفی 8.3 پیز پوائنٹس تھا۔ مزید برآں، سیالیت کی بڑھتی ہوئی طلب کے رد عمل کے طور پر اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں (OMOs) کے ذریعے سیالیت کا ادخال تیز کیا، مالی سال 25ء کے دوران بازار زر کے سودوں کے بقایا اسٹاک میں 21 فیصد اضافہ ہو گیا البتہ یہ گذشتہ سال کے تقریباً 62 فیصد اضافے سے نمایاں طور پر کم تھا۔

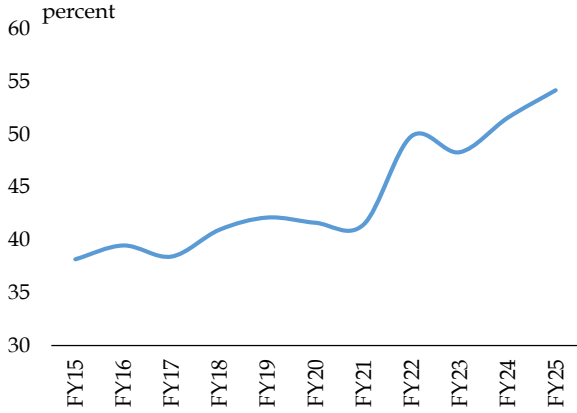
مہنگائی

مالی سال 25ء کے دوران اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی 4.5 فیصد تک پہنچ گئی، جو گذشتہ سال کے 23.4 فیصد کے مقابلے میں چار گنا سے زائد کم تھی۔ کئی دہائیوں تک بلند سطح پر رہنے والی مہنگائی میں اس غیر معمولی کمی کی وجہ معتدل مقامی طلب اور موافق رسدی عوامل تھے۔ رسد کے لحاظ سے، بین الاقوامی قیمتوں میں کمی؛ ساختی اصلاحات—جیسے گندم کی کم از کم امدادی قیمتوں کا خاتمہ؛ اہم غذائی اجناس کی بہتر دستیابی اور قیمتوں کا انتظام؛ شرح مبادلہ میں استحکام؛ اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں کمی مہنگائی کی شرح میں کمی کے بنیادی عوامل تھے۔ طلب کی بات کی جائے تو سخت زری پالیسی موقف کے موخر اثرات، مالیاتی یکجائی کے ساتھ مل کر مثبت نتائج دے رہے ہیں (شکل 1.12)۔

خوراک کے گروپ نے قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی میں کمی میں نمایاں کردار ادا کیا، مالی سال 25ء میں مہنگائی میں مجموعی کمی کا تقریباً نصف حصہ خوراک کا تھا۔ اگرچہ تلف پذیر غذائی ایشیا کی مہنگائی بھی کافی حد تک گری، لیکن غیر تلف پذیر ایشیا میں یہ کمی زیادہ نمایاں تھی۔ شہری باسکٹ میں، غیر تلف پذیر ایشیا (خوراک) کی اوسط مہنگائی مالی سال 24ء کے تقریباً 23 فیصد سے کم ہو کر 1.7

ہوتی ہوئی مہنگائی اور معاشی سرگرمیوں میں اضافہ کے تناظر میں مالی وساطت میں توسیع کی عکاسی کرتی ہے (جدول 1.1)۔<sup>5</sup>

### شکل 1.14: بینکاری شعبے کے منافع قبل از ٹیکس پر ٹیکس چارجز



Source: SBP staff calculations

### مالی شعبے کے کلیدی اظہاریوں میں رجحانات

بینکاری شعبہ

مالی نظام کے سب سے بڑے جُز ہونے کے ناطے، بینکاری شعبے نے مالی سال 25ء میں 15.3 فیصد کی نمو کے ساتھ مالی نظام کے اثاثوں میں توسیع کو تحریک دی (جدول 1.1)۔<sup>6</sup> بینکاری شعبے کے اثاثوں میں اضافے کا سب سے بڑا محرک سرمایہ کاری رہا، خاص طور پر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری۔ تاہم، مالیاتی یکپائی کی وجہ سے پست مالکاری ضروریات، غیر بینک اور بیرونی مالکاری کی دستیابی کے سبب، بجٹ خسارے کی مالکاری میں بینکوں کا حصہ مالی سال 25ء میں 74.0 فیصد تک محدود ہو گیا، حالانکہ مال سال 24ء میں یہ تقریباً 100 فیصد تھا۔ اسی تناظر میں، مالی سال 25ء میں نجی شعبے کو قرض کا حجم مالی سال 24ء کے مقابلے میں دو سے زیادہ بڑھ گیا، کیونکہ معاشی سرگرمیاں بڑھنے اور شرح سود میں کمی

کمی کے سازگار اساسی اثرات اور بجلی کی قیمتوں میں کمی شامل ہیں، جنہوں نے توانائی کی مہنگائی میں کمی کو ممکن بنایا۔ عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں مسلسل کمی نے ایندھن کی قیمتوں کو بھی کم کیا، جس سے پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی میں اضافے کے اثرات کی تلافی ہو گئی۔

غیر غذائی غیر توانائی (NFNE) کے ذریعے مانی گئی قوزی مہنگائی بھی مالی سال 25ء کے دوران شہری اور دیہی علاقوں دونوں میں تقریباً نصف تک کم ہو گئی (شکل 1.13)۔ یہ بنیادی طور پر محتاط زری پالیسی موقف اپنانے کی وجہ سے ممکن ہوا، جسے مستقل مالیاتی یکپائی سے تقویت ملی، جنہوں نے گذشتہ سال کے خوراک اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے کے دور ثانی کے اثرات کم کرنے میں مدد دی۔ مستحکم شرح مبادلہ نے بھی درآمد شدہ ایشیا کی قیمتوں کو قابو میں رکھا۔ تاہم، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں قوزی مہنگائی میں کمی کی رفتار دوسری ششماہی میں سست ہو گئی۔ قوزی مہنگائی کے اس رجحان نے، بڑھتی ہوئی عالمی غیر یقینی صورت حال کے ساتھ توانائی کی سرکاری قیمتوں میں رد و بدل کے وقت اور حجم کے حوالے سے غیر یقینی اور قبل ازیں تیزی سے کمی گئی زری نزی کے سامنے آنے والے اثرات نے محتاط حکمت عملی اپنانے کی ضرورت کو اجاگر کیا، جس کے نتیجے میں مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں پالیسی ریٹ میں کمی کی رفتار دھیمی ہو گئی۔

### مالی نظام کی کیفیت

مالی شعبے نے پائیدار کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور مالی سال 25ء کے دوران بہتر ہوتے ہوئے معاشی ماحول میں قرض اور دیگر مالی خدمات کی فراہمی جاری رکھی۔ مالی سال 25ء کے اختتام تک مالی شعبے کا اساس سرمایہ 14.3 فیصد اضافے کے ساتھ 74.7 ٹریلین روپے تک پہنچ گیا، جبکہ مالی گہرائی جو مالی شعبے کے اثاثوں سے جی ڈی پی کے تناسب کے طور پر ناپی جاتی ہے۔ مالی سال 25ء میں بحال ہوئی، جو کم

<sup>5</sup> عملی شواہد بھی یہ بتاتے ہیں کہ مہنگائی مالی گہرائی کو متاثر کرتی ہے۔ مثال کے لیے ملاحظہ کریں: خان ایم۔ ایس، سنہا جی اے۔ ایس اور اسمتھ، بی۔ ڈی۔ (2006)۔ 'انٹیلیجنٹ اینڈ فنانشل ڈیولپمنٹ'، میکرو اکنامک ڈائنامکس، جلد 10، نمبر 2۔ دوسری جانب، مہنگائی میں کمی مالی گہرائی کو بہتر بنانے میں مدد دیتی ہے۔ حالیہ عملی شواہد ظاہر کرتے ہیں کہ مہنگائی کا مالی شعبے کی ترقی پر طویل مدتی اور قلیل مدتی دونوں میں شمار یاتی منفی اثر ہوتا ہے۔ تفصیلات کے لیے دیکھیں: خالد بی، وصفی اے۔ ایس۔ اور محمد کیو۔ ایم۔ ایم۔ (2021)۔ 'مہنگائی کا مالی شعبے کی ترقی پر اثر: اردن سے عملی شواہد'، کاجینٹ اکنامکس اینڈ فنانس، جلد 9، نمبر 1۔

<sup>6</sup> مالی اداروں میں، اسٹیٹ بینک کے ماتحت ادارے مالی شعبے کے کل اثاثوں کا تقریباً 83 فیصد حصہ رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے، ان اداروں کی مالی کارکردگی اور حیثیت مالی نظام اور مجموعی معیشت کے لیے نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ بینکاری شعبے کی مالی حیثیت میں اہمیت اس کی بڑے مارکیٹ شیئر کے ساتھ ساتھ مالی وساطت اور ادائیگی کے نظام میں کلیدی کردار کی وجہ سے ہے۔

بینک دولت پاکستان

جدول 1.1: مالی شعبے کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی

جون 25ء	جون 24ء	جون 23ء	
<b>۱۰۱ لاکھ (ارب روپے میں)</b>			
891	782	721	مانکرو فنانس بینک
1,488	2,460	3,224	ترقیاتی مالی ادارے
5,635	3,978	2,922	غیر بینک مالی ادارے
3,754	3,322	2,744	بیہہ <sup>۷</sup>
3,397	3,140	3,248	سی ڈی این ایس
59,572	51,687	40,797	بینک
<b>74,737</b>	<b>65,370</b>	<b>53,655</b>	<b>مجموعہ</b>
<b>۱۰۱ لاکھوں میں (فیصد)</b>			
13.9	8.6	19.3	مانکرو فنانس بینک
-39.5	-23.7	301.3	ترقیاتی مالی ادارے
41.6	36.2	34.6	غیر بینک مالی ادارے
13.0	21.1	15.3	بیہہ <sup>۷</sup>
8.2	-3.3	-10.5	سی ڈی این ایس
15.3	26.7	17.0	بینک
<b>14.3</b>	<b>21.8</b>	<b>20.7</b>	<b>مجموعی مالی شعبہ</b>
<b>مجموعی اثاثوں میں حصہ (فیصد)</b>			
1.2	1.2	1.3	مانکرو فنانس بینک
2.0	3.8	6.0	ترقیاتی مالی ادارے
7.5	6.1	5.4	غیر بینک مالی ادارے
5.0	5.1	5.1	بیہہ <sup>۷</sup>
4.5	4.8	6.1	سی ڈی این ایس
79.7	79.1	76.0	بینک
<b>سی ڈی این پی کے فیصد کے اعتبار سے ۱۰۱ لاکھ</b>			
0.8	0.7	0.9	مانکرو فنانس بینک
1.3	2.3	3.9	ترقیاتی مالی ادارے
4.9	3.8	3.5	غیر بینک مالی ادارے
3.3	3.2	3.3	بیہہ <sup>۷</sup>
3.0	3.0	3.9	سی ڈی این ایس
52.4	49.1	48.8	بینک
<b>65.7</b>	<b>62.1</b>	<b>64.1</b>	<b>مجموعی ۱۰۱ لاکھ</b>

مالی سال 25ء کے لیے، بیہہ کے ڈیٹا کی تاریخ مارچ 2025ء ہے۔

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پاکستان دفتر شماریات

سے کاروباری اداروں کے اعتماد میں اضافہ ملک میں قرض کی طلب بڑھانے کا سبب بنا۔<sup>7</sup>

فنانسنگ کے لحاظ سے، مالی سال 25ء کے دوران ڈپازٹس اور قرض گیری نے مشترکہ طور پر بینکوں کے اساس سرمایہ میں مجموعی اضافے کا تقریباً 85 فیصد فراہم کیا (جدول 1.2)۔ کم شرح سود کے ماحول میں کاسی اثاثوں کی نفع آوری مستحکم رہی؛ تاہم، زیادہ انکم ٹیکس چارجز یعنی قبل از ٹیکس منافع کا 54.1 فیصد (مالی سال 24ء میں 51.6 فیصد) نے آمدنی کو پست کر دیا (شکل 1.14)۔ مالی سال 25ء میں بینکاری شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 11.8 فیصد بڑھ کر 721 ارب روپے تک پہنچ گیا، مالی سال 24ء میں اس میں 30.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس کے باوجود، بیس لائن نفع آوری کا اظہار یہ ہے۔ ایکویٹی پر منافع۔ مالی سال 25ء میں معتدل ہو کر 1.3 فیصد رہ گیا جو مالی سال 24ء میں 1.4 فیصد تھا (مزید تفصیلات کے لیے باب 3 میں آمدنی کا سیکشن ملاحظہ کریں)۔

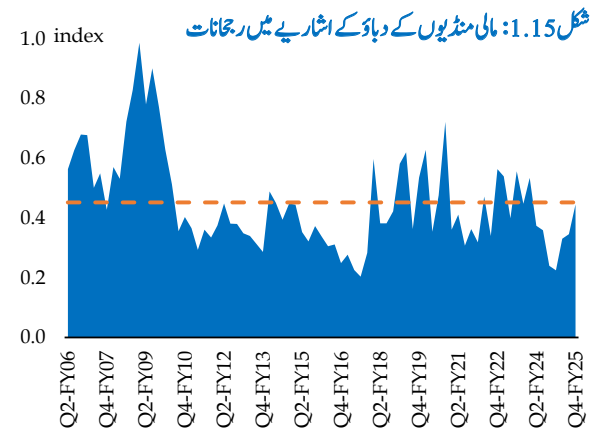
ترقیاتی مالی ادارے

بینکاری شعبے کے برعکس، ترقیاتی مالی اداروں (DFIs) کے اساس سرمایہ میں مالی سال 25ء میں مسلسل دوسرے سال سیکڑاؤ آیا۔ مالی سال 23ء میں، ترقیاتی مالی اداروں نے بنیادی طور پر سیال حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کر کے۔ جس کی مالکاری قرضوں کے ذریعے کی گئی تھی۔ اپنے اساس سرمایہ میں نمایاں اضافہ کیا، یہ سرمایہ کاری شرح سود کے بڑھتے ہوئے ماحول میں کی گئی تھی۔ تاہم، مارکیٹ کی غیر موافق حرکیات کی وجہ سے مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں ترقیاتی مالی اداروں کا خالص سودی مارجن منفی ہو گیا، جس سے ترقیاتی مالی اداروں کے لیے سرمایہ کاری اور مینجنگ قرضوں کو کم کرنے کی ترغیب پیدا ہوئی۔ اسی مناسبت سے، ترقیاتی مالی اداروں نے حکومتی تمسکات کی تحویل کم کی اور قرضے واپس کیے۔ جزدان کو دوبارہ متوازن کرنے کی اس سرگرمی کے ساتھ سازگار شرح سود کی حرکیات نے اس شعبے کا خالص سودی مارجن بہتر کر دیا اور اس نے مالی سال 25ء میں 42 ارب روپے کا بعد از ٹیکس منافع درج کیا (مالی سال 24ء میں 13 ارب روپے اور مالی سال 23ء میں 21 ارب روپے)۔

<sup>7</sup> مثال کے طور پر، نجی شعبے کو قرض کا حجم مالی سال 25ء میں 1,144 ارب روپے تک بڑھ گیا جبکہ یہ مالی سال 24ء میں 491 ارب روپے تھا۔ ڈیٹا کا ماخذ: قرض لینے والوں کے لحاظ سے درجہ بند کریڈٹ، بینک دولت پاکستان

مائیکرو فنانس بینک

مائیکرو فنانس بینکوں کے معاملے میں، اثاثوں میں 13.9 فیصد کی نمایاں نمو دیکھی گئی، جو بنیادی طور پر حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری بڑھنے کی وجہ سے ہوئی، جس سے اساس سرمایہ کے مجموعی اضافے میں سے نصف کی وضاحت ہوتی ہے، اگرچہ مالی سال 25ء میں قرضوں میں بھی 10.4 فیصد کی نمو کے ساتھ بحالی دیکھی گئی۔ مائیکرو فنانس بینکوں کے کاروباری ماڈل کے مطابق، یعنی قرضوں کی لاگت پوری کرنے کے لیے بڑی تعداد میں زیادہ منافع بخش چھوٹے قرضوں پر انحصار، قرضے مائیکرو فنانس بینکوں کے اساس سرمایہ کے بڑے حصے کو تشکیل دیتے ہیں۔ مالی اصابت کے نقطہ نظر سے، بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری نے ان کے سیالیت کے تناسب کو بہتر کرنے اور مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط کے تحت مقرر کردہ لازمی شرح سیالیت کے تقاضے پورے کرنے میں مدد فراہم کی۔<sup>8</sup>



Note: Dotted line represents period average  
Source: SBP staff calculations

مائیکرو فنانس بینکوں کو کووڈ 19 کی وبا کے بعد سے چیلنجوں کا سامنا ہے، جس نے اس کے چھوٹے اور مائیکرو قرض لینے والوں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا، جو عام طور پر شدید خارجی دھچکوں کے خلاف نسبتاً کم پکدار ہوتے ہیں۔ یہ تناؤ بعد میں کئی مالی حالات کے سخت ہونے اور 2022ء کے تباہ کن سیلاب سے مزید بڑھ گیا تھا۔ اس سے قطع نظر، مائیکرو فنانس بینکوں نے مالی سال 25ء میں بحالی کے آثار دکھائے، کیونکہ بعد از ٹیکس نقصانات مالی سال 24ء کے

18 ارب روپے سے کم ہو کر 5.9 ارب روپے رہ گئے۔<sup>9</sup> مالی سال 25ء میں مائیکرو فنانس بینکوں کی بہتر کارکردگی کے اہم محرکات میں بلند خالص سودی آمدنی، اور فیس اور کمیشن سے حاصل ہونے والی آمدنی شامل تھے۔ حتیٰ کہ مشکل ماحول کے باوجود مائیکرو فنانس بینکوں نے پسماندہ اور کم آمدنی والے طبقات کو مالی خدمات فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور حکومت اور اسٹیٹ بینک کے مالیاتی شمولیت کے ایجنڈے کو بڑھانے میں اپنا حصہ ڈالا۔

جدول 1.2: بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں کی بیلنس شیٹ کے کلیدی متغیرات

ارب روپے			
	جون 23ء	جون 24ء	جون 25ء
<b>بینک</b>			
مجموعی اثاثے	40,797	51,687	59,572
سرمایہ کاری (خالص)	21,504	30,973	37,492
قرضے (خالص)	12,060	12,083	13,218
ڈپازٹس	26,785	32,538	37,423
<b>ترقیاتی مالی ادارے</b>			
مجموعی اثاثے	3,224	2,460	1,488
سرمایہ کاری (خالص)	2,944	2,134	1,185
قرضے (خالص)	188	191	218
ڈپازٹس	36	58	59
<b>مائیکرو فنانس بینک</b>			
مجموعی اثاثے	721	782	891
سرمایہ کاری (خالص)	157	164	217
قرضے (خالص)	360	376	415
ڈپازٹس	520	640	709

ماخذ: اداروں کی جانب سے جمع کرائے گئے غیر آڈٹ شدہ ماہی گوشوارے

غیر بینک مالی ادارے

غیر بینک مالی اداروں (این بی ایف آئی) نے مالی سال 25ء میں 41.6 فیصد کی مضبوط نمو حاصل کی، جو مالی سال 17ء کے بعد سے اس کی بلند ترین سطح ہے۔ آخر جون 2025ء تک اس کے مجموعی اثاثے بڑھ کر 5,635 ارب روپے تک پہنچ گئے، جس سے اس شعبے کا مارکیٹ میں حصہ بڑھ کر 7.5 فیصد ہو گیا (جدول

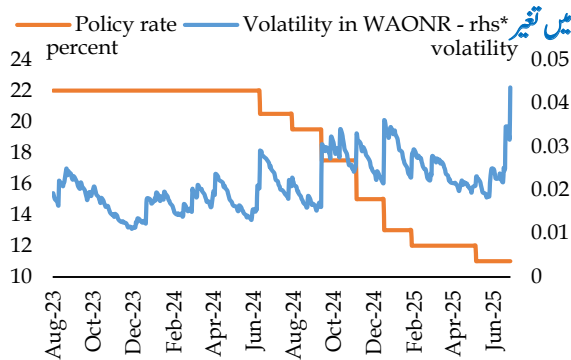
<sup>8</sup> مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے، لازمی شرح سیالیت کو 10 فیصد سے بڑھا کر 12 فیصد کر دیا گیا ہے، بذریعہ ای سی ایف آئی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2025ء۔

<sup>9</sup> بہتر کارکردگی کے حامل ایک مائیکرو فنانس بینک کے ڈیجیٹل بینک بننے اور مالی سال 25ء میں مائیکرو فنانس سیکٹر سے نکلنے کے باوجود مائیکرو فنانس بینکاری شعبے نے اس بہتری کا مظاہرہ کیا۔

## بینک دولت پاکستان

مجموعی معاشی ماحول میں بہتری اور مالی حالات میں آسانی کے ساتھ خاص طور پر گرتی ہوئی شرح سود کے حالات میں مالی سال 25ء میں غیر بینک مالی اداروں کے قرض دینے والے جز کی کارکردگی میں بھی بہتری دیکھی گئی۔ اس کے علاوہ نئے اداروں کے اضافے نے بھی قرض دینے والے جز کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا۔ قرض دینے والے جز میں غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیوں (این بی ایم ایف بیز) کے اثاثوں میں 51.2 فیصد اضافہ ہوا، جس سے آخر جون 2025ء تک ان کی bottom line بڑھ کر 297 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ یہ صورت حال مالی شمولیت اور چھوٹے قرض گیروں کی مالیات تک رسائی کو بڑھانے کے حوالے سے خوش آئند ہے۔ مضاربہ اور سرمایہ کاری مالی کمپنیوں نے بھی بالترتیب 23.8 فیصد اور 15.0 فیصد کی معقول نمو دکھائی۔ مجموعی طور پر غیر بینک مالی اداروں کے شعبے کی توسیع، خصوصاً میوچل فنڈز، پورٹ فولیوز اور مائیکرو فنانس، مالی وساطت کے عمل میں اس کے بڑھتے ہوئے کردار کی نشاندہی کرتی ہے۔

### شکل 1.16: اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ اور بہ وزن اوسط شہینہ ریپوریٹ



\*Volatility is measured using exponential weighted moving average (EWMA) method

Source: SBP staff calculations

شعبہ بیمہ

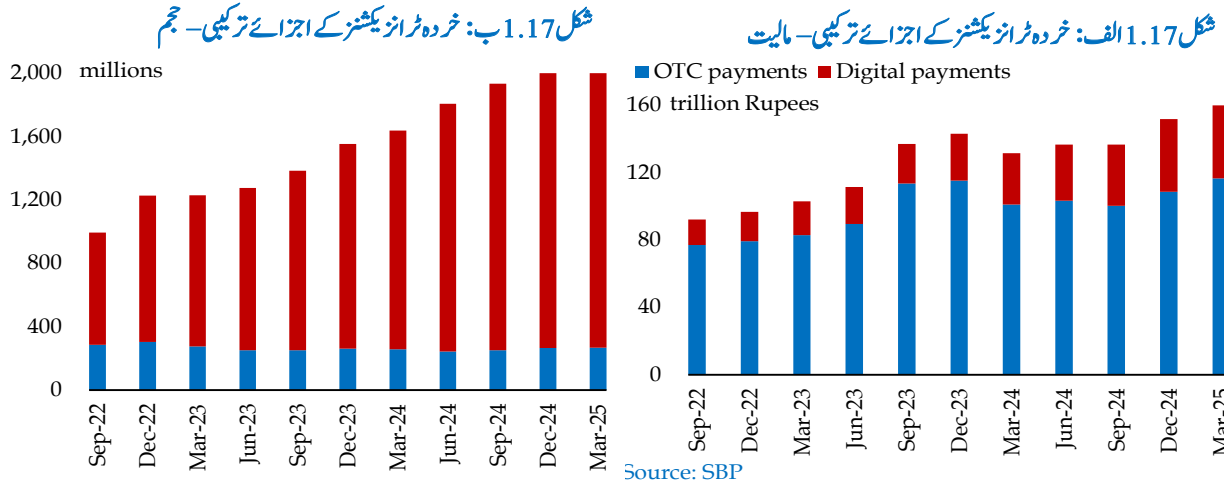
بیمے کے شعبے نے اپنے اثاثہ جات کی بنیاد میں معقول نمو درج کی، جو مالی سال 25ء (نومبر 2024ء) کے دوران 13.0 فیصد توسیع کے ساتھ 3,754 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ حیاتی اور غیر حیاتی دونوں اجزائے اس نمو میں کردار ادا کیا۔ تاہم شعبے میں

1.1۔ غیر بینک مالی اداروں میں نمو کا بنیادی محرک فنڈ مینجمنٹ کا زمرہ تھا، جس کا جون 2025ء کے آخر تک غیر بینک مالی اداروں کے اثاثوں میں 91.2 فیصد حصہ تھا۔<sup>10</sup> پچھلے سال معمولی سکڑاؤ کا سامنا کرنے کے بعد قرضوں کے جز میں بحالی ہوئی، اور مالی سال 25ء کے دوران اس میں 34.8 فیصد نمو ہوئی۔ تاہم قرض دینے والے جز کے اضافی حصے میں مالی سال 25ء کے دوران 8.8 فیصد (مالی سال 24ء میں 9.3 فیصد) کمی دیکھی گئی۔

فنڈ مینجمنٹ کے جز میں نمو میوچل فنڈز کی وجہ سے ہوئی، جس کا جون 2025ء میں اس جز کے اثاثوں میں حصہ 76.6 فیصد اور غیر بینک مالی اداروں کے مجموعی اثاثوں میں حصہ 69.8 فیصد تھا۔ میوچل فنڈز کے اثاثے 45.2 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر اختتام جون 2025ء میں 3,933 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں زیادہ تقویت آمدنی اور بازارز کے فنڈز سے ہوئی کیونکہ بینکوں نے قرضوں کو بڑھانے کی خاصی کوشش کی تاکہ حکومتی تمسکات میں بینکوں کی آمدنی پر اے ڈی آر سے منسلک ٹیکسوں کی بلند شرح سے بچا جا سکے۔ اس ٹیکس پالیسی کے خاتمے کے بعد مالی سال 25ء کی تیسری سہ ماہی میں میوچل فنڈز کے جز سے رقوم کا اخراج دیکھا گیا۔ تاہم، مالی سال 25ء کی تیسری سہ ماہی میں رقوم کی آمد دوبارہ شروع ہوئی، کیونکہ میوچل فنڈز میں کارپوریٹ کی شرکت بحال ہو گئی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ بحالی اسٹیٹ بینک کی کم از کم ڈپازٹ شرح کی پالیسی میں ترامیم کے باعث ممکن ہوئی، جس کے ذریعے مالی اداروں، پبلک سیکٹر انٹرپرائزز اور بینکوں کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے پاکستانی روپے میں سیونگ ڈپازٹس کو کم از کم ڈپازٹ کی شرح کے نفاذ سے استثنیٰ دیا گیا۔ اس تبدیلی کے سبب میوچل فنڈز ڈپازٹروں کی ایسی اقسام میں سرمایہ کاری کا ایک پرکشش ذریعہ بن گیا۔ فنڈ مینجمنٹ کے دوسرے زمرہ پورٹ فولیوز بھی مالی سال 25ء میں 34.8 فیصد بڑھ کر 776 ارب روپے تک پہنچ گیا۔<sup>11</sup>

<sup>10</sup> فنڈ مینجمنٹ کے شعبے میں شامل ہیں: اثاثوں کی تنظیم کمپنیاں، انویسٹمنٹ ایڈوائزرز، ریکل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ، میوچل فنڈز، پنشن فنڈز، پرائیویٹ ایکویٹی فنڈز، اور صوابدیدی / غیر صوابدیدی جزدان۔

<sup>11</sup> قرض دینے والے غیر بینک مالی اداروں میں لیزنگ کمپنیاں، مضاربہ کمپنیاں، انویسٹمنٹ فنانس کمپنیاں، ہاؤسنگ فنانس کمپنیاں، غیر بینک مائیکرو فنانس کمپنیاں وغیرہ شامل ہیں۔



لازمی انشورنس کا کمزور نفاذ، نگرانی کے لیے محدود ڈیٹا شیئرنگ، بے ضابطہ شعبے کے کارکنوں کے لیے انشورنس کوریج کا فقدان اور معیاری مصنوعات کی کمی شامل ہیں۔

اپنے نمایاں حصے کے باعث حیاتی بیمہ کے شعبے کا اثاثوں کی نمو میں بڑا حصہ تھا۔<sup>12</sup> مالی سال 25ء (نومبrienوں) کے دوران حیاتی بیمہ کے حصے میں 13.2 فیصد جبکہ غیر حیاتی بیمہ کے حصے میں 11.9 فیصد اضافہ ہوا۔

ان مسائل کو حل کرنے کے لیے بیمہ شعبے کے ضابطہ کار سیکورٹیز اینڈ ایکچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) نے ایک قومی سطح کی انشورنس اسکیم تیار کرنے کی تجویز دی ہے، جو بے ضابطہ شعبے کے کارکنوں کے لیے بنائی گئی ہے، اور یہ اس کی جانب سے ایک زیادہ جامع اور لچکدار سماجی تحفظ کے نظام کی تعمیر کی وسیع تر کوششوں کا حصہ ہے۔<sup>15</sup> ایس ای سی پی صوبائی لیبر قوانین میں ترامیم کے ذریعے لازمی صحت اور گروپ انشورنس کو بڑھانے پر بھی کام کر رہا ہے۔ مزید برآں، حیاتی اور موٹر انشورنس کو وسعت دینے، مقامی تحفظ برقرار رکھنے،<sup>16</sup> ڈیجیٹل تقسیم کو مضبوط بنانے اور زراعت اور قدرتی آفات کے بیمہ جیسی مصنوعات کو فروغ دینے کی کوششیں جاری ہیں۔

گذشتہ دو دہائیوں کے دوران بیمہ کے شعبے میں فیملی اور جنرل تکافل دونوں کے حصے میں مسلسل اضافہ حوصلہ افزا ہے۔ 2006ء میں معمولی حصہ رکھنے کے بعد فیملی تکافل نے لائف انشورنس مارکیٹ کا تقریباً 15 فیصد حصہ حاصل کر لیا ہے، جب کہ جنرل تکافل دسمبر 2024ء تک غیر حیاتی بیمہ کے جز میں تقریباً 14 فیصد تک پہنچ گیا ہے، جو شریعت سے ہم آہنگ بیمہ مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قبولیت کو ظاہر کرتا ہے۔<sup>13</sup>

اس کے باوجود، دسمبر 2024ء تک پاکستان میں بیمہ کی سرایت صرف 0.7 فیصد کی کم سطح پر ہے۔<sup>14</sup> کم سرایت آبادی کے وسیع طبقات تک پہنچنے میں دشواریوں اور شعبے میں نمو کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے میں اہم مسائل کو اجاگر کرتی ہے۔ اس شعبے کو متعدد چیلنجوں کا سامنا ہے، جن میں موجودہ قوانین کے تحت

<sup>12</sup> پاکستان کے بیمہ کے شعبے پر حیاتی بیمہ کا غلبہ ہے، مارچ 2025ء میں اس سیکٹر کے مجموعی اثاثوں میں حیاتی بیمہ کا حصہ 85.2 فیصد جبکہ غیر حیاتی بیموں کا حصہ 14.8 فیصد تھا۔

<sup>13</sup> ایس ای سی پی (2024ء)۔ انشورنس انڈسٹری کے اعداد و شمار 2024ء پر رپورٹ۔

<sup>14</sup> ایس ای سی پی (2024ء)۔ انشورنس انڈسٹری کے اعداد و شمار 2024ء پر رپورٹ۔

<sup>15</sup> ایس ای سی پی (2025ء)۔ بیمہ بطور سماجی تحفظ کا ایک آلہ: پاکستان کا منظر نامہ۔

<sup>16</sup> شرح اساک گل تحریر شدہ پر بیمہ میں سے اس حصے کا تناسب ہے جو بیمہ کنندہ خطرے کا کچھ حصہ اور متعلقہ پر بیمہ دوبارہ کرنے والوں کو منتقل کرنے کے بعد اپنے اکاؤنٹ کے لیے رکھتا ہے۔

## بینک دولت پاکستان

مضبوط اور زیادہ شمولیت پر مبنی انشورنس مارکیٹ کی تشکیل میں مدد ملے گی۔<sup>18</sup> اس سلسلے میں ملک کا پہلا ڈیجیٹل واحد غیر حیاتی بیمہ لائسنس جولائی 2025ء میں ڈیجیٹل انشورنس لمیٹڈ کو دیا گیا، جو پاکستان کے بیمہ شعبے کے ارتقاء میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔<sup>19</sup>

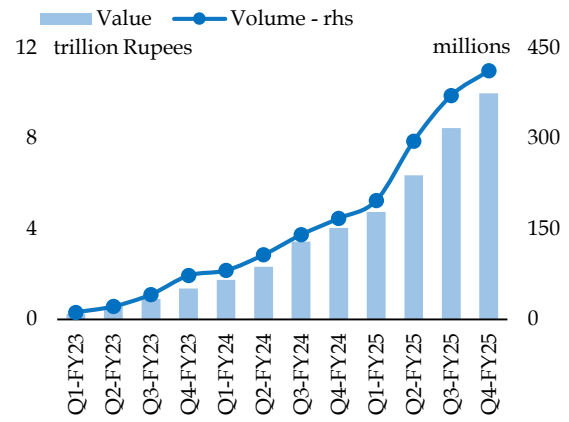
## اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل اداروں کے ذریعے مالی وساطت کے رجحانات

ڈیپازٹس جمع کرنا اور بچت کو فروغ دینا

اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل اداروں یعنی بینکوں، مائیکرو فنانس بینکوں، اور ترقیاتی مالی اداروں کے برائچ نیٹ ورک میں پچھلے تین برسوں کے دوران 923 برانچوں کا بلند ترین اضافہ ہوا، جو جون 2025ء کے آخر تک 19,278 تک پہنچ گیا جبکہ آخر جون 2024ء میں ان کی تعداد 18,355 تھی۔ بڑھتے ہوئے برائچ نیٹ ورک کے ساتھ مالی خدمات کی فراہمی کے متبادل ذرائع<sup>20</sup> سے مالی اداروں کو وساطت انجام دینے اور ملک کی آبادی کے ایک بڑے حصے کی مالی خدمات کی طلب کو پورا کرنے میں مدد ملی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل مالی اداروں کے ڈپازٹ اکاؤنٹس کی رفتار میں اضافہ جاری رہا اور یہ 12.5 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 242 ملین تک پہنچ گئے۔<sup>21</sup> ایک مائیکرو فنانس بینک کو ڈیجیٹل ریٹیل بینک میں ڈھالنے کے ساتھ اکاؤنٹس کی ملکیت کا ایک حصہ مائیکرو فنانس بینکوں سے بینکاری کے شعبے میں منتقل ہو گیا، جس کی وجہ سے مالی سال 25ء میں اکاؤنٹس میں بینکوں کا حصہ بڑھ کر 70.9 فیصد تک پہنچ گیا، جو مالی سال 24ء میں 48.9 فیصد تھا۔

اس تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان موسمیاتی تبدیلیوں کے مقابلے میں انتہائی ضرر پذیر ہے اور سب سے زیادہ متاثرہ ممالک میں آٹھویں نمبر پر ہے۔<sup>17</sup> مون سون کے موسم میں موسلا دھار بارشیں اور سیلاب اب ایک متواتر رجحان بن چکے ہیں، جس سے جانوں، مویشیوں، فصلوں اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچتا ہے، جب کہ خشک سالی اور گرمی کی لہروں کے خطرات میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس ضمن میں، بیمہ کا شعبہ آبادی کے مختلف طبقات کو جدت پسند مصنوعات فراہم کرنا اس شعبے میں وسیع امکانات سے فائدہ اٹھانے میں فعال کردار ادا کر سکتا ہے۔

شکل 1.18: راست ٹرانزیکشنز میں رجحانات



Source: SBP

مالی استحکام کے نقطہ نظر سے یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ ایس ای سی پی 'کاروبار کرنے میں آسانی' کو بہتر بنانے، سرمائے اور نو بیمہ کی رسائی میں اعانت، خطرے پر مبنی نگرانی جیسے جدید ریگولیٹری معیارات کو نافذ کرنے، انٹرنیشنل فنانشل رپورٹنگ اسٹینڈرڈز (IFRS-17) کے نفاذ، اور جدت لانے اور ڈیجیٹلائزیشن کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات کر رہا ہے۔ اس سے ایک

<sup>17</sup> جرمن واچ گلوبل کرائمٹ رسک انڈیکس (2025ء)۔

<sup>18</sup> ایس ای سی پی (2024ء)۔ پانچ سالہ اسٹریٹجک منصوبہ۔ بیمہ شدہ پاکستان کی جانب سے۔

<sup>19</sup> ایس ای سی پی کارپوریشن ریلیز بتاریخ 22 جولائی 2025ء، اس لنک پر دستیاب ہے: [www.secp.gov.pk/wp-content/uploads/2025/07/Press-Release-SECP-Grants-Pakistans-First-Digital-Only-Non-Life-Insurance-License-to-Digi-Insurance-Limited.pdf](http://www.secp.gov.pk/wp-content/uploads/2025/07/Press-Release-SECP-Grants-Pakistans-First-Digital-Only-Non-Life-Insurance-License-to-Digi-Insurance-Limited.pdf)

<sup>20</sup> متبادل ڈیجیٹل ذرائع میں شامل ہیں: ایس ٹی ایم، انٹرنیٹ بینکنگ، ایجیٹ / مرچنٹ بینکنگ، موبائل بینکنگ، ای-وائٹ، کال سینٹر۔

<sup>21</sup> بینک دولت پاکستان (2025ء)، پاکستان میں جدولی بینکوں، مائیکرو فنانس بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے اعداد و شمار۔

اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل مالی اداروں کی سرمایہ کاری کا بیشتر حصہ سرکاری تمسکات پر مشتمل ہے، جن کا شعبہ بینکاری اور ترقیاتی مالی اداروں کی بیلنس شیٹس میں خاصا حصہ ہے، جس میں مالی سال 25ء میں 16.9 فیصد نمو ہوئی، جو پچھلے سال کی 35.2 فیصد نمو سے بہت کم ہے۔ اس کمزور توسیع کی اہم وجوہات میں غیر ٹیکس محصولات میں اضافے کے ساتھ حکومت کی جانب سے اپنے قرضوں کی ضروریات کو متنوع بنانے ہوئے غیر بینک مالی اداروں اور بیرونی ذرائع سے قرضوں میں اضافے کے حالات میں قرضوں کی ضروریات کم رہیں۔ بہر حال، بینکاری شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں سرمایہ کاری کا بڑا حصہ ہے اور مجموعی اثاثوں میں اس کا حصہ 62.9 فیصد بنتا ہے۔ بینکوں کا سرکاری شعبے میں اکتشاف (قرضے جمع سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری) آخر جون 2025ء میں بڑھ کر اس کی اثاثہ جاتی بنیاد کے 65.0 فیصد پہنچ گیا، جو جون 2024ء کے آخر میں 63.9 فیصد تھا۔ مالی سال 25ء کے دوران حکومت نمایاں مالی استحکام حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ بینکاری کے شعبے پر حکومت کا انحصار کم کرنے اور نجی شعبے کو قرض دینے کی گنجائش پیدا کرنے کے لیے اس رجحان کا تسلسل ضروری ہے۔

بڑے مالی وساطت کار ہونے کی وجہ سے مالی سال 25ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل مالی اداروں کی جانب سے قرضوں کی توسیع میں تقریباً 95 فیصد حصہ بینکوں کا تھا۔ مالی سال 25ء میں شعبہ بینکاری کے مجموعی قرضوں میں 1,134 ارب روپے کا اضافہ ہوا (مالی سال 24ء میں صرف 24 ارب روپے اضافے کے مقابلے میں) کیونکہ مجموعی مالی حالات میں بہتری اور قرضوں اور ڈپازٹس کی شرح سے منسلک ٹیکس پالیسی سے قرضوں کو بڑھانے میں مدد ملی۔ ٹیکسٹائل، کیمیکلز اور دواسازی، زرعی کاروباری اداروں اور الیکٹرونکس جیسے کئی شعبوں کے بینکوں سے قرضوں میں اضافہ ہو گیا۔ تاہم، سیمنٹ، آٹوز، توانائی اور

بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں نے مل کر مالی سال 25ء میں 4,955 ارب روپے (14.9 فیصد نمو) کے اضافی ڈپازٹس جمع کیے، جس سے مجموعی ڈپازٹس آخر جون 2025ء تک بڑھ کر 38,191 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ مالی شعبے میں اپنے زیادہ حصے کے لحاظ سے ان ڈپازٹس کو متحرک کرنے کا بڑا حصہ بینکاری کے شعبے میں کرنٹ اور سیونگ ڈپازٹس میں مضبوط اضافے کی بدولت ممکن ہوا۔<sup>22</sup> تاہم، مالی سال 25ء کے وسط میں بینکوں کی ڈپازٹس جمع کرنے میں نمو کمزور ہو گئی، جس کا سبب بینکوں کی جانب سے قرضوں اور ڈپازٹس کی شرح سے منسلک ٹیکس پالیسی کے پیش نظر اپنے قرضوں میں توسیع اور ڈپازٹس کی نمو میں اعتماد لانے کی حکمت عملی تھی تاکہ وہ اپنے قرضوں اور ڈپازٹس کی شرح بڑھاسکیں۔<sup>23</sup> تاہم، مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں قرضوں اور ڈپازٹس سے منسلک ٹیکس کے خاتمے کے باعث ڈپازٹس جمع کرنے میں بحالی دیکھی گئی۔<sup>24</sup>

معیشت کی قرضوں کی ضروریات پوری کرنا معاشی استحکام کے اقدامات میں مسلسل پیشرفت، مہنگائی میں خاصی کمی اور کاروباری اعتماد کی بحالی سے زری پالیسی کو نرم کرنے کا موقع ملا اور اس طرح مالی سال 25ء کے دوران زری پالیسی میں مجموعی طور پر 950 بی پی ایس کٹوتی کی گئی۔ بہتر ہوتے مجموعی معاشی ماحول میں اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل ادارے اپنے قرضے بڑھانے میں کامیاب رہے۔ مالی سال 25ء کے دوران بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے مشترکہ قرضہ جزدان میں 9.5 فیصد اضافہ ہوا، جو پچھلے سال میں 0.3 فیصد کی انتہائی کم نمو سے کافی زیادہ ہے۔ نجی شعبے کے قرضوں میں 14.1 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 24ء میں 4.5 فیصد نمو ہوئی تھی۔<sup>25</sup>

<sup>22</sup> جون 2025ء میں بچت اور کلسڈ ڈپازٹس کا مجموعی حصہ 55.5 فیصد تک بڑھ گیا جو مالی سال 24ء میں 53.4 فیصد تھا، جبکہ کرنٹ اکاؤنٹس کا حصہ بھی جون 2024ء کے 38.7 فیصد سے جون 2025ء میں 42.7 فیصد تک بڑھ گیا۔  
<sup>23</sup> ڈپازٹس میں قرضوں کے تناسب (ADR) سے متعلق پالیسی کا مقصد یہ تھا کہ بینکوں کی حکومتی تمسکات سے حاصل آمدنی پر زیادہ شرحوں پر ٹیکس عائد کیا جائے جب ان کا اسے ڈی آر 50 فیصد سے نیچے گر جائے۔ (مزید تفصیلات کے لیے، ایس بی پی کے ایف ایس آر (2024ء) کا باب 3 ملاحظہ کیجیے)۔

<sup>24</sup> ای ڈی آر سے متعلق ٹیکس پالیسی کو 28 دسمبر 2024ء کو جاری ہونے والے 'انکم ٹیکس (ترمیمی) آرڈیننس، 2024ء' کے ذریعے ختم کر دیا گیا۔  
<sup>25</sup> بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے فراہم کردہ مجموعی قرضے مالی سال 25ء میں مالی سال 24ء کے محض 0.3 فیصد کے مقابلے میں 9.5 فیصد بڑھ کر 13,850 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ ماخذ: بینکوں کی جانب سے ایس بی پی کو رپورٹنگ چارٹ آف اکاؤنٹس RCOA کے تحت جمع کرائی گئی غیر آڈٹ شدہ ماہی رپورٹس۔

## بینک دولت پاکستان

جزدان میں حصہ آخر جون 2025ء میں گر کر 23.6 فیصد (جون 2024ء کے آخر میں 28.1 فیصد) پر آگیا۔

قرضوں کے نسبتاً بہتر استعمال اور گرتی ہوئی مہنگائی کے ساتھ نجی شعبے کے قرضوں اور جی ڈی پی کے تناسب میں قدرے بہتری دیکھی گئی اور مالی سال 25ء میں یہ 8.7 فیصد پر آگیا، جو گزشتہ برس 8.4 فیصد تھا۔ تاہم، قرضوں میں اضافے کے مقابلے میں ڈپازٹس جمع کرنے کی بلند سطح اور حکومت کی قرضوں کی زیادہ ضروریات کے سبب حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری پر بینکوں کی جانب سے توجہ مرکوز کرنے کے باعث قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب (بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں) مالی سال 24ء کے 38.1 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 25ء میں 36.3 فیصد پر آگیا۔

قرضوں تک رسائی کے لحاظ سے، مالی سال 25ء میں بینکوں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے قرض گیروں کی مجموعی تعداد میں 24.3 فیصد کا حوصلہ افزا اضافہ ہوا اور یہ 13.4 ملین پر پہنچ گئی۔ اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل مالی اداروں میں قرضوں کے صارفین کا ایک حصہ بینکاری کے شعبے کو منتقل ہو گیا، کیونکہ ایک مائیکرو فنانس بینک، ڈیجیٹل بینک بن گیا۔ اس تبدیلی کے ساتھ، آخر جون 2025ء تک قرض گیروں کی مجموعی تعداد میں مائیکرو فنانس بینکوں کا حصہ کم ہو کر 47.8 فیصد ہو گیا جو اختتام جون 2024ء میں 65.5 فیصد تھا۔ اس کے باوجود مائیکرو فنانس بینکس کم آمدنی والے قرض گیروں کو مائیکرو قرضوں کی فراہمی کے ساتھ اسٹیٹ بینک کے وژن 2028ء کے تحت مالی شمولیت کے اہداف کے حصول میں اہم کردار ادا کرتے رہے۔

اسلامی بینکاری اداروں نے مالی سال 25ء میں اپنی مضبوط نمو کا تسلسل جاری رکھا۔ اسلامی بینکاری اداروں نے پچھلے سال کے مقابلے میں اثاثہ جات اور ڈپازٹس میں زیادہ توسیع درج کی ہے۔ یہ نمو ان کے ہم منصب روایتی بینکوں سے

چینی کے شعبوں میں مالی سال 25ء میں قرضوں کی خالص واپسی دیکھی گئی، جو ان شعبوں میں نقد رقوم کے بہتر بہاؤ کو ظاہر کرتی ہے۔<sup>26</sup>

### جدول 1.3: اسلامی بینکاری اداروں کی کارکردگی

روایتی بینک	اسلامی بینکاری ادارے	
	مالی سال 24ء	مالی سال 25ء
ارب روپے		
مجموعی اثاثے	41,998	12,345
سرمایہ کاری (خالص)	26,484	5,935
مالکاری (خالص)	8,634	4,033
ڈپازٹس	25,175	9,533
نمو (فیصد میں)		
مجموعی اثاثے	28.5	27.4
سرمایہ کاری (خالص)	46.9	32.2
مالکاری (خالص)	-1.2	16.9
ڈپازٹس	20.4	29.5
مجموعی اثاثوں میں حصہ (فیصد)		
سرمایہ کاری (خالص)	63.1	48.1
مالکاری (خالص)	20.6	32.7
ایف ڈی آر / اے ڈی آر <sup>27</sup>	34.3	42.3

ایف ڈی آر = ڈپازٹس میں مالکاری کا تناسب برائے اسلامی بینکاری ادارہ جات اور اے ڈی آر = ڈپازٹس میں قرضوں کا تناسب برائے روایتی بینک

ماخذ: اسٹیٹ بینک

سرکاری شعبے کے قرضے جن میں عام طور پر غیر مالی پبلک سیکٹر انٹرپرائزز اور اجناس کی کارروائیوں (پیشتر گندم) کو بلا دستی حاصل ہوتی ہے، ان میں مالی سال 25ء کے دوران خالص واپسی درج کی گئی۔ حکومت نے اصلاحات کے باعث اجناس کی کارروائیوں کے تحت گندم کی خریداری ختم کر دی، جبکہ خریداری کرنے والے صوبائی ادارے اپنے اجناس کی خریداری کے قرضوں کو بتدریج واپس کر رہے ہیں۔<sup>27</sup> لہذا، سرکاری شعبے کے قرضوں کا ملک کے مجموعی قرضہ

<sup>26</sup> مثال کے طور پر، ریٹائرمنٹ چینی کی اوسط قیمت مالی سال 25ء میں فی کلو 152 روپے تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 24ء میں یہ 146 روپے فی کلو تھی۔ چینی کی برآمدات (مقدار کے لحاظ سے) مالی سال 25ء میں 765,734 میٹرک ٹن تک پہنچ گئی جو کہ مالی سال 24ء میں صرف 33,101 میٹرک ٹن تھی۔ بہتر برآمدی آمدنی بھی اس دلیل کی حمایت کرتی ہے کہ شعبے میں نقد کا بہاؤ بہتر ہوا جس کے نتیجے میں مالی سال 25ء میں چینی کے شعبے کو بینک قرضوں میں کمی آئی۔ مسافر کاروں کی فروخت مالی سال 25ء میں 37.5 فیصد بڑھ گئی جبکہ مالی سال 24ء میں اس میں 15.7 فیصد کمی دیکھی گئی تھی۔ ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور پاکستان آٹو موٹو مینوفیکچرنگ ایسوسی ایشن۔  
<sup>27</sup> آئی ایم ایف (2025ء)۔ پاکستان: توسیعی فنڈ کی سہولت کے تحت توسیع شدہ انتظام کے تحت پہلا جائزہ۔

زیادہ تھی۔ اثاثوں کی بنیاد میں سرمایہ کاری (بیشتر شریعت سے ہم آہنگ حکومتی تمسکات میں) نے اہم کردار ادا کیا، جس کے بعد قرضوں کا نمبر آتا ہے (جدول 1.3)۔ اس لیے، بینکاری شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں اسلامی بینکاری اداروں کا مارکیٹ اور ڈپازٹس میں حصہ مالی سال 25ء کے آخر تک بالترتیب 20.7 فیصد اور 25.5 فیصد ہو گیا، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ 18.7 فیصد اور 22.6 فیصد تھا۔

ذکورہ اقدامات کے ساتھ اسلامی بینکاری پر ایک نیا باب بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء (بی سی او) کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس باب میں اسلامی بینکاری سے متعلق مخصوص دفعات شامل ہیں، جن میں کلیدی اصطلاحات کی تعریفیں، کاروبار کی وسعت، اسلامی بینکاری ادارے یا اسلامی مالی ادارے اور اس کے صارفین کے درمیان تعلق، شریعت پر مبنی نظم و نسق، جرمانے، خیرات اور دیگر شامل ہیں۔

6 مکمل اسلامی بینکوں اور 15 روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری برانچوں کے ساتھ آخر جون 2025ء تک 21 اسلامی بینکاری ادارے اسلامی بینکاری کی خدمات کی پیشکش کر رہے تھے۔<sup>28</sup> اسلامی بینکاری اداروں کا برانچ نیٹ ورک 1,199 برانچوں کے اضافے سے آخر جون 2025ء تک 6,395 تک پہنچ گیا، جو تاریخی لحاظ سے کسی بھی مالی سال کے دوران برانچوں میں ہونے والی سب سے زیادہ توسیع ہے۔<sup>29</sup> برانچ نیٹ ورک میں یہ مضبوط اضافہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے شریعت سے ہم آہنگ بینکاری پر زور دینے کے ساتھ شریعت کے مطابق مالی مصنوعات کی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔<sup>30</sup> یہ بینکاری کے شعبے کو شریعت سے ہم آہنگ قالب میں ڈھالنے کی کوششوں کے حوالے سے خوش آئند ہے۔

زیادہ شمولیت پر مبنی اور پائیدار معاشی ترقی کے حصول کے لیے ملک کو مالی شعبے کی گہرائی اور وسعت میں نمایاں اضافے کی ضرورت ہے۔ روایتی طور پر حکومت اور بڑی کارپوریٹ فرمیں بینک کریڈٹ استعمال کرتی ہیں، کیونکہ بینکاری شعبے کے اثاثہ جات کی بنیاد کا 65.0 فیصد حکومت اور پبلک سیکٹر انٹرپرائز کے قرضوں پر مشتمل ہے، جب کہ بڑی کارپوریٹ فرموں کے بینکوں کے قرضوں کا حصہ تقریباً 69 فیصد ہے۔ اس کے برعکس، ایس ایم ایز، زراعت اور ہاؤسنگ جیسے ترجیحی شعبے جن کا بینکوں کے قرضوں میں حصہ طلب اور رسد کے مختلف مسائل کے باعث کم ہے، اگرچہ یہ شعبے متوازن معاشی نمو کے ساتھ مالی اداروں کو اچھے منافع کی پیشکش کرتے ہیں۔<sup>31</sup>

اسٹیٹ بینک حکومت اور دیگر اسٹیک ہولڈرز سے اشتراک کر رہا ہے، اور باہر سے متعلق وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے پر عمل درآمد میں فعال کردار ادا کر رہا ہے۔ ایک کثیر جہتی طرز فکر اور اعلیٰ سطح کی 'روایتی بینکاری کو اسلامی بینکاری میں ڈھالنے کی کمیٹی' کی رہنمائی میں موجودہ ملکی قوانین اور ضوابط اور بہترین عالمی روایات کے جائزے سمیت ضوابطی فریم ورک کو جانچا جا رہا ہے (بکس 1.1)۔ مزید برآں، اسلامی بینکاری اور مالیات کے بارے میں آگاہی اور اسٹیک ہولڈرز کی استعداد کار میں اضافے کے لیے سال بھر سیشن منعقد کیے گئے۔

ان شعبوں کو قرضوں کی فراہمی اسٹیٹ بینک کی اہم ترجیح ہے۔ اس مقصد کے لیے، مختلف شعبوں کے مخصوص محرکات کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے وقت کے ساتھ ساتھ مختلف اقدامات کیے ہیں۔ پالیسی کے محاذ پر، متناسب اصول کی بنیاد پر ایس ایم ایز، صارفین، ہاؤسنگ، اور زراعت کے شعبوں کو مالی اعانت فراہم کرنے کے لیے پروڈنشل ریگولیشنز (prudential regulations) کے الگ الگ سیٹ تجویز کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے مائیکرو فننس بینکوں کے لیے پروڈنشل ریگولیشنز میں بھی نظر ثانی کی تاکہ ان ضوابط کو

<sup>28</sup> مالی سال 25ء کے دوران، ایک چھوٹا سا بینک، جس کی اسلامی بینکاری شاخیں بھی تھیں، ایک بڑے روایتی بینک میں ضم ہو گیا، جس کے نتیجے میں مالی سال 25ء کے دوران اسلامی بینکاری اداروں کی تعداد 22 سے کم ہو کر 21 ہو گئی۔  
<sup>29</sup> اس توسیع میں روایتی شاخوں سے اسلامی شاخوں میں تبدیلی شامل ہے۔

<sup>30</sup> اسلامی بینکاری کی طلب میں 23 فیصد کا اضافہ مذہبی عقائد کے سبب ہوا اور مجموعی طور پر گھرانوں (ریٹیل) میں اسلامی بینکاری کی طلب کاروباری اداروں کی نسبت زیادہ ہے۔ ماخذ: پاکستان میں اسلامی بینکاری کا فریم، طرز عمل اور عمل،

اس لنک پر دستیاب ہے: [www.sbp.org.pk/publications/KAPStudy.pdf](http://www.sbp.org.pk/publications/KAPStudy.pdf)

<sup>31</sup> مزید تفصیلات کے لیے گورنر کی سالانہ رپورٹ برائے سال 22ء کا باب 1 اور پاکستان میں نجی قرض کی پست رسائی کا ادراک - حالیہ پالیسی اصلاحات کے تناظر میں، اس لنک پر دستیاب ہے:

[www.sbp.org.pk/reports/annual/arFY20/Chapter-07.pdf](http://www.sbp.org.pk/reports/annual/arFY20/Chapter-07.pdf)

## بینک دولت پاکستان

المدت اتار چڑھاؤ بڑھنے کے واقعات کی وجہ سے۔ معاشی حالات میں مسلسل بہتری نے سرمایہ کاروں کے پر جوش اعتماد کے درمیان مالیاتی منڈیوں کے اتار چڑھاؤ کو قابو میں رکھا۔

بیرونی کھاتے کی پوزیشن میں مزید بہتری کے باعث بازار مبادلہ زیادہ تر مستحکم رہا، جس کی عکاسی مالی سال 25ء (جدول 1.4) کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں معمولی کمی سے ہوتی ہے۔ خاص طور پر، مالی سال 24ء میں خسارے کے مقابلے میں جاری کھاتے کا توازن فاضل میں بدل گیا جب کہ آئی ایم ایف کا توسیعی فنڈ کی سہولت (ای ایف ایف) کا پروگرام ٹریک پر رہا۔ نتیجتاً، اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر جون 2024ء کے آخر کے 9.4 ارب امریکی ڈالر سے آخر جون 2025ء تک بہتری کے ساتھ 14.5 ارب امریکی ڈالر ہو گئے۔

کرنسی مارکیٹ معمول کے مطابق اسٹیٹ بینک کی کڑی نگرانی میں باسہولت انداز میں کام کرتی رہی۔ مالی سال 25ء کے دوران افراط زر کے دباؤ میں کمی کے جواب میں پالیسی ریٹ کو 950 بیس پوائنٹس سے کم کر کے 11.0 فیصد کر دیا گیا۔ تاہم، پالیسی ریٹ میں متعدد کٹوتیوں کے نتیجے میں مالی سال 25ء کے دوران (شکل 1.16) کے دوران بہ وزن اوسط شبینہ ریپوریٹ (WAONR) میں قدرے زیادہ اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔

بازار زر میں سیالیت پر دباؤ اور بلند اتار چڑھاؤ کی کچھ اقساط دیکھنے میں آئیں، خصوصاً مالی سال 25ء کے وسط اور آخر میں حکومت کی قرضوں کی بلند ضروریات اور ڈپازٹ جمع کرنے کے درمیان فرق کے سبب۔ لہذا، مالی سال 25ء کے دوران بہ وزن اوسط شبینہ ریپوریٹ کو پالیسی کی حد میں رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے ادخالات کا میعاد بہ وزن اوسط حجم بڑھ کر 2,144 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو مالی سال 24 میں 944 ارب روپے تھا۔

کے ایس ای 100 انڈیکس میں اضافے کا رجحان جاری رہا، اور مالی سال 25ء میں یہ 60.1 فیصد اضافے کے ساتھ مالی سال کے اختتام تک 125,000 سے تجاوز

بدلتے ہوئے کاروباری ماحول سے ہم آہنگ کیا جاسکے۔ اسی طرح، ترجیحی شعبوں میں قرضے کو بڑھانے کے لیے دیگر اقدامات بھی کیے گئے ہیں (دیکھیے باب 4)۔

### جدول 1.4: مالی منڈیوں کے کلیدی معیروں کی حرکات

	مالی سال 23ء	مالی سال 24ء	مالی سال 25ء
سٹخ (مدت کے آخر میں)	286.0	278.3	283.8
قدر میں کمی (-) / قدر میں اضافہ (+) (فیصد)	-28.4	2.7	-1.9
اوسط تغیر پذیری <sup>0</sup>	0.96	0.28	0.04
سٹخ (مدت کے آخر میں)	22.5	20.5	11.6
تبدیلی (بیس پوائنٹس)	869	-198	-894
اوسط تغیر پذیری <sup>0</sup>	0.03	0.02	0.02
سٹخ (مدت کے آخر میں)	41,453	78,445	125,627
سال بہ سال تبدیلی (فیصد)	-0.2	89.2	60.1
اوسط تغیر پذیری <sup>0</sup>	0.88	1.08	1.27

<sup>0</sup>تغیر پذیری کی پیمائش تو شمسی بہ وزن عارضی اوسط (EWMA) کے ذریعے کی گئی ہے

ماخذ: اسٹیٹ بینک، پی ایس ایکس اور ایس بی پی اسٹاف کے تخمینے

بہر حال، اسٹیٹ بینک کی ضابطہ کاری میں شامل ادارے قرضوں کی دستیابی بہتر بنانے، اور اپنی آمدنیوں اور آپریشنل افادیت کو بڑھانے کے لیے مختلف اقدامات کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، مالیاتی ادارے مصنوعی ذہانت، ڈیٹا کے متبادل ذرائع، اور ٹیکنالوجی پلیٹ فارموں کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں تاکہ وہ معلومات کی ہم آہنگی کے خطرات سے نمٹ سکیں جو فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو محدود کرتے ہیں اور فراہمی کے متبادل ذرائع کے ذریعے سستی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ٹیکنالوجی اور اختراعات کا استعمال مالیاتی خدمات تک رسائی اور معیار کو بڑھا سکتا ہے اور مالی اداروں کی آمدنی کو بڑھا سکتا ہے۔ وہ متعلقہ حکومتی اور ریگولیٹری ایجنسیوں، فن ٹیک، اور ایگری ٹیک فرموں کے ساتھ بھی تعاون کر سکتے ہیں تاکہ ٹارگٹ صارفین کے لیے تیار کردہ ڈیجیٹل قرضے کے حل اور مشاورتی خدمات فراہم کی جاسکیں۔

### مالی منڈیاں

مالی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ قابو میں رہا، حالانکہ مالی سال 25ء (شکل 1.15) کے اختتام تک تناؤ میں کچھ اضافہ ہوا تھا، بنیادی طور پر ایکویٹی مارکیٹ میں قلیل

مہینوں) کے دوران اس کے حجم میں 49.9 فیصد اور مالیت کے لحاظ سے 56.1 فیصد میں اضافہ ہوا۔ برانچ لیس بینکاری والیٹس (بی بی والیٹس)، موبائل بینکاری کے بعد اے ٹی ایمز نے بنیادی طور پر ڈیجیٹل لین دین کے حجم کو بڑھانے میں معاونت کی۔ مالیت کے لحاظ سے ٹرانزیکشنوں میں برانچ بینکاری لین دین کی بالادستی کا تسلسل برقرار رہا۔

**جدول 1.5: نظام ادائیگی کے کمیزم کا خاکہ (جولائی تا مارچ)**

حجم ملین میں، قدر ٹریلین روپے میں، نمو فیصد میں

کمیزم	حجم / قدر		نمو
	م 24ء	م 25ء	
الف۔ پرزم			
حجم	4.4	4.7	8.1
قدر	788	956	21.4
ب۔ خردہ ادائیگیاں (ii+i)			
حجم	5	6	41.7
قدر	412	453	10.0
i۔ اوٹی سی ٹرانزیکشنز			
حجم	0.8	0.8	1.4
قدر	330	326	-1.4
ii۔ ڈیجیٹل ٹرانزیکشنز			
حجم	4	6	49.9
قدر	82	127	55.4

ماخذ: بینک دولت پاکستان

راست کے ذریعے ٹرانزیکشنز، خردہ لین دین کے لیے اسٹیٹ بینک کے فوری ادائیگی کے نظام، میں سال کے دوران حجم اور مالیت دونوں لحاظ سے غیر معمولی اضافہ دیکھا۔ راست کے ذریعے ٹرانزیکشنز کی تعداد مالی سال 24ء کے 496 ملین سے بڑھ کر مالی سال 25ء میں 1,276 ملین ہو گئی۔ استعمال کے لحاظ سے، نمو پر فرد تا فرد (P2P) ٹرانسفرز کی بالادستی قائم رہی، جبکہ فرد تا تاجر (P2M)

کر گیا۔ بہر حال، مالی سال 25ء کی آخری سہ ماہی میں ایکویٹی کی قیمتوں میں بلند لیکن مختصر مدت کے لیے اتار چڑھاؤ دیکھا گیا، جس کی وجہ عالمی تجارتی ٹیرف کے بارے میں غیر یقینی صورت حال اور جغرافیائی سیاسی کشیدگی میں اضافہ تھا۔ ایکویٹی مارکیٹ میں مثبت نتائج کے تسلسل میں دیگر عوامل کے علاوہ زری پالیسی میں خاصی نرمی نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام میں کامیاب پیش رفت، جاری کھاتے کے فاضل اور بہتر اقتصادی منظر نامے (جس کی عکاسی بین الاقوامی ایجنسیوں کی جانب سے ریاستی درجہ بندی میں بہتری سے ہوتی ہے)۔

ادائیگی کے نظام اور فنانشل مارکیٹ کا انفراسٹرکچر<sup>32</sup> فنانشل مارکیٹ انفراسٹرکچر نے مالی خدمات کی فراہمی میں کسی نظامیاتی تعطل کا سامنا کیے بغیر باسہولت انداز میں کام کیا، اور مجموعی طور پر اس کی سرگرمیوں میں اضافہ درج کیا گیا۔ بڑی مالیت کی ادائیگی اور چھتائی کے نظام نے جولائی تا مارچ مالی سال 25ء کے دوران 4.7 ملین ٹرانزیکشنز پر وسیع کیں، جو پچھلے سال کے مقابلے میں 8.1 فیصد نمو ظاہر کرتا ہے۔ مالیت کے لحاظ سے پاکستان رینیل ٹائم انٹرنیٹ سیٹلمنٹ کمیزم (PRISM) نے جولائی تا مارچ مالی سال 25ء کے دوران 956 ٹریلین روپے کا لین دین پروسیس کیا، جو پچھلے سال (جدول 1.5) کے مقابلے میں 21.4 فیصد اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

خردہ ادائیگیوں نے بھی مضبوط نمو کا مظاہرہ کیا اور ان کے حجم میں 41.7 فیصد اور مالیت میں 10.0 فیصد اضافہ ہوا۔ ڈیجیٹل ٹرانزیکشنز کا حصہ مسلسل بڑھتا رہا، جبکہ اوور دی کاؤنٹر (OTC) ٹرانزیکشنز میں کمی کارہجان دیکھا گیا۔ اس سے قطع نظر، مالیت کے لحاظ سے برانچ بینکاری کا مجموعی ریٹیل ٹرانزیکشنز میں 71.3 فیصد حصہ رہا، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بڑی کمٹیوں کا لین دین اوٹی سی چینلز کے ذریعے انجام دیا گیا (شکل 1.17 الف اور 1.17 ب)۔ تاہم، ڈیجیٹل لین دین نے بھی اپنی مضبوط ترقی کی رفتار برقرار رکھی اور مالی سال 25ء (نو

<sup>32</sup> مالی منڈی کا انفراسٹرکچر (FMI) شریک اداروں کے درمیان ایک کثیر الجہت نظام ہے جو ادائیگیوں، تسکات، ماخوذیات، یادگیری مالی لین دین کی کلیئرنگ، تصفیے یا ریکارڈنگ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان کے FMI میں شامل ہیں: (i) بڑے پیمانے کی ادائیگی کا ایک نظام۔ پاکستان رینیل ٹائم انٹرنیٹ سیٹلمنٹ کمیزم (PRISM) (ii) ایک خردہ قدر کی ادائیگی کا نظام، راست (iii) ایک بینکاری خدمات فراہم کرنے والا بین الینک سونج، ون لنک (iv) کاغذی وثیقہ جات کے لیے کلیئرنگ ہاؤس، NIFT (v) ایک کارپوریٹ سیورٹی سیٹلمنٹ کمینی، NCCPL (vi) اور (vii) ایک کارپوریٹ سیورٹی ٹریڈ پلازما، CDC۔

## بینک دولت پاکستان

وسعت دینا، خطرے کے انتظام کو مضبوط بنانا اور پاکستان کے فوری ادائیگی کے نظام کی مجموعی طریقہ کار میں بہتری لانا ہے۔<sup>33</sup> یہ فریم ورک راست کے شرکاء کے زمروں کو باضابطہ شکل دیتا ہے اور بینکاری اور غیر بینکاری دونوں قسم کے اداروں کے لیے واضح آپریشنل شرائط فراہم کرتا ہے۔

ماڈیول نے مالی سال 25ء میں 14.9 ارب روپے کی 4.9 ملین ٹرانزیکشنز کے ساتھ اپنے آپریشنز کا پہلا سال مکمل کیا (شکل 1.18)۔

راست (Raast) کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے راست میں شرکت کے معیار کا ایک جامع فریم ورک متعارف کروایا، جس کا مقصد رسائی کو

### بکس 1.1: بین الاقوامی اسلامی مالیاتی معیارات کے ساتھ ہم آہنگی کے ذریعے اسلامی مالیاتی طریقوں کو مضبوط بنانا

اسلامی بینکاری کے شعبے کی مضبوطی اور ساتھ کو مزید بہتر بنانے کی مسلسل کوششوں کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے اپنے ریگولیٹری فریم ورک کو اسلامی مالی خدمات بورڈ (آئی ایف ایس بی) اور اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانس (AAOIFI) کے جاری کردہ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ معیارات کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کے لیے ایک بڑا جائزہ لیا ہے۔ یہ اقدامات اسٹیٹ بینک کے وژن 2028ء کے اسٹریٹیجک مقصد 4 سے ہم آہنگ ہیں، جن کا تعلق شریعت کے مطابق بینکاری نظام پر منتقلی سے ہے۔

ان بین الاقوامی معیارات کو اپنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایک ایسے منظم پروسیس پر عملدرآمد کیا ہے جو مضبوط اور مشاورتی دونوں بنیادوں پر استوار ہے، جس میں اندرونی اور بیرونی اسٹیک ہولڈرز کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ فعال مشغولیت شامل ہے۔ اس پروسیس کے اہم اقدامات میں تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز کی جانب سے دی گئی جامع آراء کو یکجا کرنا شامل ہے، جس کے بعد ماہرین کے ورکنگ گروپس کی جانب سے جامع جائزہ لیا گیا تاکہ اس کو یقینی بنایا جاسکے کہ یہ معیارات بینکاری کے ملکی ماحول سے ہم آہنگ ہیں۔

### بین الاقوامی اسلامی مالی معیارات کو اپنانے کی منطق

آئی ایف ایس بی اور اے او آئی ایف آئی کے معیارات کو اختیار کرنے سے اسلامی بینکاری کے ضوابطی، نگرانی اور شرعی نظم و نسق کے فریم ورک کو مضبوط بنانے میں مدد ملتی ہے۔ آئی ایف ایس بی کے معیارات ضوابطی روایات کو عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں سہولت دیتے ہیں، جس سے نظامیاتی استحکام میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی اعانت کے لیے اے او آئی ایف آئی کے معیارات (شریعت، نظم و نسق اور آڈیٹنگ)، اسلامی معاہدوں، مالی لین دین، اور نظم و نسق کے اصولوں کے بارے میں جامع رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جس سے اداروں کی پائیداری یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ ان معیارات کو جامع طریقے سے اپنانے سے تقریحات میں فرق کم کرنے، شریعت کے مطابق پروسیس کو معیاری بنانے اور پاکستان کے اسلامی مالی نظام پر عوام کے اعتماد کو بڑھانے میں معاونت ہوتی ہے۔

### آئی ایف ایس بی معیارات اختیار کر کے نگرانی کے فریم ورک میں بہتری لانا

نظامیاتی طرز فکر اختیار کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے آئی ایف ایس بی کی طرف سے جاری کردہ بینکاری معیارات کا شوق وار تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ مالی سال 2024-25ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے آئی ایف ایس بی کے چھ نئے معیارات کو اختیار کیا، جس سے کل اپنائے گئے معیارات کی تعداد دس ہو گئی ہے۔ ان معیارات میں کاروباری طرز عمل، سیالیت کے خطرے کا انتظام، دباؤ کی جانچ، مالی ضوابط، کارپوریٹ نظم و نسق اور نگرانی کے جائزے کے پروسیس کے متعلق اصول شامل ہیں۔

### شرعی طریقوں کو اے او آئی ایف آئی کے شرعی معیارات اختیار کر کے ہم آہنگ بنانا

اسٹیٹ بینک نے اے او آئی ایف آئی کے ساتھ اشتراک جاری رکھا ہوا ہے اور شرعی معیارات کو اپنانے کا آغاز 2010ء میں کیا گیا تھا۔ اس وقت سے اب تک 41 شرعی معیارات کو اختیار کیا گیا ہے، جس سے پاکستان میں اسلامی بینکاری کے طریقوں کی پائیداری اور ساتھ میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی متعلقہ ضوابطی ہدایات / رہنما اصولوں کی تیاری کے وقت مزید چار (4) معیارات کو مد نظر رکھا گیا تھا۔ اس طرح اسٹیٹ بینک کی طرف سے اپنائے گئے اے او آئی ایف آئی کے مجموعی شرعی معیارات جون 2025ء کے آخر تک 45 تک پہنچ چکے ہیں۔ مالی سال 2024-25ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے اے او آئی ایف آئی کے مزید 9 شرعی معیارات کو اختیار کیا، جن میں مالی حقوق، سرمائے کا تحفظ، معاہداتی رقوم (اربن)، قرضوں کے معاہدوں، قرضوں کی فروخت، اضافی بے یقینی کی ضابطہ کاری (غرر)، منافع اخذ کرنے، اجناس کی فروخت، اور وعدوں پر ہنگامی واقعات کے اثرات جیسے شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے، جس سے ملک کو اسلامی مالیاتی طریقوں سے مزید ہم آہنگ کرنے میں مدد ملی ہے۔

<sup>33</sup> پی ایس بی اینڈ او ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2025ء، اس لنک پر دستیاب ہے: [www.sbp.org.pk/psd/2025/index.htm](http://www.sbp.org.pk/psd/2025/index.htm)

### مستقبل کا راستہ: شریعت سے ہم آہنگ مضبوط بینکاری نظام کی سمت پیش رفت کا تسلسل

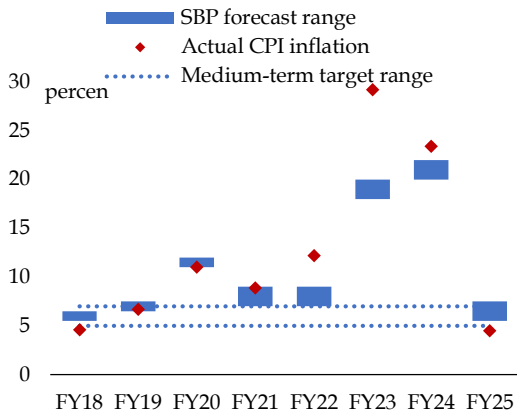
اب تک ہونے والی پیش رفت کی بنیاد پر اسٹیٹ بینک، پاکستان کے ضوابطی فریم ورک کو بین الاقوامی اسلامی مالیات کے معیارات سے گہرے انداز میں مربوط کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ آگے چل کر، اسٹیٹ بینک آئی ایف ایس بی اور اے اے آئی ایف آئی کے باقی رہ جانے والے معیارات کو مرحلہ وار اور اسٹریٹجک لحاظ سے اختیار کرنے کا عمل جاری رکھے گا۔ خاص طور پر دو آئی ایف ایس بی معیارات: آئی ایف ایس بی 22 جو شفافیت اور مارکیٹ میں نظم و ضبط کو فروغ دینے کے لیے انکشافات پر مبنی ہے، اور دو سہر اکفایت سرمایہ سے متعلق آئی ایف ایس بی 23 ہے۔ ان دونوں معیارات کی جانچ کا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور مستقبل میں ان کے نفاذ پر غور کیا جائے گا۔ اسٹیٹ بینک معیارات کو اختیار کرنے کے لیے اپنے شمولیتی اور مشاورتی طرز فکر کو برقرار رکھے گا۔ یہ مسلسل پیش رفت پاکستان میں شریعت سے ہم آہنگ مضبوط مالی نظام کے متعلق ایس بی پی وژن 2028ء کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

## 2 قیمتوں کا استحکام اور زری پالیسی کا طرز عمل

### 2.1 مہنگائی کے تخمینے اور نتائج

سال کی سطح سے مالی سال 25ء میں شہری اور دیہی مہنگائی میں بالترتیب 1.6 اور 3.0 فیصدی درجوں کی کمی کی۔

#### شکل 2.1: مہنگائی سے متعلق اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی اور حقیقی مہنگائی



Source: SBP

اسی طرح، مالی سال 25ء میں چاول کی قیمتیں کم ہوئیں کیونکہ مسلسل بلند پیداوار اور برآمدی حجم میں 3.5 فیصد کمی کے باعث مقامی مارکیٹ میں اس کی دستیابی میں اضافہ ہوا۔ دوسری طرف، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی اور مستحکم شرح مبادلہ کے تاخیری اثرات نے سال کے دوران خوردنی تیل اور چائے کی قیمتوں کو موافق طور پر متاثر کیا۔<sup>2</sup> دریں اثنا، خاص طور پر دوسری ششماہی کے دوران تلف پذیر غذائی ایشیا کی رسد میں اضافے نے مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں غذائی مہنگائی کو مزید کم کر دیا۔

توانائی کی مہنگائی میں کافی حد تک کمی آئی، جو مالی سال 25ء کے دوران شہروں میں مہنگائی کی شرح میں کمی کا تقریباً ایک تہائی اور دیہی باسکٹ میں 20 فیصد بتا ہے۔

مالی سال 25ء میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت نمایاں اور وسیع الہنیاد کمی کے بعد 4.5 فیصد رہ گئی، جو اسٹیٹ بینک کے ترمیمی تخمینے کی حد 5.5 تا 7.5 سے بھی کم ہے (جدول 2.1 اور شکل 2.1)۔ ماہانہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ابتدائی 10 مہینوں میں مہنگائی میں لگ بھگ مسلسل کمی کا ہی رجحان دیکھا گیا تاہم مالی سال 25ء کے اختتام کی طرف اس میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 25ء کے دوران ملکی طلب میں کمی، ملکی رسد کے سازگار حالات، مستحکم شرح مبادلہ اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں نرمی سمیت مختلف عوامل نے مشترکہ طور پر مہنگائی کی شرح میں بہ سرعت کمی میں کردار ادا کیا۔

زری پالیسی کے سخت موقف کے مشترکہ اثرات، جس کی عکاسی مثبت حقیقی شرح ہائے سود اور مالیاتی کجگائی سے ہوتی ہے، کے ساتھ ساتھ مالی سال 25ء کے دوران فارم کی کم آمدنی نے بھی ملکی طلب کو قابو میں رکھا۔ قیمتوں میں کمی کے ساتھ ساتھ اہم فصلوں کی پیداواری لاگت (خاص طور پر کھاد کی قیمتوں) میں اضافے کے باعث مالی سال 25ء کے دوران کاشت کاروں کی آمدنی پر منفی اثر پڑا۔ رسدی اعتبار سے، اہم غذائی اجناس کی وافر فراہمی، بجلی کے نرخوں میں کمی، ایشیائی خوردونوش کی انتظامی قیمتوں کو سختی سے نافذ کرنے کے لیے حکومتوں کی کوششیں، توانائی کے شعبے میں جاری اصلاحات کا مثبت نتیجہ، مستحکم شرح مبادلہ، اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی نے مہنگائی کی شرح میں کمی کے رجحان کو تقویت بخشی (شکل 2.2)۔

مالی سال 25ء میں صرف غذائی ایشیا کی گرتی ہوئی قیمتوں کا دباؤ شہری اور دیہی مہنگائی (شکل 2.3 الف اور ب) میں تقریباً نصف کمی کا سبب بنا، جس میں بڑا حصہ گندم اور گندم کی مصنوعات، چائے کی پتی، چاول، خوردنی تیل اور کھلے دودھ کا ہے۔ بالخصوص، گندم اور گندم کی مصنوعات کی گرتی ہوئی قیمتوں نے گزشتہ

<sup>1</sup> مالی سال 25 میں چاول کی 9.7 ملین ٹن پیداوار، مالی سال 24 میں تاریخ کی بلند ترین پیداوار یعنی 9.8 ملین ٹن کے قریب رہی۔

<sup>2</sup> جولائی تا مئی مالی سال 24 کے دوران پام آئل کی عالمی قیمتوں میں 10.5 فیصد کمی آئی، جو جون 2024ء سے دوبارہ بڑھنا شروع ہو گئی تھی۔ مالی سال 24 میں چائے پتی کی عالمی قیمتوں میں اوسطاً 5.1 فیصد کمی آئی۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں مختصر مدت کے لیے اس کی قیمتیں بڑھنا شروع ہوئی جو مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں دوبارہ گھٹ گئیں۔

گورنر کی سالانہ رپورٹ 2024-25ء

جدول 2.1: مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت

فیصد

مالی سال 21ء	مالی سال 22ء	مالی سال 23ء	مالی سال 24ء	مالی سال 25ء
8.9	12.2	29.2	23.4	4.5
8.1	11.8	26.8	24.1	5.3
6	8.1	16.2	16.1	8.5
12.4	13.4	37.6	22.1	1.6
4.1	25.3	38.4	62.6	6.1
10	12.6	32.6	22.4	3.3
7.6	9	20.6	22.7	11.1
13.1	13	41.1	21.6	0.9-
6.6	24.8	39.1	24.8	2.1-

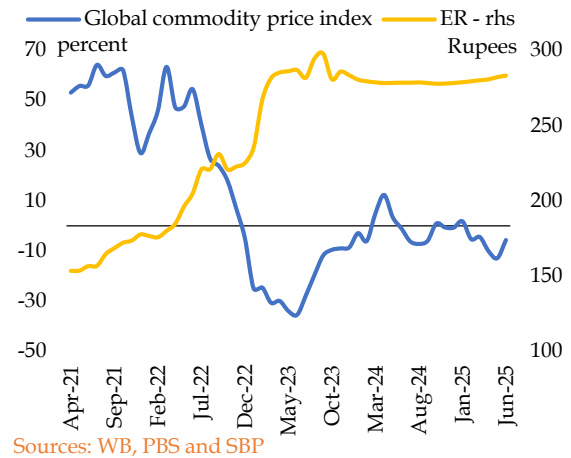
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مزید کم کیا۔<sup>4</sup> علاوہ ازیں، مالی سال 25ء میں تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے ساتھ موٹرائینڈھن کی قیمتوں میں بھی نمایاں کمی آئی۔

مالی سال 25ء میں قوزی مہنگائی کم ہو کر مالی سال 24ء کی سطح کی نسبت تقریباً نصف رہ گئی، جس سے دور ثنائی کے گذشتہ دو چھوٹے اثرات غذا اور توانائی کی قیمتوں پر سے زائل ہونے کی عکاسی ہوتی ہے، اس کے علاوہ اس نے ملکی طلب کو بھی قابو میں رکھا۔ قوزی مہنگائی کے دباؤ میں کمی کی عکاسی گھرانوں کی مہنگائی کی توقعات میں مسلسل بہتری سے بھی ہوتی ہے (شکل 2.4 الف)۔ مزید برآں، پروفیشنل فورکاسٹرز کی توقعات، طویل عرصے تک دو ہندسی رہنے کے بعد مسلسل نیچے آئیں، اور مالی سال 25ء کے آخر کی طرف یہ 5 تا 7 فیصد کی اسٹیٹ پیٹیک کی درمیانی مدت کے ہدف کی حد میں آگئیں (شکل 2.4 ب)۔ تاہم مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کے دوران قوزی مہنگائی میں کمی کی رفتار معتدل رہی، جو مہنگائی کے بنیادی دباؤ کے جمودی نوعیت کی عکاسی کرتی ہے۔ اسے نومبر 2023ء میں گیس چارجز میں اعلان کردہ اضافے کے اثرات سے پیدا ہونے والے مستقل لاگتی دباؤ سے منسوب کیا گیا جس نے مالی سال 25ء کے دوران پیداواری لاگت کو بلند

اس کی بنیادی وجہ بجلی کے نرخوں میں خاطر خواہ کمی تھی۔<sup>3</sup> تیل کی کم عالمی قیمتوں، مستحکم شرح مبادلہ اور شعبہ بجلی کے ترسیل و تقسیم کے نظام کی آپریشنل کارکردگی کو بہتر بنانے کے مشترکہ اثرات کی بدولت، دسمبر 2024ء سے بجلی کے چارجز پچھلے سال کی سطح سے کم ہو گئے۔ مزید برآں، مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی میں حکومت نے 1.71 کلو واٹ آور کے حساب سے نرخوں کی تفاوتی زراعت (ٹیرف ڈیفینیشنل سبسڈی) متعارف کرائی جس نے بجلی کے نرخوں کو

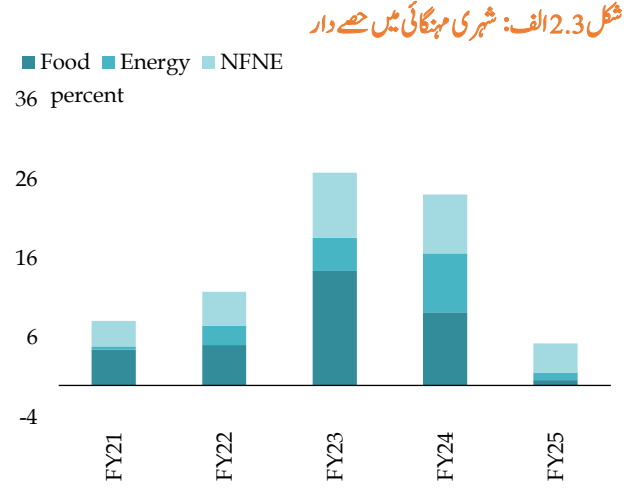
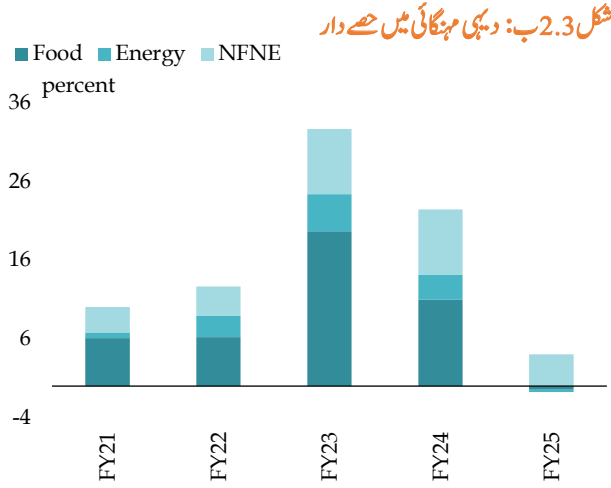
شکل 2.2: شرح مبادلہ میں رجحانات اور اجناس کی عالمی قیمتیں



Sources: WB, PBS and SBP

<sup>3</sup> گیس ٹیرف میں ردوبدل، جو اصل میں مالی سال 25ء میں متوقع تھا، انوکھا حکار ہو کر جولائی مالی سال 25ء میں لاگو ہوا، جس کے نتیجے میں گیس چارجز میں 22.9 فیصد اضافہ ہوا۔

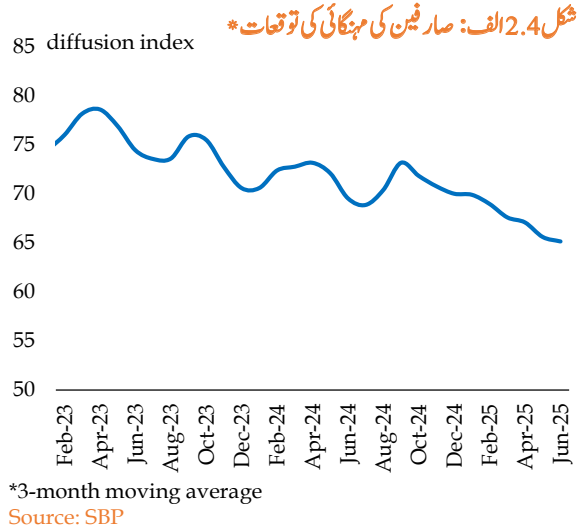
<sup>4</sup> ماخذ: نیچر اکاؤنٹیکیشن مورخہ 10 اپریل 2025ء، جو یکم اپریل 2025ء سے نافذ العمل ہے۔



Source: PBS

مزید برآں، مالی سال 25ء کے دوران قوزی ہاسکٹ کی سخت قیمتوں میں کچھ شعبہ جاتی عوامل نے بھی حصہ ڈالا۔ مثال کے طور پر، ملکی کپاس کی پیداوار میں 30.7 فیصد کی بڑی کمی نے کپاس کی قیمتوں میں اضافہ کیا،<sup>7</sup> اس کے ساتھ ساتھ قیمتی دھاتوں (سونے) کی بڑھتی ہوئی قیمتوں میں اضافے نے بالترتیب ملبوسات اور ذاتی استعمال کی اشیاء کی لاگت میں اضافہ کر دیا۔ دریں اثنا، اپریل 2024ء میں غیر لازمی ادویات کی قیمتوں کی ڈی ریگولیشن نے گذشتہ سال کے مقابلے میں مالی سال 25ء کے دوران ادویات کی قیمتوں کو بلند رکھا۔<sup>8</sup> علاوہ ازیں، شادی ہالی چار جز پر ودہولڈنگ ٹیکس کے سخت نفاذ اور سندھ حکومت کی جانب سے تعلیمی خدمات پر سیلز ٹیکس کے نفاذ کی وجہ سے مالی سال 25ء کے دوران قوزی مہنگائی میں کمی کی رفتار سست ہو گئی۔<sup>9، 10</sup>

رکھا، اس کے ساتھ ساتھ کم از کم اجرت میں 16 فیصد اضافے کے اثرات بھی نمایاں ہیں۔<sup>5</sup>



ان قلیل مدتی حرکیات کے علاوہ قوزی مہنگائی میں تسلسل، ساختی عوامل کے اثرات کو بھی ظاہر کرتا ہے، بشمول پچھلے چند ماہ میں مہنگائی کے حوالے سے

<sup>5</sup> ماخذ: نمبر No. SO (L&P) MW/2024، لیبر اینڈ ایچ آر ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب

No. SO (L-II)/13-3/2016-I، لیبر اینڈ ایچ آر ڈیپارٹمنٹ، حکومت سندھ۔

<sup>6</sup> مالی سال 25ء کے دوران بیج کپاس کی قیمتوں میں اوسطاً 2.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 24ء کے دوران اس میں 5.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ (ماخذ PCCC)۔

<sup>7</sup> MOF (2025)، پاکستان اکنامک سروے، جون 2025ء، وزارت خزانہ، اسلام آباد۔

<sup>8</sup> غیر ضروری ادویات کی قیمتوں کو اپریل 2024ء میں لاگو ہونے والی وزارت قومی صحت کی خدمات کے ذریعہ جاری کردہ SRO 228(I)/2024 کے ذریعے ڈی ریگولیشن کیا گیا تھا۔

<sup>9</sup> شادی ہالیوں پر WHT (مخفی) ایکٹ 2023ء کے ذریعے نافذ کیا گیا تھا۔

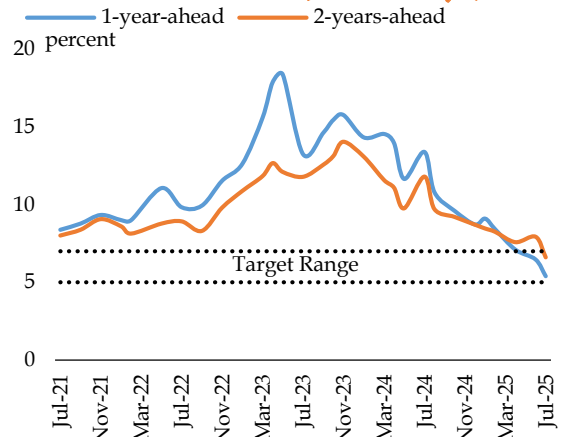
<sup>10</sup> ماخذ: نوٹیفیکیشن نمبر SRB-3-4/23/2024، مورخہ 29 جون 2024ء، سندھ ریونیو بورڈ، حکومت سندھ۔

کی ضرورت ہے جو قیمتوں میں سختی کو جنم دیتے ہیں۔ خاص طور پر، زری-مالیاتی پالیسی ربط کو یقینی بنانا؛ مسابقت کو فروغ دینے کے لیے مارکیٹ کے ڈھانچے کو بہتر بنانا؛ شعبہ توانائی کی کفایت شعاری میں بہتری کے ذریعے تیل پر انحصار کو کم کرنا؛ غذائی اجناس کا ذخیرہ کرنے والے بنیادی ڈھانچے کو وسعت دینا، اور موسمیاتی مزاحم زراعت کو فروغ دینا، درمیانے سے طویل مدت میں قیمتوں کے استحکام کو برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔<sup>11</sup>

رسدی حالات میں بہتری اور طلب قابو میں رہنے کے باعث اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے مہنگائی کے تخمینے کو بڑی حد تک کم کر دیا

مالی سال 25ء کے آغاز سے ہی متعدد عوامل نے مہنگائی کے نقطہ نظر کو خاصا بہتر کر دیا تھا۔ جن میں یہ شامل ہیں: (i) مہنگائی پر مالی سال 25ء کے بجٹ اقدامات کے اثرات کے بارے میں غیر یقینی صورت حال میں کمی؛ (ii) اجناس کی عالمی قیمتوں میں بہتری؛ اور (iii) بیرونی کھاتے کی حالت کو بتدریج مضبوط کرنا۔ ان پیش رفتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 25ء کے لیے اپنے جولائی 2024ء میں منعقدہ اجلاس میں اوسط قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 11.5 تا 13.5 فیصد کی حد کے اندر رہنے کا تخمینہ لگایا تھا، جو مالی سال 24ء کے لیے 23.4 فیصد تھا۔

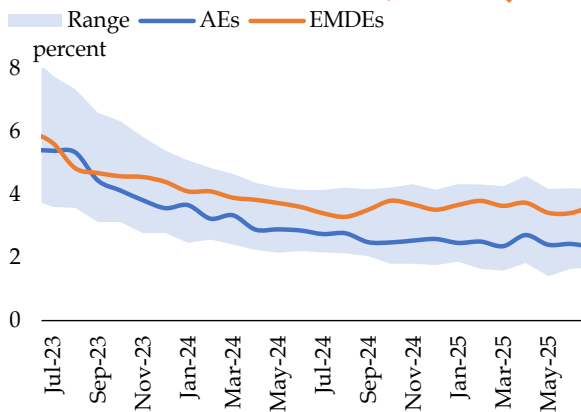
شکل 2.4: پروفیشنل فورکاسٹرز کی مہنگائی کی توقعات



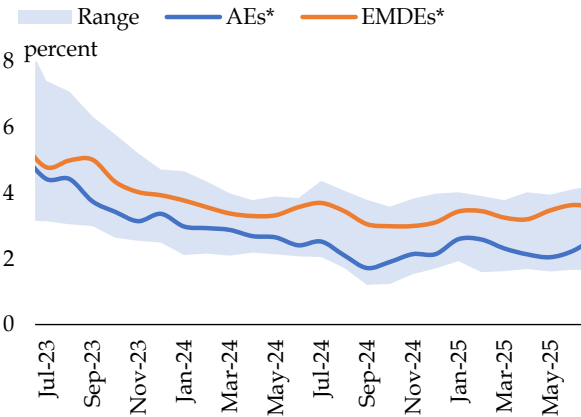
Source: SBP

کاروباری اداروں کی توقعات؛ ماضی میں مہنگائی کے لحاظ سے اجرتوں کی اشاریہ بندی؛ متواتر رسدی دھچکے، کمزور رسدی زنجیر اور مارکیٹ کی خامیاں۔ مزید برآں، ماضی میں زری اور مالیاتی پالیسیوں کے درمیان کمزور ربط نے بھی قیمتوں کی سختی سے نمٹنے میں زری پالیسی کی اثر انگیزی کو محدود کیا۔ اگرچہ زری پالیسی کے اقدامات نے قیمتوں میں طلب پر مبنی اضافے کے مسئلے کو حل کیا، تاہم درمیانی سے طویل مدت میں قیمتوں کے استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے ملکی پالیسی کی خامیوں، معاشی کارکردگی اور ساختی مسائل کو حل کرنے پر توجہ دینے

شکل 2.5: عالمی قومی مہنگائی



شکل 2.5 الف: عالمی عمومی مہنگائی



\*AEs inflation target range: 0 - 2 percent, EMDEs inflation target range: 3 - 5 percent.

Note: The sample contains 30 AEs and 44 EMDEs. The bands depict 25th and 75th percentiles of data across economies.

Source: Haver Analytics

<sup>11</sup> دیکھیں "بکس 3.2: پاکستان میں قومی مہنگائی کا تسلسل"، پاکستانی معیشت کی کیفیت، سالانہ رپورٹ مالی سال 2024-25ء۔

## بینک دولت پاکستان

کی حد کو جنوری 2025ء میں 5.5 تا 7.5 فیصد کی حد تک کم کر دیا جائے۔ کارکنوں کی ترسیلات میں پہلے کی پیش گوئی سے زیادہ مضبوط اضافے کی بنیاد پر، اب جاری کھاتے کے توازن کے زر فاضل کی حد میں اور جی ڈی پی کے صرف 0.5 فیصد خسارے میں رہنے کی توقع کی جا رہی تھی۔ مزید برآں، حکومت نے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں زیادہ بنیادی زر فاضل پیدا کرنے اور مالی خسارے کو قابو کرنے میں کامیابی حاصل کی، جس سے مالی سال 25ء کے دوران مقررہ مالیاتی یکجائی کے حصول کے امکانات ظاہر ہوتے ہیں۔ تاہم، زرعی پالیسی کمیٹی نے پورے سال کی حقیقی جی ڈی پی نمو کی پیشگوئی کو 2.5 سے 3.5 فیصد کی حدود میں برقرار رکھا۔

جنوری 2025ء کے بعد کی زرعی پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں مہنگائی کے نتائج بدستور حیران کن طور پر نیچے جاتے رہے، اور اپریل 2025ء تک، سال بہ سال مہنگائی 1.0 فیصد سے بھی کم ہو گئی، جو بعد ازاں مالی سال کے اختتام تک تھوڑی سی بڑھ گئی۔ تاہم، مہنگائی کے منظر نامے کے خطرات برقرار رہے۔ خاص طور پر، علاقائی کشیدگی، اجناس کی عالمی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ، اور مستقبل میں توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل کے بارے میں غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے رسدی زنجیر میں رکاوٹوں کے امکان نے مہنگائی بڑھنے کی توقعات کا خطرہ خاصا بڑھا دیا۔

مالی سال 25ء کے دوران مہنگائی کی پیش رفت اور اسٹیٹ بینک کا زرعی پالیسی موقف عالمی رجحانات کے مطابق وسیع طور پر آگے بڑھے

بیشتر ترقی یافتہ معیشتوں (اے ایز) اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں (ای ایم ڈی ایز) میں عمومی مہنگائی معتدل ہوتی رہی، اور بتدریج کووڈ وبا سے پہلے کی سطحوں اور مہنگائی کے اہداف کی طرف واپس آنا شروع ہو گئی (شکل 2.5 الف)۔ مہنگائی میں یہ وسیع البیناد نرمی بڑی حد تک دنیا بھر میں سخت مالیاتی پالیسی موقف کے ساتھ ساتھ توانائی کی عالمی قیمتوں میں موافق رجحان کی وجہ سے آئی تھی۔<sup>12</sup> پیداوار اور ٹرانسپورٹ میں توانائی کی مہنگائی میں جزوی کمی کی وجہ سے غذائی مہنگائی میں بھی کمی آئی۔<sup>13</sup> تاہم، ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی

## جدول 2.2: مالی سال 25ء کے لیے اسٹیٹ بینک کے قلمی معاشی تخمینے

حقیقی	اسٹیٹ بینک کے تخمینے*		
	جولائی-24ء	جولائی-25ء	مالی سال 25ء
(فیصد)			
قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی- اوسط	13.5 تا 11.5	7.5 تا 5.5	4.5
حقیقی جی ڈی پی نمو	3.5 تا 2.5	3.5 تا 2.5	3.0
(جی ڈی پی کا فیصد)			
جاری کھاتے کا توازن	-1.0 تا 0.0	-0.5 تا 0.5	0.5
مالیاتی خسارہ	6.5 تا 5.5	6.5 تا 5.5	5.4

\* زرعی پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں کے وقت

ماخذ: پاکستان دفتر شاریات، وزارت خزانہ، اسٹیٹ بینک اور اسٹیٹ بینک اسٹاف کے تخمینے

مہنگائی کا تخمینہ خطرات سے مشروط تھا، جس میں ممکنہ مالیاتی خسارے، توانائی کی انتظامی قیمتوں میں ردوبدل کے وقت کے تعین کے بارے میں غیر یقینی کی صورت حال، اور محاصل کی کمی کو دور کرنے کے لیے نئے ٹیکس اقدامات شامل ہیں۔ دوسری جانب زرعی پالیسی کمیٹی نے غذا اور ایندھن کی عالمی قیمتوں کے ساتھ ساتھ ملکی توانائی کے ردوبدل میں تاخیر کا امکان محسوس کیا۔

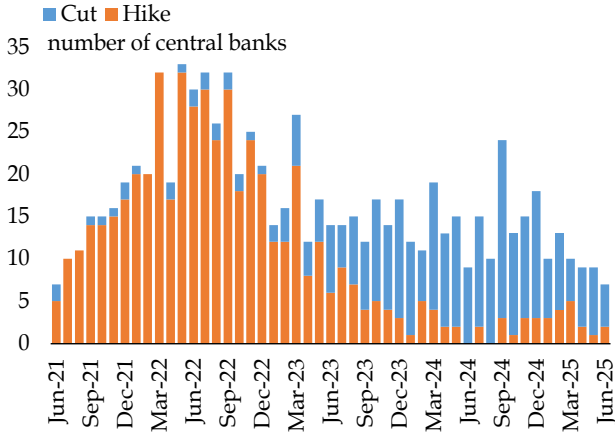
اس کے ساتھ ساتھ زرعی پالیسی کمیٹی کے تخمینے کے مطابق حقیقی جی ڈی پی مالی سال 25ء میں 2.5 تا 3.5 فیصد کی معتدل شرح سے بڑھنے کی توقع تھی (جدول 2.2)۔ معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی کے عین مطابق درآمدات میں متوقع اضافے کے باوجود جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 0.0 سے 1.0 کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا گیا جس کی بنیادی وجوہات ترسیلات زر اور برآمدات میں متوقع اضافہ تھا۔ مزید برآں، جاری مالیاتی یکجائی کی کوششوں کے پیش نظر، حکومت کی توقع تھی کہ وہ مالی سال 25ء میں جی ڈی پی کے 2.0 فیصد کے متوقع بنیادی زر فاضل کے ہدف کو پورا کرے گی۔

جیسے جیسے مالی سال 25ء آگے بڑھا، مہنگائی کی شرح میں کمی کی رفتار ابتدائی توقع سے زیادہ تیز ہو گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ مالیاتی اور بیرونی کھاتوں کے متوقع بہتر نتائج نے زرعی پالیسی کمیٹی کو اس فیصلے کی جانب راغب کیا کہ مہنگائی کے تخمینے

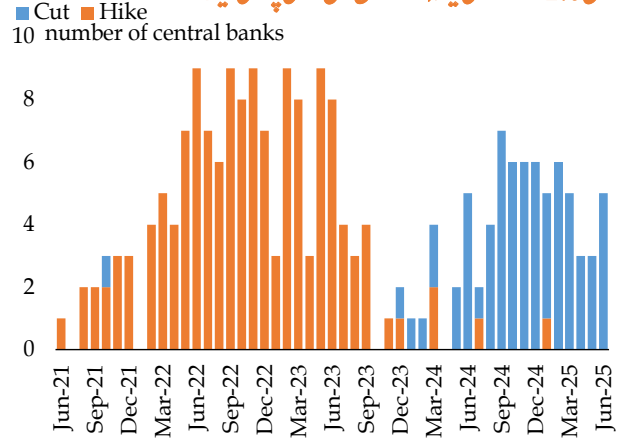
<sup>12</sup> مالی سال 25ء میں خام تیل کی اوسط قیمت میں 12 فیصد کمی آئی۔ ماخذ: ورلڈ بینک

<sup>13</sup> ڈبلیو بی (2025ء)۔ عالمی اقتصادی امکانات، ورلڈ بینک۔

شکل 2.6: ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں زرعی پالیسی فیصلے



شکل 2.6 الف: ترقی یافتہ معیشتوں میں زرعی پالیسی فیصلے



Source: Haver Analytics

مرکزی بینکوں نے محتاط انداز اپنایا۔ جیسا کہ (شکل 2.6) میں دکھایا گیا ہے، مالی سال 25ء کے اختتام تک، پالیسی ریٹ میں کمی کرنے والے درمزی بینکوں کی تعداد میں کمی آئی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کے دوران بیشتر مرکزی بینک پالیسی ریٹ کو برقرار رکھے ہوئے تھے۔

منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں قوزی مہنگائی کی سطح بلند رہنے کے باوجود ایک معتدل کمی دکھائی دی (شکل 2.5 ب)۔ قوزی مہنگائی کے برقرار رہنے کی وجہ ترقی یافتہ معیشتوں کی لیبر مارکیٹ میں سکڑاؤ اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں کرنسی کی قدر میں کمی تھی۔ خدمات کے شعبے میں قیمتوں کے مستقل دباؤ کی وجہ سے قوزی مہنگائی برقرار رہی۔

## 2.2 زرعی پالیسی موقف

مہنگائی کے دباؤ میں کمی، مہنگائی کے منظر نامے میں نمایاں بہتری اور بیرونی کھاتے کی مضبوط پوزیشن کے باعث، زرعی پالیسی کمیٹی نے جون 2024ء اور جنوری 2025ء کے درمیان پالیسی ریٹ مجموعی طور پر 1000 بیس پوائنٹس کی کمی کی۔ اس بڑی کمی کے بعد عالمی تجارتی ٹیرف کے گرد بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال، جغرافیائی سیاسی کشیدگی، اور قوزی مہنگائی کی سختی کے خدشات کے باعث زرعی پالیسی کمیٹی نے مارچ تا جون 2025ء کے دوران محتاط طرز عمل اختیار کیا اور مئی 2025ء میں ہونے والے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو صرف 100 پی پی ایس کم کیا۔

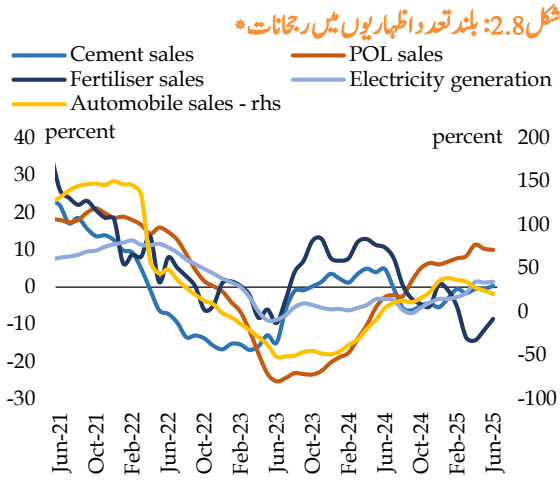
مجموعی طور پر، مالی سال 25ء کے دوران پالیسی ریٹ میں کل 950 پی پی ایس کی کمی دیکھی گئی۔ رائے شماری کے رجحان سے پتہ چلتا ہے کہ زرعی پالیسی کمیٹی کے تمام ممبران نے لگ بھگ سارے اجلاسوں میں ریٹ کو کم کرنے کے حق میں

تاہم، مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی میں مہنگائی کے موافق رجحان کو بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی تناؤ اور عالمی غیر یقینی صورت حال سے دباؤ کا سامنا کرنا پڑا، جس سے مہنگائی کے دباؤ کی ابتدائی تجدیدی علامات پیدا ہونا شروع ہو گئیں۔ لہذا، مہنگائی کی شرح میں کمی کی رفتار قدرے معتدل ہو گئی، خاص طور پر مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں، جو ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں مہنگائی کے دباؤ کی موجودگی کی عکاسی کرتی ہے۔

مہنگائی کے بدلتے رجحانات اور بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال کے رد عمل میں، دنیا بھر کے مرکزی بینکوں نے زرعی پالیسیوں میں احتیاط سے ردوبدل کیا۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران مہنگائی کی شرح میں تیزی سے کمی کی بنا پر ترقی یافتہ اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں دونوں میں شرح ہائے سود میں کمی دیکھی گئی۔ مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی کے دوران مہنگائی کی برقراریت اور عالمی صورت حال میں بڑھتی ہوئی غیر یقینی کی وجہ سے بیشتر

## بینک دولت پاکستان

موقف مہنگائی کو پائیدار بنیادوں پر 5.0 تا 7.0 فیصد کے درمیانی مدت کے ہدف کی حد میں لانے کے لیے مناسب تھا۔



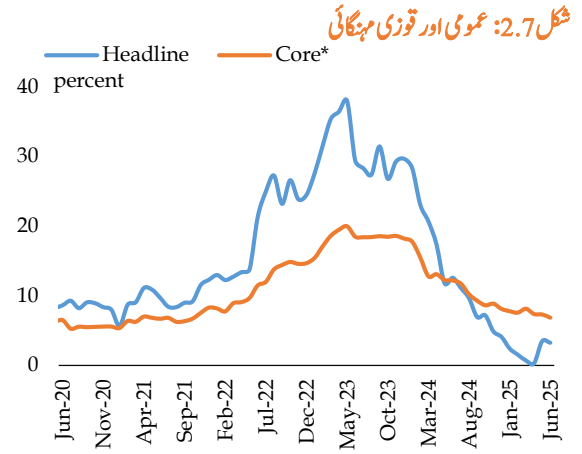
\*12-MMA

Sources: APCMA, OCAC, NFDC, PAMA, and NEPRA

بیرونی کھاتوں کی پوزیشن میں نمایاں بہتری نے بھی جولائی تا جنوری مالی سال 25ء کے دوران زری پالیسی کے فیصلوں کو سہارا دیا۔ خاص طور پر، جاری کھاتے کے توازن میں تبدیلی نے نہ صرف زرمبادلہ مارکیٹ میں استحکام پیدا کیا، بلکہ اسٹیٹ بینک کے لیے زرمبادلہ ذخائر بڑھانے کی گنجائش بھی پیدا کی۔ مزید برآں، آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے تحت 1.0 ارب ڈالر مالیت کی پہلی قسط کی فراہمی نے بیرونی قرضوں کی بڑی ادائیگیوں کے باوجود، اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کو مزید تقویت بخشی۔ بالخصوص غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر جون 2023ء میں 4.4 ارب ڈالر کی کم ترین سطح سے بڑھ کر جنوری 2025ء میں 11.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ بیرونی کھاتوں میں استحکام سے اسٹیٹ بینک کو کرنسی پر دباؤ کے خطرے کی پرواہ کیے بغیر جارحانہ زری نرمی کرنے کا موقع ملا۔

زری پالیسی کمیٹی کی توقعات کے مطابق، معیشت کی حقیقی سرگرمیوں میں معتدل اضافہ ہوا، جیسا کہ جولائی تا جنوری مالی سال 25ء کے دوران زری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں کے موقع پر پٹرولیم مصنوعات (فرنس آئل کے علاوہ) اور گاڑیوں کی فروخت میں ماہ بہ ماہ اضافے سے ظاہر ہوتا ہے۔ ٹیکسٹائل، آٹوموبائل، غذا اور پٹرولیم مصنوعات سمیت بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے کچھ اہم شعبوں نے

وٹ دیا، گوکہ کمی کی سطح کے بارے میں ان کی رائے مختلف تھیں۔ (جدول 2.3)۔ زری پالیسی کمیٹی نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے ایک محتاط موقف اپنایا تاکہ مہنگائی ہدف کی حد میں مستحکم ہو جائے، دوسری جانب بیرونی کھاتوں کے خطرات، مالیاتی اقدامات اور جغرافیائی و سیاسی غیر یقینی صورت حال پر محتاط نظر رکھی۔



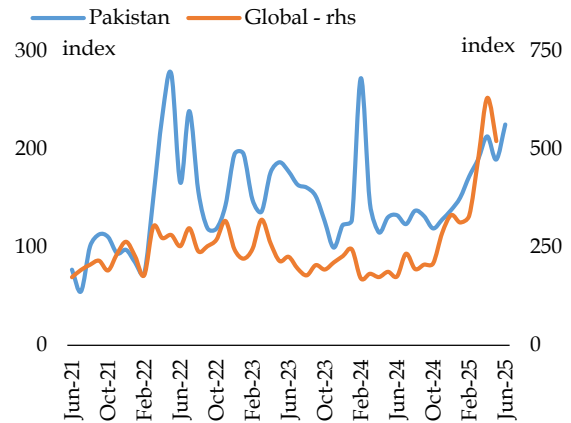
\*Urban core inflation

Source: SBP

زری پالیسی کمیٹی نے جون 2024ء سے جنوری 2025ء کے دوران اپنے تمام اجلاسوں میں ریٹ میں کمی کا سلسلہ جاری رکھا۔ پالیسی شروحوں میں مسلسل کمی کا بنیادی محرک عمومی مہنگائی میں واضح اور تقریباً مسلسل کمی تھا، جو زری پالیسی کمیٹی کی ابتدائی توقعات سے زیادہ تھی۔ مہنگائی میں بہ سرعت اور وسیع البنیاد کمی دیکھی گئی، جو جون 2024ء میں 12.6 فیصد سے کم ہو کر نومبر 2024ء میں درمیانی مدت کے ہدف کی حد سے نیچے آگئی۔

تاہم، جیسا کہ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا، قوزی مہنگائی بتدریج کمی کے باوجود اس مدت کے دوران بلند سطح پر رہی (شکل 2.7)۔ زری پالیسی کمیٹی کے مشاہدے کی رُو سے توانائی کی سرکاری قیمتوں اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں تبدیلی کے حوالے سے درپیش غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے مہنگائی کی پیش رفت کو خطرات لاحق ہیں، جو مہنگائی میں قلیل مدتی اتار چڑھاؤ کا باعث بن سکتے ہیں۔ لہذا، کمیٹی نے نوٹ کیا کہ مثبت حقیقی شرح ہائے سود کے ہمراہ زری پالیسی

شکل 2.9: معاشی پالیسی میں غیر یقینی اشاریہ



Sources: SBP and FED

حسب توقع قرضوں کی لاگت میں کمی نے نجی شعبے کی قرضوں کی طلب بحال کر دی۔ اس کے ہمراہ اضافی ٹیکس سے بچنے کے لیے بینکوں نے اپنے قرض تا ڈپازٹ تناسب (ADR) کی حد کو پورا کرنے پر توجہ دی، جس نے مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کے نمایاں اضافے میں اہم کردار ادا کیا۔<sup>14</sup> مالیاتی یکجائی کے لیے حکومتی کوششوں اور اسٹیٹ بینک کے بلند نفع کے باعث میزانی قرضوں کی واپسی نے بھی نجی شعبے کے قرضے بڑھانے میں مدد دی۔

تاہم مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ٹیکس وصولی ہدف سے کم رہی، جو محصولات کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اضافی ٹیکسز کے ممکنہ نفاذ کے باعث مہنگائی کے منظر نامے میں خطرات کو ظاہر کرتا ہے۔ ان خدشات کو دور کرنے کی خاطر، زری پالیسی کمیٹی نے ٹیکس گذاروں کی تعداد بڑھانے اور سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے خسارے پر قابو پانے کے لیے مالیاتی اصلاحات میں تسلسل کی اہمیت پر زور دیا تاکہ کئی معاشی استحکام حاصل ہو سکے۔

مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں زبردست نمو کا مظاہرہ کیا (شکل 2.8)۔ تاہم، مالی سال 25ء کی پہلی سہ ماہی میں زرعی پیداوار میں خاصی کمی کے باعث حقیقی جی ڈی پی نمو گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت کم رہی۔ زری پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ جون 2024ء سے جنوری 2025ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 1000 بی پی این کی کمی کے اثرات سے معاشی سرگرمیوں کو مزید مدد ملنے کی توقع تھی تاکہ مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی میں حقیقی جی ڈی پی نمو 2.5 تا 3.5 فیصد کی مقررہ حد کو برقرار رکھ سکے۔

جدول 2.3: زری پالیسی کمیٹی: پالیسی فیصلے اور دوٹنگ کا طریقہ

فیصد (پیر پوائنٹس)

جون 24ء	جولائی 24ء	ستمبر 24ء	نومبر 24ء	دسمبر 24ء	جنوری 25ء	مارچ 25ء	مئی 25ء	جون 25ء	برقرار
2	-	-	-	-	-	10	1	9	2
-	2	-	-	-	-	-	-	-	50-
2	6	2	-	-	10	-	8	-	100-
-	-	1	-	4	-	-	-	-	150-
-	-	7	2	6	-	-	-	-	200-
-	-	-	6	-	-	-	-	-	250-
-	-	-	1	-	-	-	-	-	300-
10	8	10	9	10	10	10	9	9	مجموعی دوٹ

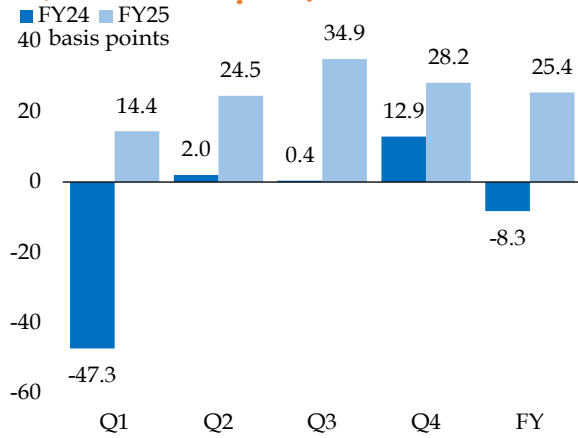
\* نمایاں کیے گئے نمبر اجلاس میں کیے گئے فیصلے کے لیے دیے گئے دوٹوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

<sup>14</sup> ADR سے متعلق پالیسی کا مقصد ADR 50 فیصد سے نیچے جانے کی صورت میں حکومتی ترسکات سے بینکوں کی آمدنی پر بلند شرحوں سے ٹیکس مائد کرنا ہے (تفصیلات کے لیے ملاحظہ کریں، اسٹیٹ بینک کے ایف ایس آر رپورٹ 2024ء کا باب 3)۔

مئی 2025ء میں زر پی پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے موقع پر آنے والی معلومات نے مہنگائی اور بیرونی اکاؤنٹ کے بہتر منظر نامے کی نشاندہی کی۔ عمومی مہنگائی میں کمی جاری رہی، جو اپریل 2025ء میں 0.3 فیصد کی نئی کم ترین سطح پر آگئی۔ مہنگائی کے دباؤ میں بھی کچھ حد تک کمی آئی اور قوزی مہنگائی اپریل 2025ء میں 8.0 فیصد پر آگیا، جو اس سے قبل جنوری 2025ء سے 9 فیصد کے قریب مستحکم رہی تھی۔ مزید برآں، مارچ 2025ء میں بنیادی طور پر کارکنوں کی ریکارڈ بلند ترسیلات زر کی وجہ سے جاری کھاتے میں 1.3 ارب ڈالر کا بڑا زرخیز فاضل درج کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی جانب سے زرمبادلہ کی خریداری کی گئی، جس سے بڑے جاری قرضوں کی واپسی کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر کو تحفظ ملا۔ ان پیش رفتوں کی وجہ سے مئی 2025ء میں زر پی پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ میں مزید 100 بی پی ایس کی کمی کے حق میں فیصلہ کیا۔

**شکل 2.11: بہ وزن اوسط شیپین ریپورٹ کا پالیسی ریٹ سے اوسط انحراف**



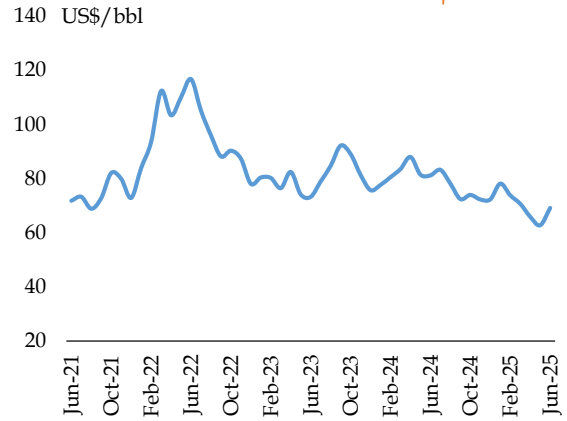
Source: SBP

جون 2025ء میں زر پی پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے موقع پر، کمیٹی نے نوٹ کیا کہ مئی 2025ء میں عمومی مہنگائی میں کارجمان تبدیل ہو گیا تھا، جس کی وجہ غذائی مہنگائی میں بلند اساسی اثر میں کمی کے ہمراہ عمومی مہنگائی کی سختی میں کمی آئی تھی۔ مزید برآں، تجارتی خسارے میں مسلسل اضافہ اور رقوم کی آمد میں کمی نے بیرونی کھاتے پر دباؤ بڑھایا۔ اگرچہ اقتصادی سرگرمیوں میں مسلسل بحالی نے درآمدات میں تیزی سے اضافہ کیا، تاہم غیر یقینی عالمی تجارتی ماحول نے برآمدات میں متوقع مشترکہ اضافے کو محدود کر دیا۔

زر پی پالیسی کمیٹی نے مارچ تا جون مالی سال 25ء کے دوران مہنگائی کے منظر نامے میں توقعات بڑھنے کے خطرات کے باعث ایک محتاط موقف اپنایا

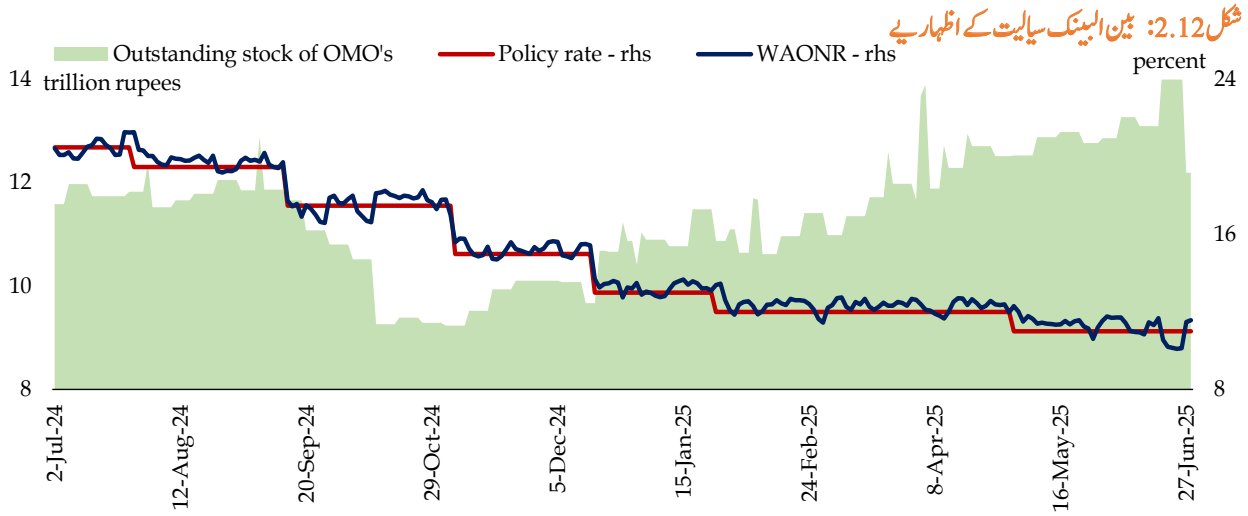
قوزی مہنگائی کے رجحانات اور بیرونی کھاتے میں ابھرتے ہوئے دباؤ کے خدشات کے باعث زر پی پالیسی کمیٹی نے اپنے گذشتہ چھ اجلاسوں میں لگاتار کمی کرنے کے بعد مارچ 2025ء میں پالیسی ریٹ کو برقرار رکھا۔ زر پی پالیسی کمیٹی نے نوٹ کیا کہ غذائی اور توانائی کی ایشیا کی قیمتوں میں نمایاں کمی کی وجہ سے فروری 2025ء کے دوران مہنگائی کی شرح کم ہو کر ایک دہائی کی کم ترین سطح 1.5 فیصد تک گر گئی، تاہم قوزی مہنگائی بلند سطح پر جمی رہی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ایشیائی خورد و نوش اور توانائی کی قیمتوں میں اضافہ ہو تو مستقبل میں مہنگائی مزید بڑھنے کا خطرہ موجود ہے۔

**شکل 2.10: خام تیل کی قیمتیں**



Source: WB

چنانچہ، بیرونی کھاتے میں بھی ملکی اور عالمی عوامل کے امتزاج سے زدی پذیری میں اضافہ دیکھا گیا۔ خاص طور پر، درآمدات میں حجم اور قیمت پر مبنی توسیع کی عکاسی کرتے ہوئے چکھلے تین مہینوں میں فاضل رہنے کے بعد، جنوری 2025ء میں جاری کھاتہ خسارے سے دوچار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ رقوم کی کم آمد جنوری 2025ء میں مسلسل دوسرے مہینے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی کا باعث بنی۔ دوسری طرف، عالمی ٹریف اور بڑھتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی کشیدگی (شکل 2.9) کے گرد غیر یقینی صورت حال میں اضافہ ہوا، جس کے مضمرات اجناس کی قیمتوں، عالمی تجارت اور نمو کے منظر نامے پر پڑے، جس نے بیرونی کھاتے کو نئے خطرات سے دوچار کر دیا۔



Source: SBP

سودوں (اوپن مارکیٹ آپریشنز) کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مالی سال 25ء میں، سیالیت کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے بہ وزن اوسط شبینہ رپورٹ 25.4 پیسز پوائنٹس پر برقرار رہا، جو اوسطاً پالیسی ریٹ سے زیادہ ہے۔ یہ امر مالی سال 24ء کے برعکس تھا جب بہ وزن اوسط شبینہ رپورٹ پالیسی ریٹ سے کم یعنی 8.3 فیصد اوسطاً تھا (شکل 2.11)۔ مالی سال 25ء کے دوران سیالیت کے دباؤ میں اضافہ، زیر گردش کرنسی بڑھنے، ڈپازٹس میں سٹ اضافے، شیڈول بینکوں سے حکومتی قرضے - البتہ گذشتہ سال سے کم تھے - اور نجی شعبے کے قرضوں میں توسیع کے باعث ہوا۔ اجناسی سرگرمیوں کی ماکاری میں خالص واپسی، ڈپازٹس میں معتدل اضافے، اور اسٹیٹ بینک کی طرف سے زرمبادلہ کی خالص خریداری کے باوجود<sup>15</sup>، مالی سال 25ء کے دوران مجموعی طور پر سیالیت کی صورت حال سخت رہی۔

تاہم، سیالیت کی طلب کے بنیادی عوامل مالی سال 25ء کی دو ششماہیوں میں منقسم ہو گئے۔ خاص طور پر، حکومتوں کی ٹیکس پالیسی کے کچھ اقدامات کے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں زری مارکیٹ میں سیالیت کے حالات پر نادانستہ مضمرات تھے۔ ٹیکس وصولی کو مضبوط بنانے کے لیے، حکومت نے جدولی بینکوں کے لیے سرکاری تمسکات سے حاصل ہونے والی آمدنی پر اضافی ٹیکس متعارف کرایا، بشرطیکہ دسمبر 2024ء کے آخر تک ان کا قرض تا ڈپازٹ تناسب

مزید برآں، مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی کشیدگی کے باعث تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہوا، جو بیرونی کھاتے کے لیے تازہ خطرات کی عکاس ہے (شکل 2.10)۔ تجارتی اکاؤنٹ پر مالی سال 26ء کے بجٹ اقدامات کے ممکنہ اثرات کے ہمراہ، ان چیلنجز کے باعث جون 2025ء میں زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو بغیر کسی تبدیلی کے 11.0 فیصد پر برقرار رکھا گیا۔

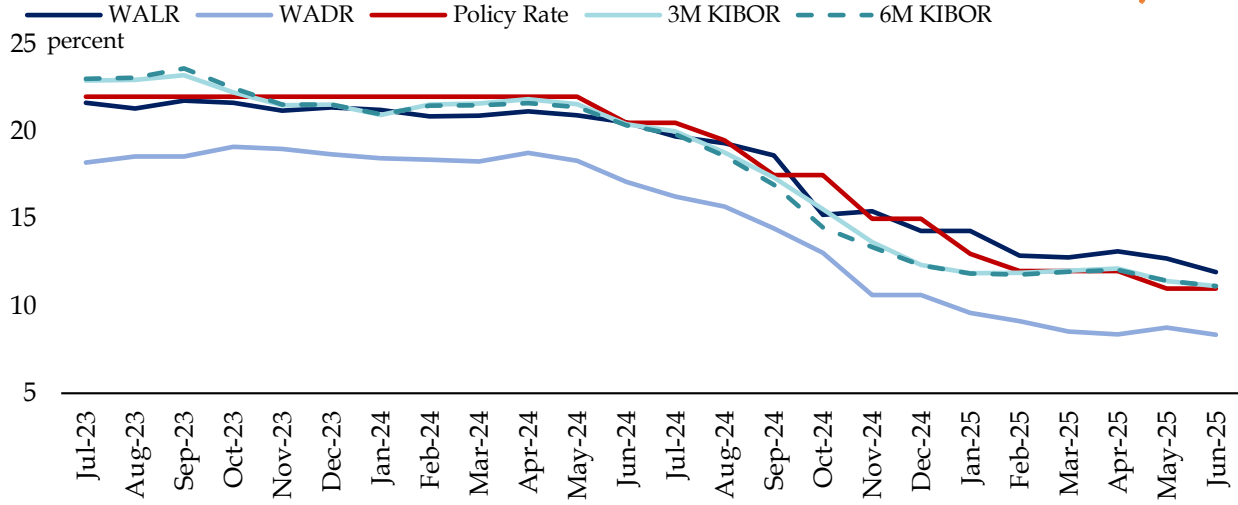
زری پالیسی کمیٹی نے اپنے سابقہ نقطہ نظر کی توثیق کی کہ مستقل مثبت حقیقی شرح ہائے سود کے ساتھ، زری پالیسی کا موقف تھوڑے بہت قلیل مدتی اتار چڑھاؤ کے بعد مہنگائی کو 5.0 سے 7.0 فیصد کی درمیانی مدت کی ہدف میں قابو کرنے کے لیے خاطر خواہ سختی کا حامل تھا۔ تاہم، زری پالیسی کمیٹی نے مالیاتی پالیسی اور ٹیکس اصلاحات کو ترجیح بنا کر مقررہ مالیاتی استحکام حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ معاشی استحکام برقرار رکھا جاسکے اور اقتصادی ترقی کو تقویت دی جاسکے۔

### 2.3 زری پالیسی کا نفاذ

اسٹیٹ بینک بہ وزن اوسط شبینہ رپورٹ (WAONR) کو پالیسی (ٹارگٹ) ریٹ کے قریب رکھنے کے مقصد سے زری پالیسی کا نفاذ کرتا ہے۔ جس میں بین الینک سیالیت کے انتظام کے لیے زری پالیسی کے آلات، زیادہ تر بازار زر کے

<sup>15</sup> مالی سال 25ء میں زرمبادلہ کی ان خالص خریداریوں کا مجموعہ 7.7 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔

شکل 2.13: پالیسی ریٹ اور مارکیٹ کے شرح ہائے سود



Source: SBP

کا اوسط بقایا اسٹاک مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 10,819.2 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو کہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 8,488.5 ارب روپے تھا۔ بہر حال، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ سے بہ وزن اوسط شہینہ رپورٹ کے انحراف میں اضافہ ہوا، جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 19.6 بیس پوائنٹس تک پہنچ گیا، اس کی نسبت گذشتہ سال کی اسی مدت میں حجم منفی 22.3 بیس پوائنٹس تھا۔

مزید برآں، مالی سال 25ء کی تیسری سہ ماہی کے بعد سے جدولی بینکوں سے حکومتی قرض گیری میں نمایاں اضافہ ہوا، اس کے ساتھ ساتھ عید کے موقع پر نقدی نکلوانے جانے کے عمل نے مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں بینکوں کی سیالیت کی ضرورت کو مزید بڑھا دیا، جس کے باعث بہ وزن اوسط شہینہ رپورٹ اوسطاً پالیسی ریٹ سے اوپر رہا۔ یہ امر دسمبر 2024ء کے آخر تک قرض تا ڈپازٹ تناسب پر مبنی ٹیکس کی واپسی کے منفی اثرات کے پیش نظر تھا، اس کے منفی مضمرات کے باعث مالی سال 25ء کی تیسری سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضوں میں خالص واپسی ہوئی۔ مزید برآں، ڈپازٹس میں بھی معمولی اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ آخر نومبر میں مالی اداروں، بینک لمیٹڈ کمپنیوں اور سرکاری شعبے کے

(ADR) 50 فیصد سے کم رہے۔ ADR کی کم سے کم حد کو حاصل کرنے کے لیے اثاثوں اور واجبات کے انتظام کے حوالے سے بینکوں کی کوششوں نے انٹرنیٹ مارکیٹ میں سیالیت کی صورت حال کو دباؤ سے دوچار کر دیا۔

اثاثوں کے معاملے میں، بینکوں نے قرض تا ڈپازٹ تناسب (ADR) کی حد کے حصول کے لیے قرضے دینے کی جارحانہ حکمت عملی وضع کی، جس نے نجی شعبے کے قرضوں میں بڑے پیمانے پر اضافے میں کردار ادا کیا۔ دوسری طرف، واجبات کو کم کرنے کے لیے، بینکوں نے نومبر 2024ء کے وسط سے بڑے ڈپازٹس کے لیے سروس چارجز متعارف کرانا شروع کر دیے۔ یہ چارجز بہت زیادہ تھے اور ممکنہ طور پر ڈپازٹس کی حوصلہ شکنی کا باعث بنے،<sup>16</sup> جس سے مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران زیر گردش کرنسی میں اضافہ ہوا۔ سیالیت کے دباؤ کو جزوی طور پر حکومت کی جانب سے جدولی بینکوں سے میزانی قرض گیری کی خالص واپسی کے ذریعے پورا کیا گیا، جس میں اسٹیٹ بینک کی طرف سے حکومت کو نفع کی منتقلی خاصی معاون ثابت ہوئی۔ مزید برآں، اجناسی مالکاری میں بھی خالص واپسی دیکھنے میں آئی، جو اجناس کے شعبے میں گردش قرضوں کے مجتمع ہونے کے عمل کو روکنے کے لیے حکومتی کوششوں کی عکاس ہے۔ تاہم، مجموعی طور پر سیالیت کی صورت حال دباؤ میں رہی، جس کے نتیجے میں بازار زر کے سودوں

<sup>16</sup> باب: 3: بینکنگ سیکٹر۔ مالی استحکام کا جائزہ 2024ء اسٹیٹ بینک

کاروباری اداروں کے ڈپازٹس پر کم از کم ڈپازٹ ریٹ کی شرط کے ختم ہونے کے بعد بینکوں نے بڑے ڈپازٹس پر فیس کا نفاذ واپس لے لیا۔<sup>17</sup>

سیالیت کی بڑھتی ہوئی طلب پوری کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کے تواتر سے 7 روزہ اور 28 روزہ ادخالات کیے۔ تاہم، سال کی آخری سہ ماہی میں، شرح سود میں تنزلی کے ماحول میں بازار زر کے مختصر مدتی سودے مارکیٹ کی ترجیح بن گئے، اس بنا پر اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے مختصر مدتی سودوں پر اکتفا کیا، جس نے بازار زر کے سودوں کے ادخالات کی اوسط عرصیت کو مختصر کر دیا۔ مارکیٹ کی طلب کو پورا کرنے کے لیے ان ادخالات کا تواتر اور حجم بڑھنے کی وجہ سے بازار زر کے سودوں کے بقایا اسٹاک میں اضافہ ہوا، جو اختتام جون مالی سال 25ء میں 11436 ارب روپے تک پہنچ گئے، جبکہ اختتام جون مالی سال 24ء میں یہ حجم 9425 ارب روپے تھا (شکل 2.12)۔

بنیادی طور پر اسلامی بینکاری اداروں کی سیالیت کی ضروریات بھی بازار زر کے مختصر مدتی سودوں کے ذریعے پوری کی گئیں، جس میں 7 روزہ مدت کا سب سے زیادہ استعمال کیا گیا تھا۔ اگرچہ مالی سال 25ء کے دوران "او ایم او" ادخالات کا حجم بڑھ گیا، تاہم بازار زر کے اسلامی سودوں کے بقایا اسٹاک میں صرف معمولی اضافہ ہوا۔ ان کارروائیوں نے اسٹیٹ بینک کے اس مقصد کے حصول میں مدد دی، جس کے تحت مارکیٹ کے اسلامی مالیات کے حصے میں بہ وزن اوسط شبینہ ریٹ کو پالیسی ریٹ کے ساتھ ہم آہنگ کر کے زرعی پالیسی کی ترسیل بڑھائی جانی تھی۔

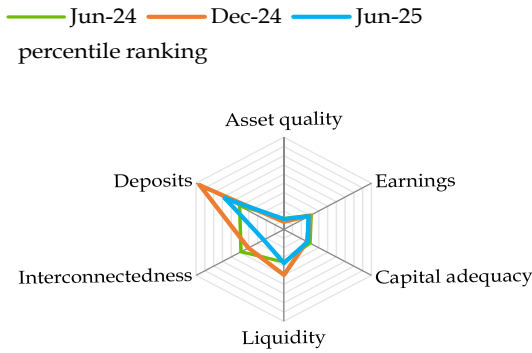
مجموعی طور پر، مالی سال 25ء میں پالیسی ریٹ میں کمی خردہ مارکیٹ کی شرح ہائے سود میں مؤثر طریقے سے منتقل ہوئی (شکل 2.13)۔ مالی حالات میں آسانی کے نتیجے میں نجی شعبے کے قرضے میں خاطر خواہ توسیع نے معاشی سرگرمیوں کو تقویت دی۔

<sup>17</sup> بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 5 برائے 2024ء، اسٹیٹ بینک

## 3 مالی استحکام

کھاتے کا جھکاؤ ان قرض گيروں کی جانب رہا جن کی ساکھ بہتر تھی۔ اختتام جون 2025ء تک، قرضوں کے مجموعی جزدان میں بڑی کارپوریٹ فرموں کو دیے گئے قرضوں کا حصہ 69 فیصد رہا۔ قرض لینے والی زیادہ تر فرمز قرضوں کے حوالے سے بہتر ماضی، مضبوط مالی اصابت اور معاشی دھچکوں کیخلاف چلک کی حامل ہیں، لہذا اس کا نتیجہ بینکاری شعبے کے لیے پست خطرہ قرض کی صورت میں نکلتا ہے۔ بینکاری شعبے اور ترقیاتی مالی اداروں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو نسبتاً معمولی باقی ماندہ خطرہ قرض ہے اور دباؤ کی جانچ کی حالیہ مشق (حسابیت کے تجزیے) سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بینکنگ کا شعبہ خطرہ قرض کے مختلف عوامل کے لیے شدید مفروضاتی دھچکوں کیخلاف مناسب چلک رکھتا ہے۔

### شکل 3.1: بینکاری شعبے کے استحکام کا نقشہ



Note: Movement to centre implies stability  
Source: SBP

مالی سال 25ء کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں کے بھی اثاثوں کے معیار کے اظہار یہ بہتر ہوئے۔ خاص طور پر، قرضوں کے نقصان پر الاؤنسز اور تمویں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ان اداروں کے پاس ادائیگی قرض کی صلاحیت پر اثر انداز ہونے والے ناقص قرضوں کو جذب کرنے کے لیے مستحکم مالی اعانت دستیاب ہے۔ اگرچہ مائیکرو فنانس بینک مالی شمولیت کے فروغ اور پست آمدنی والے طبقوں کو خدمات کے فراہمی کے لیے نہایت اہم ہیں (شکل 3.2)، تاہم یہ مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں معمولی حصہ رکھتے ہیں اور

پاکستان کی میکرو اکنامک صورت حال میں مسلسل دوسرے سال بہتری کا سلسلہ مالی سال 25ء میں بھی جاری رہا، اس کے ساتھ مہنگائی میں تیزی سے کمی، نمو میں اضافہ، مالیاتی یکجائی میں تسلسل اور بیرونی کھاتے میں نمایاں سرپلس نے زر مبادلہ کے ذخائر بڑھانے اور شرح مبادلہ کو مستحکم کرنے میں معاونت کی۔ اس تناظر میں، پاکستان کے مالی شعبے نے اپنی مضبوطی برقرار رکھی اور فرموں، گھرانوں، اور حکومت کو بلا تعطل قرضے اور مالی خدمات فراہم کرتا رہا۔

بینکاری شعبے کے اہم مالی اصابت کے اظہار یہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مالی سال 25ء کے دوران مالی استحکام کے کلیدی پہلوؤں میں خطرات کم ہوئے ہیں (شکل 3.1)۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کیونکہ بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت مالی نظام کے مجموعی استحکام کے لیے نہایت اہم ہے۔ بینکوں کے استحکام کی اہمیت مجموعی مالی اثاثوں میں ان کے بڑے حصے کی وجہ سے ہے اور اس اہم کردار کی وجہ سے بھی جو وہ بچت مجتمع کر کے، قرض گاری اور معیشت میں ادائیگی کی خدمات کی فراہمی کی صورت میں ادا کرتے ہیں۔ ڈپازٹس کی سمت (ڈپازٹس مجتمع کرنے اور اساس سرمایہ کی فنڈنگ میں اس کی معاونت) نے مالی سال 25ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران دباؤ میں اضافے کا مشاہدہ کیا تاہم یہ مالی سال 25ء کے اختتام تک معتدل ہو گیا (تفصیلات کے لیے باب 1 ملاحظہ کیجیے)۔

### اثاثوں کا معیار اور خطرہ قرض

مالی سال 25ء کے دوران اثاثوں کے معیار کے اظہار یہ بہتر ہوئے۔ بینکاری شعبے اور ترقیاتی مالی اداروں کی حد تک غیر فعال قرضوں اور مجموعی قرضوں کا تناسب گذشتہ برس کی سطح سے کم ہو گیا۔ قرضوں کے نقصان پر الاؤنسز اور تمویں غیر فعال قرضوں کے اسٹاک سے بڑھ گئے جو خالص بنیادوں پر ادائیگی قرض کی صلاحیت کو درپیش خطرات کی تلافی کو ظاہر کرتا ہے۔ (جدول 3.1) آئی ایف آر ایس-9 کے نفاذ نے بینکاری شعبے کے انتظام خطر کے طریقوں اور نقصان برداشت کرنے کی صلاحیت کو مزید مضبوط بنانے میں مدد دی ہے۔ سرمایہ کاری کے مقابلے میں آمدنی والے اثاثوں میں قرضوں کا حصہ کم رہا، قرض کے

جدول 3.1: بینکوں، ترقیاتی مالی اداروں اور ماکرو فنڈس بینکوں کے مالی اسباب کے اظہار (فیصد)			
تفصیل	جون 23ء	جون 24ء	جون 25ء
<b>اثاثوں کے معیار کے اظہار</b>			
<b>غیر فعال قرضوں کا مجموعی قرضے</b>			
بینک	7.4	7.6	7.4
ترقیاتی مالی ادارے	7.3	7.4	7.2
ماکرو فنڈس بینک	8.3	10.5	7.8
<b>قرضوں کے خسارے کا الاؤنس / غیر فعال قرضوں کی مجموعی*</b>			
بینک	106.2	105.3	94.4
ترقیاتی مالی ادارے	104.8	107.9	107.3
ماکرو فنڈس بینک	131.9	96.4	89.5
<b>خاص غیر فعال قرضے تا سرمایہ</b>			
بینک	-1.7	-1.9	2.4
ترقیاتی مالی ادارے	-0.4	-0.8	-0.7
ماکرو فنڈس بینک	221.5^	7.2	9.1
<b>ادائیگی قرض کے اظہار</b>			
<b>اہل سرمایہ تاہم وزن خطرہ اٹائے (RWA)~</b>			
بینک	21.4	20.0	17.8
ترقیاتی مالی ادارے	58.1	48.9	36
ماکرو فنڈس بینک	-1.6	5.7	9.3
<b>سطح اول سرمایہ تاہم وزن خطرہ اٹائے (RWA)</b>			
بینک	17.6	16.2	14.8
ترقیاتی مالی ادارے	54.2	47.2	35.2
ماکرو فنڈس بینک	-4.3	3.0	6.3
<b>آمدنی کے اظہار</b>			
<b>اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)***</b>			
بینک	1.3	1.4	1.3
ترقیاتی مالی ادارے	2.1	0.5	1.3
ماکرو فنڈس بینک	-0.7	-2.4	-2.0
<b>ایکویٹی پر منافع (بعد از ٹیکس)***</b>			
بینک	22.0	24.3	23.5
ترقیاتی مالی ادارے	22.3	8.8	14.4
ماکرو فنڈس بینک	-21.4	-51.6	-30.3
<b>سیالیت کے اظہار</b>			
<b>سیال ۱۱۱ / مجموعی ۱۱۱</b>			
بینک	67.4	66.8	59.9
ترقیاتی مالی ادارے	76.2	85.5	89.2
ماکرو فنڈس بینک	34.1	29.0	28.5
<b>سیال ۱۱۱ / مجموعی ڈپازٹس</b>			
بینک	107.3	106.1	91.2
ترقیاتی مالی ادارے	1,929	3,618	8,098
ماکرو فنڈس بینک	42.8	35.5	39.6
<b>سیال ۱۱۱ / قلیل مدتی واجبات</b>			
بینک	109.4	111.5	107.9
ترقیاتی مالی ادارے	96.3	94.8	97.2
ماکرو فنڈس بینک	56.9	40.1	38.8

\* جون 2025ء کے آخر تک مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں حصہ: بینک = 79.7 فیصد، ترقیاتی مالی ادارے = 2.0 فیصد اور ماکرو فنڈس بینک = 1.2 فیصد۔ شرح کفایت سرمایہ = برائے بینک / ترقیاتی مالی ادارے = 11.5 فیصد؛ برائے ماکرو فنڈس بینک = 15 فیصد  
# غیر فعال قرضوں کی مد میں قرضوں کے خسارے کے الاؤنس میں آئی ایف آر ایس کے تحت خصوصی اور عمومی دونوں طرز کی مجموعی شامل ہیں۔\*\*\* اثاثوں اور ایکویٹی پر منافع مالی سال کی بنیاد پر شمار کیے جاتے ہیں۔ جون 2025ء کے آخر تک ماکرو فنڈس بینکوں کا ریگولیٹری کپٹل اور خاص غیر فعال قرضے جتنی ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

یہی وجہ ہے کہ مجموعی مالی استحکام کو ان سے خطرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس کے باوجود، ماکرو فنڈس بینکوں کو گذشتہ چند برسوں کے دوران کووڈ 19 اور سیلاب جیسے بیرونی دھچکوں کے سبب مشکل حالات کا سامنا رہا ہے جس نے چھوٹے قرض گیروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا اور اس شعبے کے لیے اثاثوں کے معیار اور کفایت سرمایہ جیسے مسائل پیدا کیے۔

مالی سال 25ء میں قرض کے نقصان پر الاؤنس اور تمویں مستحکم ہونے کے باوجود، بعض ماکرو فنڈس بینکوں کے سرمائے کی حالت بگڑی جس نے ماکرو فنڈس بینکوں کی مجموعی شرح کفایت سرمایہ پر منفی اثر ڈالا۔ اس تناظر میں، اسٹیٹ بینک نے ماکرو فنڈس بینکوں کی اضافی نگرانی اور رابطوں کا سلسلہ جاری رکھا تاکہ ان کی بحالی کی کوششوں اور شعبے کی مضبوطی برقرار رکھنے میں معاونت فراہم کی جائے کیوں کہ ماکرو فنڈس بینک مالی شمولیت کے حوالے سے انتہائی اہم ہیں۔

### مارکیٹ کے خطرات

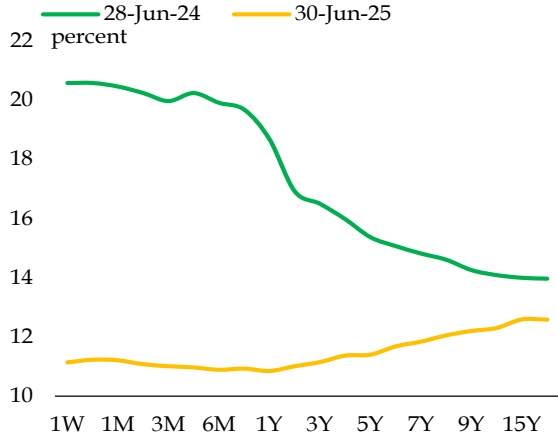
مارکیٹ کے خطرات اسٹیٹ بینک کے ریگولیٹڈ مالی اداروں کے سرمائے کی شرائط کے نسبتاً چھوٹے حصے پر منحصر ہوتے ہیں۔ تاہم حالیہ برسوں میں اس کی اہمیت کافی بڑھ گئی ہے کیوں کہ ان مالی اداروں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی کا جھکاؤ نمایاں طور پر معینہ آمدنی والے حکومتی تسکات کی جانب ہو گیا ہے۔ ان تسکات سے حاصل شدہ منافع آمدنی کا بڑا جزو ہوتا ہے خاص طور پر بینکاری شعبے کا۔ مزید برآں، شرح سود میں بھی نمایاں تبدیلی دیکھنے میں آئی جو ایکویٹی (سرمائے) کی بازاری قیمت کے ساتھ ساتھ مالی اداروں کے آمدنی کے ذرائع کو بھی درپیش خطرات کی نشاندہی کرتی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے ماتحت مالی اداروں میں سے بینکاری شعبے کے لیے مارکیٹ کے خطرات نسبتاً زیادہ اہمیت کے حامل ہیں کیوں کہ اس شعبے کے 80 فیصد سے زائد اثاثے شرح سود سے متاثر ہوتے ہیں۔

اختتام جون 2025ء پر بینکاری شعبے نے حکومتی تسکات کا تقریباً 90 فیصد حصہ مناسب لاگت بذریعہ دیگر جامع آمدنی (Fair Value Through Other Comprehensive Income FVOCI) کے تحت اور 6.7 فیصد لاگت رہن (Amortized Cost) کے تحت اپنے پاس رکھے۔ حکومتی تسکات کا بقیہ حصہ مناسب لاگت بذریعہ نفع اور نقصان (FVTPL) میں تھا۔ FVOCI اور

بینک دولت پاکستان

تبدیلیوں کے حوالے سے بینکوں کی حساسیت کم ہوئی (شکل 3.4 اور شکل 3.5)۔ حساسیت میں اس کمی کی عکاسی دباؤ کی جانچ کے نتائج میں بھی ہوئی، جو ظاہر کرتی ہے کہ بینک شرح سود میں ناموافق تبدیلیوں کے خلاف کافی چلک رکھتے ہیں۔

شکل 3.3 خطیافت

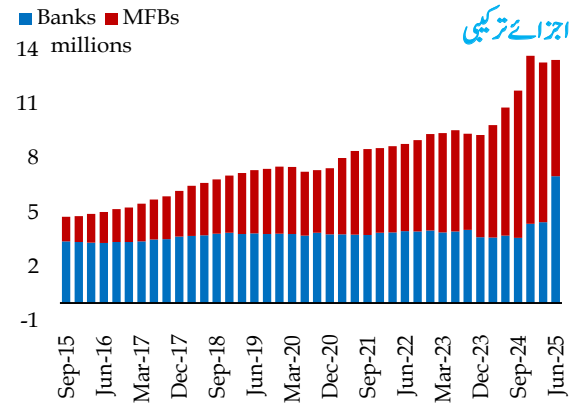


Source: MUFAP

اسٹیٹ بینک کے ماتحت اداروں کا اکتشاف مارکیٹ کے دیگر دو خطرے والے عوامل، یعنی شرح مبادلہ اور ایکویٹی کی قیمت میں نقل پذیری، میں نسبتاً کم ہے۔ مالی سال 25ء کے دوران جب شرح مبادلہ 1.9 فیصد کم ہوا تو بینک کسی متوازی خطرے سے بڑی حد تک محفوظ رہے کیونکہ زر مبادلہ میں ان کا اکتشاف محدود تھا۔ اسی طرح، بینکوں کی حصص اور ایکویٹی اسٹاکس میں سرمایہ کاری بھی کم تھی، جس نے ایکویٹی کی قیمتوں میں تغیر پذیری کے اثرات محدود کرنے میں مدد کی۔<sup>3</sup> اس کے باوجود ایکویٹی مارکیٹ نے اپنی نمو کی رفتار برقرار رکھی اور مالی سال 25ء میں 60.1 فیصد بڑھی اور حصص پر نمایاں منافع دیا۔ بینکاری شعبے کی زر مبادلہ اور ایکویٹی کی قیمت کی نقل پذیری کے حوالے سے محدود حساسیت جزوی طور پر اسٹیٹ بینک کے محتاطیہ ضوابطی حکمت عملی کی بدولت ہے، جو بینکوں کو تجویز

FVTPL جزدان میں موجود تسکات کی قدر کا تعین شرح سود میں رد و بدل کی وجہ سے مستقل طور پر مارکیٹ پر منحصر ہوتا ہے تاکہ ان کی مناسب قدر کی عکاسی ہو اور ضرورت پڑنے پر انہیں سیالیت کا انتظام کرنے کے لیے فروخت کیا جاسکے۔ پالیسی ریٹ میں رد و بدل کے بعد مالی سال 25ء کے دوران خطیافت نیچے کی طرف آئی، یہ تیزی سے کم ہوتی ہوئی مہنگائی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پالیسی ریٹ کے حوالے سے مارکیٹ کی توقعات کے عین مطابق تھا (شکل 3.3)۔ خطیافت میں کمی کے رجحان کا نتیجہ FVTPL تسکات کی فروخت سے منافع کی صورت میں نکلا۔<sup>1</sup> مزید برآں، FVOCI تسکات پر جمع شدہ قدر پیمائی خسارے کی مقدار مالی سال 25ء میں سرپلس ہو گئی جو مالی سال 24ء کے آخر میں خسارے میں تھی۔<sup>2</sup>

شکل 3.2: بینکوں اور مائکرو فنانس بینکوں کے قرض گہروں کے اجزائے ترکیبی



Source: State Bank of Pakistan

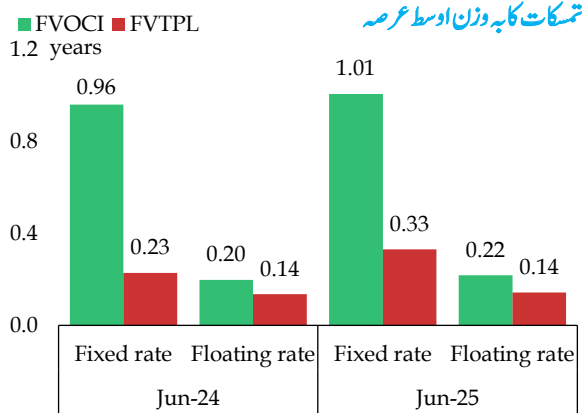
متغیر شرح تسکات کے اجراء سے متعلق حکومتی حکمت عملی کے مطابق بینکاری شعبے نے اپنے حکومتی تسکات کے جزدان میں رواں شرح تسکات کا حصہ بڑھانے کی حکمت عملی بنائی۔ معینہ شرح تسکات کے مقابلے میں رواں شرح تسکات کا بہ وزن اوسط دورانیہ کم ہوتا ہے، لہذا مجموعی حکومتی تسکات میں رواں شرح تسکات کا حصہ بڑھانا بینکوں کے لیے خوش آئند رہا کیوں کہ اس سے شرح سود میں

<sup>1</sup> بینکاری شعبے کے حکومتی تسکات کی فروخت سے حاصل ہونے والا منافع مالی سال 25ء کے دوران 117 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو مالی سال 24ء میں 30 ارب روپے تھا، جبکہ مالی سال 23ء میں 1.0 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا۔  
<sup>2</sup> FVOCI حکومتی تسکات پر باز قدر پیمائی کا خسارہ، جو جون 2024ء کے آخر میں 41 ارب روپے (حکومتی تسکات کی کل مالیت کا منفی 0.1 فیصد) تھا، جون 2025ء کے آخر میں 492 ارب روپے کے سرپلس (حکومتی تسکات کی کل مالیت کا 1.4 فیصد) میں بدل گیا۔

<sup>3</sup> مثال کے طور پر، بینکاری شعبے میں ایکویٹیز میں سرمایہ کاری اور سرمائے کا تناسب جون 2025ء کے آخر میں 2.8 فیصد تھا (جون 2024ء کے آخر میں 5.6 فیصد اور جون 2023ء میں 6.8 فیصد)۔

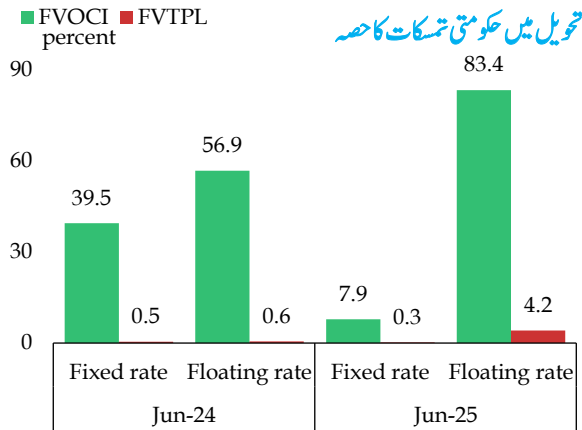
کی جانچ کے نتائج یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ادارے خطیافت (شرح سود) میں تیزی سے اضافے اور ایکویٹی کی قیمتوں میں 35 فیصد تک کی شدید گراوٹ دونوں صورت حال کے خلاف لچک رکھتے ہیں۔

### شکل 3.5: FVOCI اور FVTPL کے تحت بینکوں کی تحویل میں حکومتی



Source: SBP

### شکل 3.6: FVOCI اور FVTPL کے تحت ترقیاتی مالی اداروں کی

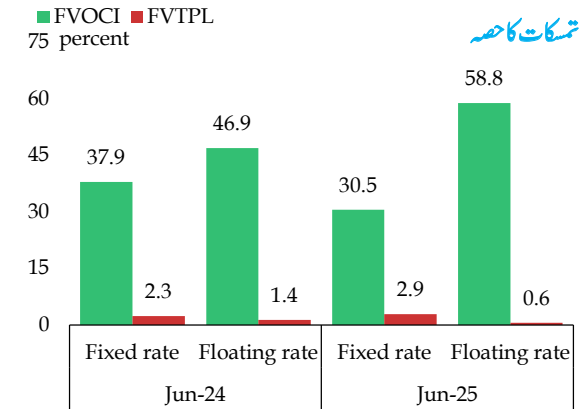


Source: SBP

دوسری جانب، مائیکرو فنانس بینکوں کا مارکیٹ کے خطرات سے اکتشاف کم ہے، کیونکہ ان کا کاروباری ماڈل بنیادی طور پر قرض دینے کی کارروائیوں پر مرکوز

کرتی ہے کہ وہ ان مارکیٹوں میں اپنا اکتشاف محدود رکھیں۔<sup>4</sup> اسی طرح، اکتشاف جون 2025ء تک مارکیٹ کے خطرات کے لیے کیپٹل چارج سرمائے کے کم از کم ضوابطی تقاضوں کا محض 7.5 فیصد بنتا ہے۔ زر مبادلہ اور ایکویٹی کی قیمتوں کے دھچکوں کے خلاف بینکوں کی مضبوطی تناؤ کی جانچ کی حالیہ مشق کے نتائج میں بھی ظاہر ہوئی، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عمومی طور پر بینکاری شعبہ مارکیٹ کے مختلف خطرات سے متعلق شدید مفروضاتی دھچکوں کے خلاف مضبوط رہا۔

### شکل 3.4: FVOCI اور FVTPL کے تحت بینکوں کی تحویل میں حکومتی



Source: SBP

ترقیاتی مالی اداروں کی بات کی جائے تو اکتشاف جون 2025ء تک ان کا ایکویٹی مارکیٹ میں اکتشاف اور بھی معمولی یعنی اساس سرمایہ کا 0.6 فیصد تھا جس نے انہیں اسٹاک کی قیمتوں میں شدید اتار چڑھاؤ کے اثرات سے بچایا۔ تاہم، ترقیاتی مالی اداروں کے مجموعی بیلنس شیٹس زیادہ جھکاؤ سرمایہ کاری کی جانب دکھاتے ہیں جو اکتشاف جون 2025ء میں اساس سرمایہ کا 80 فیصد بنتا ہے، جبکہ یہ اکتشاف جون 2024ء میں 86.8 فیصد تھا۔ اس سرمایہ کاری میں حکومتی تمسکات کا غالب حصہ یعنی تقریباً 95 فیصد ہے۔ بینکاری شعبے کی طرح ترقیاتی مالی اداروں نے بھی اپنے سرمایہ کاری جزدان میں رواں شرح حکومتی تمسکات کا حصہ بڑھایا (شکل 3.6)۔ رواں شرح حکومتی تمسکات کا بہت زیادہ حصہ ہونے اور ان تمسکات کا بہ وزن اوسط دورانیہ کم ہونے کی وجہ سے ترقیاتی مالی اداروں کی شرح سود میں ردوبدل سے حساسیت محدود ہے (شکل 3.6 اور 3.7)۔ ترقیاتی مالی اداروں کے لیے دباؤ

<sup>4</sup> بینکوں اور ترقیاتی مالیاتی اداروں، جو عام عوام / افراد سے حاصل شدہ ڈپازٹس / COIs کے ذریعے فنڈز اکٹھا کر رہے ہیں، کے لیے ایکویٹی میں سرمایہ کاری کی مجموعی حد، ان کے متعلقہ ایکویٹی کے 30 فیصد کے برابر ہوگی۔ تفصیلات کے

لیے ملاحظہ کریں: [www.sbp.org.pk/publications/prudential/PRs-IPF-June-24.pdf](http://www.sbp.org.pk/publications/prudential/PRs-IPF-June-24.pdf)

## بینک دولت پاکستان

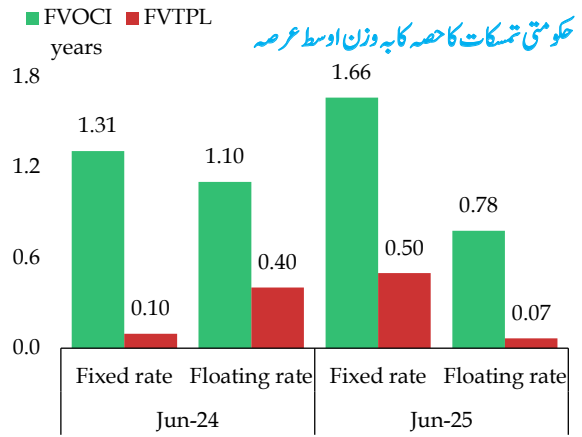
دوسری جانب آمدنی والے اثاثوں کے حجم میں اضافہ اور فنڈز کی لاگت میں نسبتاً تیز کمی نے خالص سودی آمدنی کو سہارا دیا۔ اس کے علاوہ، غیر منافع بخش ڈپازٹس کا حصہ بڑھانے کی بینکوں کی حکمت عملی اور بچت ڈپازٹس پر کم از کم شرح سے متعلق ضوابطی شرائط میں تبدیلی نے بینکوں کو سود کے اخراجات قابو کرنے میں مدد فراہم کی۔<sup>5</sup> غیر سودی آمدنی نے بھی بینکوں کی کمائی کو سہارا دیا، ان میں فیس اور کمیشن کی آمدنی میں اضافہ اور حکومتی تمسکات اور ایکویٹی مارکیٹ میں تیزی کے سبب حصص کے کاروبار میں منافع نمایاں تھے۔<sup>6</sup>

دوسری جانب، مالی سال 25ء میں بینکاری شعبے کے عملی اخراجات میں اضافہ معتدل ہو کر 11.4 فیصد پر آگیا، حالانکہ گذشتہ دو برسوں میں یہ بلند سطح پر رہا تھا، جو معیشت میں مجموعی مہنگائی کے دباؤ میں تیزی سے ہونے والی کمی سے مطابقت رکھتا ہے۔<sup>7</sup> یہ بہتری اس تناظر میں بھی حوصلہ افزا ہے کہ بینک شناختی کابینہ ورک مالی سال 25ء کے دوران وسیع ہوا اور اس میں گذشتہ تین برسوں میں سب سے زیادہ شرح نمود کیچی گئی۔

بینکاری شعبے کی آمدنی میں قابل ذکر بہتری کو ٹیکس چارجز نے بڑی حد تک زائل کر دیا جس میں تیزی سے اضافہ ہوا اور مالی سال 25ء میں بینکوں سے قبل از ٹیکس منافع کا 54.1 فیصد وصول کر لیا، مالی سال 24ء میں یہ تناسب 51.6 فیصد تھا۔ یہ مالی سال 25ء میں بینکنگ کمپنیوں کے لیے ٹیکس کی شرح 39 فیصد سے بڑھ کر 44 فیصد تک ہونے کے اثرات کو بھی ظاہر کرتا ہے۔<sup>8</sup> مالی سال 25ء میں مسلسل دوسرے سال ٹیکس چارجز بینکاری شعبے کی آمدنی کے نصف سے زیادہ رہے۔ زیادہ ٹیکس شرحوں کے مضمرات استحکام اور اس شعبے کی کارکردگی دونوں کے لیے ہیں، کیونکہ یہ غیر متوقع معاشی دھچکوں کے خلاف بفر زبنانے کی صلاحیت اور

ہے۔ اس کے باوجود، جون 2025ء کے آخر تک مائیکرو فنانش بینکوں کی سرمایہ کاری بڑھ کر اساس سرمایہ کے 24.3 فیصد تک پہنچ گئی جو کہ جون 2024ء تک 21.0 فیصد تھی، جبکہ اسٹیٹ بینک نے اس شعبے کے لیے لازمی شرح سیالیت کی حد بڑھادی، بیننس شیٹ کے مطابق مائیکرو فنانش بینکوں کا چھکاؤ قرضوں کی فراہمی کی جانب برقرار رہا جو کہ جون 2025ء کے آخر میں اساس سرمایہ کا 46.5 فیصد بنتا ہے۔

### شکل 3.7: FVOCI اور FVTPL کے تحت بینکوں کی تحویل میں



Source: SBP

## آمدنی

بینکاری شعبے کی آمدنی کافی حد تک مستحکم رہی، کیونکہ اہم اظہاروں میں معمولی سا اعتدال دیکھنے میں آیا۔ مالی سال 25ء میں بینکاری شعبے کا بعد از ٹیکس منافع 11.8 فیصد بڑھ کر 72.1 ارب روپے ہو گیا، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ اضافہ 30.4 فیصد تھا۔ ایک طرف جہاں شرح سود میں تیزی سے کمی (مالی سال 25ء میں پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 950 بی پی ایس کی کمی) نے سودی آمدنی کو متاثر کیا، وہیں

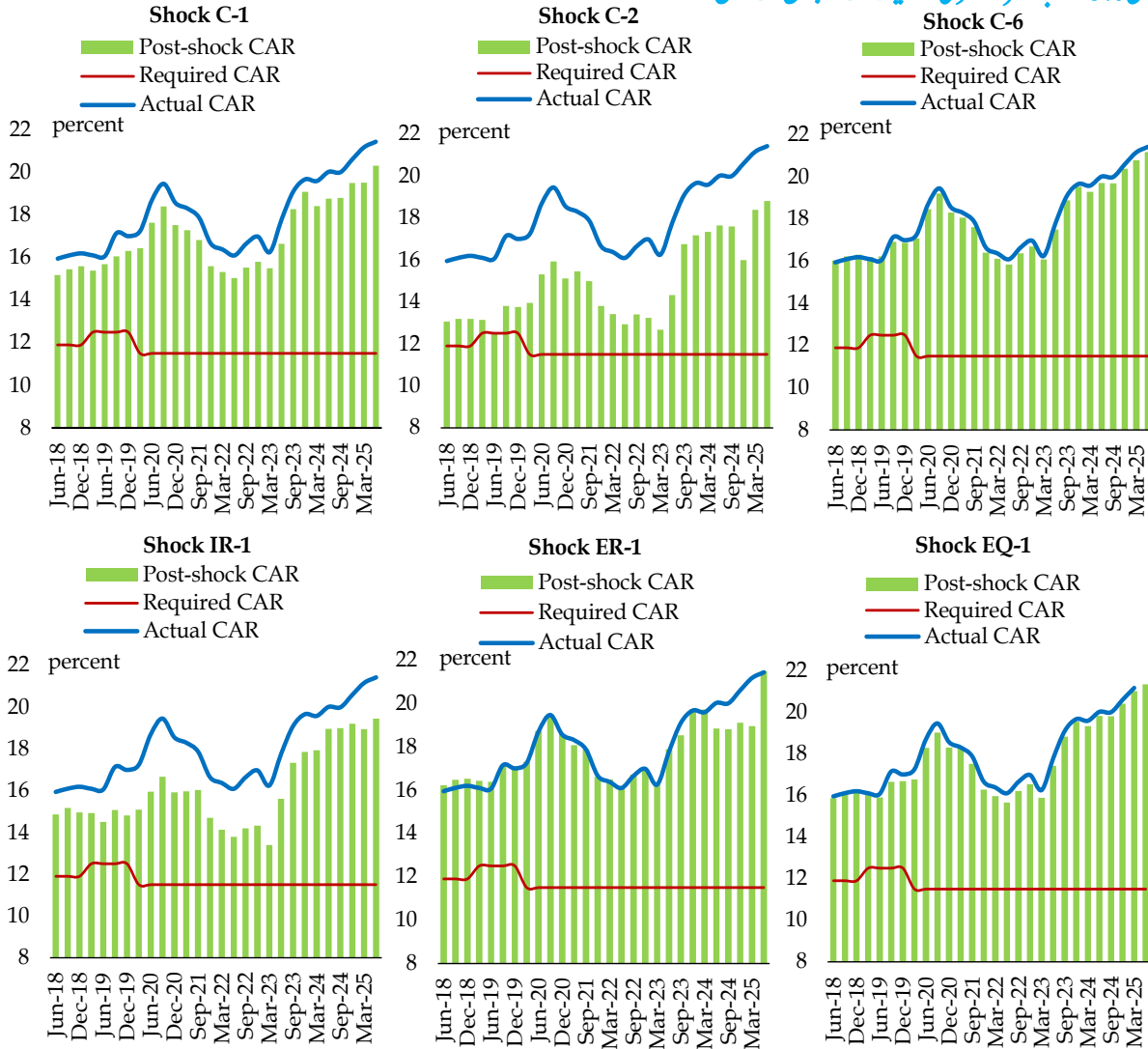
<sup>5</sup> اسٹیٹ بینک نے سرکاری شعبے کے غیر مالی کاروباری اداروں، مالی اداروں اور پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے ڈپازٹس کے لیے کم از کم ڈپازٹ ریٹ (MDR) کی شرط ختم کر دی ہے۔ اس سے قبل، بینکوں کو تمام پاکستانی روپے کے بچت ڈپازٹس پر MDR ادا کرنا ضروری تھا، جو اسٹیٹ بینک کے موجودہ ریپورٹ سے 50 بیس پوائنٹس کم کے مساوی تھا۔ یکم جنوری 2025ء سے، یہ تین (3) اقسام کے ڈپازٹس MDR کی لازمی شرط سے مستثنیٰ ہیں۔ مزید برآں، اسلامی بینکاری اداروں (IBIs) پر لازم ہے کہ وہ پاکستانی روپے کے بچت ڈپازٹس پر (مالی اداروں، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے ڈپازٹس کے علاوہ) تمام پوز کے ہر وزن اوسط مجموعی منافع کم از کم 75 فیصد ادا کریں، جس کا اطلاق یکم جنوری 2025ء سے ہو چکا ہے۔ تفصیلات کے لیے، بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2024ء اور آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء مورخہ 26 نومبر 2024ء ملاحظہ کریں۔

<sup>6</sup> فیس، کمیشن اور بروکرینج کی آمدنی مالی سال 25ء میں 283 ارب روپے تک بڑھ گئی، جو مالی سال 24ء میں 240 ارب روپے تھی۔ بینکاری شعبے کا حکومتی تمسکات کی فروخت سے حاصل ہونے والا منافع مالی سال 25ء میں 117 ارب روپے رہا، جو مالی سال 24ء میں 30.2 ارب روپے تھا۔ تمسکات کی فروخت سے کل منافع مالی سال 25ء میں 138 ارب روپے رہا، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ کل 43 ارب روپے تھا۔

<sup>7</sup> مالی سال 24ء میں عملی اخراجات میں 31.5 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ مالی سال 23ء میں یہ اضافہ 30.2 فیصد رہا۔

<sup>8</sup> بینکوں پر ٹیکس کی شرح 28 دسمبر 2024ء کو جاری ہونے والے اگم ٹیکس (ترمیمی) آرڈیننس 2024ء کے ذریعے بڑھائی گئی تھی۔

شکل 3.8: منتخب مفرد عنصر کی حساسیت کے نتائج کے نتائج



Shock C-1: 10 percent of performing loans become non-performing, 50 percent of substandard loans downgrade to doubtful, 50 percent of doubtful to loss.

Shock C-2: Default of top 3 private sector borrowers/Groups (fund based) exposures.

Shock C-6: Increase in NPLs to Loan Ratio equivalent to the historical maximum quarterly increase in the ratio of individual banks.

Shock IR-1: Parallel upward shift in the yield curve - increase in interest rates by 300 basis points on all the maturities.

Shock ER-1: Depreciation of Pak Rupee by 30 percent.

Shock EQ-1: Fall in general equity prices equivalent to maximum decline in KSE-100 index.

\*These selected shocks are part of a set of single factor sensitivity analysis that SBP conducts and publishes regularly

Source: SBP

فیصد تھا جبکہ بعد از ٹیکس ایکویٹی پر منافع بہتر ہو کر 22.3 فیصد ہو گیا جو مالی سال 24ء میں 8.8 فیصد تھا۔<sup>12</sup>

مانکرو فنانس بینکوں کے معاملے میں، مالی سال 25ء مسلسل چھٹا سال تھا جب اس شعبے نے مجموعی طور پر نقصانات کا سامنا کیا۔ مانکرو فنانس بینکوں کے صارفین بنیادی طور پر چھوٹے قرض گیروں اور کم آمدنی والے گھرانوں پر مشتمل ہیں، جن کی معاشی دھچکوں کو برداشت کرنے کی طاقت بہت کم ہے۔ پچھلے چند برسوں میں بار بار آنے والے مختلف دھچکوں نے مانکرو فنانس بینکوں کے غیر فعال قرضوں میں مسلسل اضافہ کیا۔ مزید برآں، مانکرو فنانس بینکوں کا کاروباری ماڈل، یعنی جغرافیائی طور پر پھیلے ہوئے چھوٹے قرضوں کی فراہمی از خود زیادہ عملی لاگت کا متقاضی ہے۔ اس تناظر میں، ناہندگان کی تعداد میں اضافہ، قرضوں کے نقصانات کی تمویں اور محدود آمدنی کے مقابلے میں بلند عملی لاگت اس شعبے کے خسارے پر منتج ہوئی۔

مجموعی طور پر مانکرو فنانس بینکوں نے خالص سودی آمدنی میں زیادہ نمو حاصل کی، کیونکہ گرتی ہوئی شرح سود نے مالی سال 25ء میں قرضوں کی فراہمی بڑھانے میں مدد فراہم کی۔ مانکرو فنانس بینکوں کا بعد از ٹیکس خسارہ مالی سال 25ء میں نمایاں طور پر کم ہو کر 5.9 ارب پر آگیا جو مالی سال 24ء میں 18.0 ارب روپے تھا۔ مزید برآں، مالی سال 25ء میں لاگت اور آمدنی کا تناسب بہتر ہو کر 84.7 فیصد ہو گیا جو مالی سال 24ء کے اختتام پر 101.6 فیصد تھا۔<sup>13</sup> تاہم، مالی سال 25ء میں نمایاں طور پر بلند تمویںی اخراجات نے نفع آوری کو منفی کر دیا اور اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع جیسے اظہاریوں نے گذشتہ برسوں کے مقابلے میں بہتری ظاہر کی (جدول 3.1)۔

ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرنے اور کارکردگی میں بہتری کی صلاحیتوں کو کم کرتا ہے۔<sup>9</sup> نفع آوری کے اظہاریے، جیسا کہ بعد از ٹیکس ایکویٹی پر منافع مالی سال 25ء میں معمولی سامعتدل ہو کر 22.0 فیصد ہو گیا جو مالی سال 24ء میں 24.3 فیصد تھا، جبکہ بعد از ٹیکس اثاثوں پر منافع مالی سال 25ء میں معمولی کمی کے بعد 1.3 فیصد پر آگیا جو مالی سال 24ء میں 1.4 فیصد تھا۔<sup>10</sup>

ترقیاتی مالی اداروں کے منافع میں بھی نمایاں بہتری آئی۔ مالی سال 25ء میں ترقیاتی مالی اداروں کا بعد از ٹیکس منافع 42 ارب روپے تک پہنچ گیا جو مالی سال 24ء میں 13 ارب روپے تھا۔ اس شعبے کی زیادہ توجہ حکومتی تسکات میں سرمایہ کاری پر رہی ہے، جون 2025ء کے آخر میں اس کا حجم اساس سرمایہ کا 75.4 فیصد رہا۔ چونکہ یہ جزدان قلیل مدتی قرضوں کے ذریعے حاصل کی گئی رقوم پر مشتمل تھا لہذا مالی سال 25ء کے دوران کم ہوتی ہوئی شرح سود نے ان اداروں کے سودی اخراجات نمایاں طور پر کم کیے اور خالص سودی مار جن کو بہتر کیا جو مالی سال 24ء کے دوران دباؤ میں رہا تھا۔<sup>11</sup>

مزید برآں، ترقیاتی مالی اداروں نے قرض گیری پر اپنا انحصار کم کیا، مجموعی اثاثوں میں قرضوں کا تناسب جون 2025ء کے آخر تک کم ہو کر 78.3 فیصد پر آگیا جو جون 2024ء کے آخر میں 90.5 فیصد تھا۔ غیر سودی آمدنی، خاص طور پر، منافع منقسمہ (Dividends) کی صورت میں نمایاں منافع نے بھی آمدنی کو سہارا دیا۔ منافع منقسمہ میں اضافے کا بنیادی محرک ایک ترقیاتی مالی ادارے کا ایک معروف اسلامی بینک میں حصہ تھا، جس نے مالی سال 25ء کے لیے ترقیاتی مالی اداروں کی منافع منقسمہ سے ہونے والی مجموعی آمدنی کا 80.8 فیصد فراہم کیا۔ اسی طرح، نفع آوری کے بیس لائن اظہاریے بھی بہتر ہوئے؛ مالی سال 25ء میں بعد از ٹیکس اثاثوں پر منافع 2.1 فیصد تک بڑھ گیا جو مالی سال 24ء میں 0.5

<sup>9</sup> بفرز بینکاری شعبے کے مالی استحکام اور مالی شعبے کے مجموعی استحکام کے لیے اہم ہیں۔

<sup>10</sup> اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کا حساب مالی سال (جولائی تا جون) کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ عموماً، یہ تناسب کیلنڈر سال کی بنیاد پر شمار کیے جاتے ہیں اور ممکن ہے کہ یہ سہ ماہی کیلنڈر یا بینکاری نظام کے اعداد و شمار میں شائع شدہ تناسب سے مختلف ہوں جو اس لنک پر دستیاب ہیں: [www.sbp.org.pk/ecodata/fsi.asp](http://www.sbp.org.pk/ecodata/fsi.asp)

<sup>11</sup> یاد دہانی کے طور پر، چند ترقیاتی مالی اداروں، جن کا کارکیٹ میں حصہ تقریباً 60 فیصد ہے، نے مالی سال 24ء کی گذشتہ دو سہ ماہیوں میں کم ہوتی ہوئی شرح سود کے دوران فنڈنگ پر زیادہ سودی ادائیگیاں کیں، جو سود کی آمدنی سے زیادہ تھیں، جس کے نتیجے میں سیکٹر کی خالص سودی آمدنی متاثر ہوئی۔

<sup>12</sup> نفع آوری کے تناسب جیسے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع کا حساب مالی سال کی بنیاد پر (جولائی سے جون) لگایا جاتا ہے۔

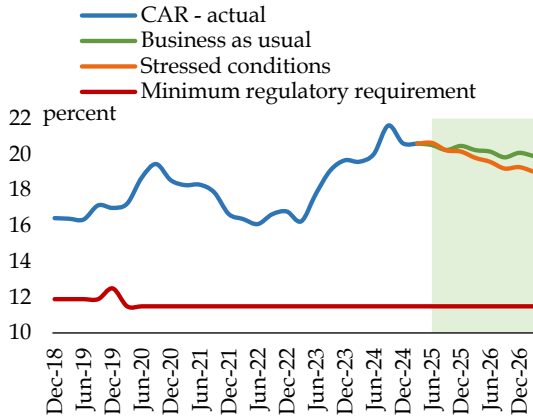
<sup>13</sup> ان تناسب کا حساب مالی سال کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔

## سیالیت

مالی سال 25ء کے دوران بینکاری شعبے کی سیالیت سے متعلق مالی اصابت کے پیشتر اظہار یہ گزشتہ برس کی نسبت بہتر ہوئے۔ سیال اثاثوں نے بینکوں کے مجموعی ڈپازٹس اور قلیل مدتی واجبات کا مکمل طور پر احاطہ کیا، جو سیال حکومتی تمسکات میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کی عکاسی کرتا ہے۔ ان تمسکات کی ایک موثر طریقے سے تشکیل دی گئی ثانوی مارکیٹ موجود ہے جو بلند تجارتی حجم کی بدولت بینکوں کو اپنی سیالیت کی ضروریات کا انتظام کرنے میں مدد کرتی ہے۔ ثانوی مارکیٹ میں تجارتی حجم مسلسل بڑھ رہا ہے، یہ مارکیٹ میں حکومتی تمسکات کے بڑھتے ہوئے اجراء کے ساتھ ساتھ ان تمسکات کی سیال نوعیت سے مطابقت رکھتا ہے۔<sup>14</sup>

لیے اسٹیٹ بینک کے ترمیم شدہ محتاطیہ ضوابط کے تحت بڑھائی گئی لازمی شرح سیالیت کی ضروریات کی تعمیل کی عکاسی کرتی ہے۔<sup>15</sup> مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ (CRR) کو 5 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کر دیا گیا، جبکہ لازمی شرح سیالیت کی حد 10 فیصد سے بڑھا کر 12 فیصد کر دی گئی۔<sup>16</sup> مائیکرو فنانس بینکوں کے اساس سرمایہ میں سرمایہ کاری کا حصہ جون 2025ء کے آخر میں 24.3 فیصد تک بڑھ گیا جو جون 2024ء کے آخر میں 21.0 فیصد تھا، اسی طرح، سیالیت کے تناسب میں بھی بہتری آئی۔ تاہم، مالی شعبے میں ان کے چھوٹے حصے کی وجہ سے، مائیکرو فنانس بینکوں کے مالی شعبے کے لیے نظامیاتی سیالیت کے خطرات پیدا کرنے کا امکان کم رہا۔

## شکل 3.9: مختلف منظر ناموں کے تحت متوقع شرح کفایت سرمایہ



Source: SBP staff calculations

مطلوبہ نقد محفوظ (CRR) اور لازمی شرح سیالیت (SSR) کی شرائط کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے لیے سیالیت کی کوریج کا تناسب (LCR) اور خالص مستحکم رقوم کے تناسب (NSFR) بھی متعین کیے ہیں، جو بازل-III معیارات کے مطابق ہیں۔ بینکاری شعبے نے ان متعین کردہ معیارات کی مناسب طور پر

ترقیاتی مالی اداروں کی سیالیت کی صورت حال میں کسی حد تک اعتدال دیکھا گیا۔ تاہم، بیلنس شیٹ پر مبنی اظہار یہ مجموعی طور پر اطمینان بخش سیالیت کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ ترقیاتی مالی اداروں کی فنڈنگ کا اہم ذریعہ قرض گیری ہے جو جون 2024ء کے اختتام پر اثاثوں کا تقریباً 90 فیصد تک پہنچ گئی تھی۔ تاہم، سرمایہ کاری میں کمی کے باعث، اثاثوں میں قرضوں کا تناسب بھی کم ہوا کیوں کہ ترقیاتی مالی اداروں نے پہلے سے بہتر بیلنس شیٹ کا ڈھانچہ اور مارجن حاصل کرنے کی کوشش کی۔ سرمایہ کاری میں کمی نے سیالیت کے اظہاروں کو بھی متاثر کیا البتہ یہ اطمینان بخش سطح پر برقرار ہے۔

مالی سال 25ء میں مائیکرو فنانس بینکوں کی سیالیت کا خاکہ واضح طور پر بہتر ہوا۔ چونکہ مائیکرو فنانس بینک بنیادی طور پر قرضوں کی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں لہذا ان کے سیالیت کے اظہار یہ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے مقابلے میں نسبتاً پست تھے۔ سیالیت کے اظہاروں میں بہتری حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سے آئی، جو بیلنس شیٹ کی توسیع اور مائیکرو فنانس بینکوں کے

<sup>14</sup> مالی سال 25ء میں حکومتی تمسکات کا اوسط تجارتی حجم مالی سال 24ء کے 5,959 ارب روپے کے مقابلے میں دو گنا سے زیادہ اضافے کے ساتھ 12,579 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ ڈیٹا کا ماخذ: اسٹیٹ بینک آف پاکستان اور ہیور ایٹا بلیکس

<sup>15</sup> اسٹیٹ بینک نے مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم کی ہے تاکہ بدلے ہوئے کاروباری ماحول سے ہم آہنگی پیدا کی جاسکے۔ یہ ضوابط گورننس، آپریشنز، صارفین کے تحفظ اور انتظامیہ میں کم از کم معیار مقرر کرتے ہیں تاکہ مالی استحکام اور مائیکرو فنانس بینکوں کی پائیداری کو یقینی بنایا جاسکے۔ تفصیلات کے لیے ای سی ایف آئی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2025ء ملاحظہ کریں جو اس لنک پر دستیاب ہے:

www.sbp.org.pk/acd/2025/C1.htm

<sup>16</sup> مزید تفصیلات کے لیے براہ مہربانی ای سی ایف آئی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2025ء ملاحظہ کریں جو اس لنک پر دستیاب ہے: www.sbp.org.pk/acd/2025/C1.htm

بینک دولت پاکستان

بینکاری شعبہ عام طور پر سیالیت کے دھچکوں بشمول ڈپازٹس کے شدید انخلا جیسے مفروضاتی منظر نامے کے حوالے سے کافی لچک رکھتا ہے (جدول 3.2)۔

جدول 3.2: بینکاری شعبے کے دباؤ کی جانچ (حساسیت) کے نتائج  
(جون 2025ء تک کے غیر آڈٹ شدہ کھاتوں کے مطابق)

دھچکی کی تفصیل				بینکوں کی تعداد مع شرح کفایت سرمایہ*			
				0 فیصد <	8-0 فیصد	11.50-8	>11.50 فیصد
دھچکے سے پہلے کی حالت				2	0	0	28
وہ بینک جن کے سیال ذخائر ختم ہو گئے							
صارفین کے ڈپازٹس میں بالترتیب پانچ متواتر دنوں کے دوران 2%، 5%، 10%، 10% اور 10% کا انخلا۔				1	1	1	2
ہول سیل ڈپازٹس اور غیر محفوظ قرضوں میں متواتر تین دنوں میں بالترتیب 10%، 20%، اور 50% کا انخلا۔				1	1	1	2
100 فیصد سے کم سیالیت کی کوریج کے تناسب کے حامل بینک							
دھچکوں تا سیالیت کی کوریج کا تناسب حکومتی اور قابل فروخت تمکات میں سرمایہ کاری کی قدر پر 20 فیصد قیمت کا فرق (haircut) لاگو کرتا ہے							0

ایزی پیس اور پنجاب پروویڈنٹشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ شامل نہیں

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ادائیگی قرض کی صلاحیت اور کفایت سرمایہ

مالی سال 25ء میں بینکاری شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت میں مزید بہتری آئی۔ جون 2025ء کے آخر تک شرح کفایت سرمایہ 21.4 فیصد تک بڑھ گئی جو 11.5 فیصد کے کم از کم سرمائے کے ضوابطی تقاضے سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ بہتری بنیادی طور پر مالی سال 25ء کے دوران آمدنی اور دیگر جامع آمدنی کے ذریعے مناسب

تعمیل کی ہے۔<sup>17</sup> بینکاری شعبے کا ایل سی آر تناسب جون 2025ء کے دوران 233.2 فیصد رہا، جو کہ ضوابطی تقاضے 100 فیصد سے نمایاں طور پر زیادہ ہے، یہ تناسب جون 2024ء میں 234.4 فیصد تھا۔ اسی طرح، بینکاری شعبے کا این ایس ایف آر بھی جون 2025ء تک 187.3 فیصد کی اطمینان بخش سطح پر برقرار رہا جو جون 2024ء میں 192.3 فیصد تھا، یہ تسلی بخش سیالیت کے خاکے کی نشاندہی کرتا ہے۔ ترقیاتی مالی اداروں نے بھی جون 2025ء کے آخر تک این ایس ایف آر تناسب 131.4 فیصد پر برقرار رکھا، جو کم از کم ضوابطی معیار سے کہیں زیادہ ہے۔

اسٹیٹ بینک کے ماتحت مالی اداروں کی فنڈ پر مبنی سیالیت کے خاکے اطمینان بخش ہونے کے باوجود مارکیٹ میں سیالیت کی صورتحال مالی سال 25ء کے دوران بعض اوقات دباؤ کا شکار رہی۔ اسٹیٹ بینک نے مارکیٹ کو مستحکم رکھنے اور بازار زر کی شرحوں کو پالیسی ریٹ کے قریب رکھنے کے لیے اپنی زر کی کارروائیاں فعال طریقے سے انجام دیں۔ مالی سال 25ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے بازار زر کے سودوں (OMOs) کے ذریعے کیے جانے والے اوسط ادخال، روایتی اور شریعت سے ہم آہنگ دونوں طرزوں کے لیے نسبتاً زیادہ رہی۔<sup>18</sup> اس کے علاوہ، مالی سال 24ء کے مقابلے میں مالی سال 25ء کے دوران مالی اداروں کی جانب سے خاص طور پر بالائی حد کی سہولت کا استعمال روایتی اور شریعت سے ہم آہنگ دونوں طرزوں کے لیے بھی نسبتاً زیادہ رہا۔

تاہم، اہم امر یہ ہے کہ بازار زر کے سودوں کے اوسط ادخال صرف چند مہینوں میں زیادہ رہے۔ مثال کے طور پر، (اڈل) دسمبر 2024ء میں، بینکوں کی آمدنی پر ڈپازٹس میں قرضوں کے تناسب سے متعلق ٹیکس پالیسی کی وجہ سے ڈپازٹس میں کمی آئی اور بینکاری شعبے کے قرضوں میں نمایاں اضافہ ہوا؛ (دوم) مارچ 2025ء میں رمضان اور عید الفطر کی وجہ سے زیر گردش کرنسی میں اضافہ ہوا؛ اور (سوم) جون 2025ء میں، حکومت کی موسمی میزانی ضروریات کے دوران۔ تاہم، دباؤ کی جانچ کی مشق (حساسیت کے تجزیے) کے نتائج یہ ظاہر کرتے ہیں کہ

<sup>17</sup> سیالیت کی کوریج کا تناسب (ایل سی آر) اور خالص مستحکم رقم کے تناسب (این ایس ایف آر) کی شرائط مائیکرو فنانس بینکوں پر لاگو نہیں ہوتیں۔

<sup>18</sup> مالی سال 25ء میں روایتی طریقے سے فراہم ادا خال کا بہ وزن میعاد اوسط حجم مالی سال 24ء کے 1,381 ارب روپے سے بڑھ کر 3,101 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ اسی طرح، شریعہ طرز کے فراہم ادا خال کا بہ وزن میعاد اوسط حجم مالی سال 24ء کے 88 ارب روپے سے بڑھ کر مالی سال 25ء میں 212 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

لاگتوں (FVOICs) کی باز قدر پیمائی کے فوائد سے حاصل ہوئی۔ ترقیاتی مالی اداروں کا ادائیگی قرض کی صلاحیت کا خاکہ بھی مزید بہتر ہوا اور جون 2025ء کے آخر پر مجموعی طور پر 58.1 فیصد رہا جو کم از کم ضوابطی تقاضے سے کہیں زیادہ ہے، یہ خاکہ جون 2024ء کے آخر پر 48.9 فیصد تھا۔

اثاثوں میں تقریباً 56 فیصد کا مشترکہ حصہ رکھتے ہیں، انہوں نے کم از کم سرمائے کے ضوابطی تقاضے کی تعمیل کی۔ شرح کفایت سرمایہ کے ضوابطی تقاضے کی عدم تعمیل والے مائیکرو فنانس بینکوں کو علیحدہ کر کے دیکھا جائے تو اس شعبے کا مجموعی شرح کفایت سرمایہ اختتام جون 2025ء میں بہتر ہو کر 20.9 فیصد ہو گیا۔

بینکاری شعبے اور ترقیاتی مالی اداروں کا اساس سرمایہ حکومتی تمسکات میں مرکوز ہے جو حکومت کے اپنے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے مقامی ذرائع خاص طور پر بینکاری شعبے پر انحصار کی عکاسی کرتا ہے۔ استحکام کے نقطہ نظر سے اس بات کا تذکرہ اہم ہے کہ حکومتی تمسکات میں خطرہ قرض کے لیے کوئی تحویل سرمایہ درکار نہیں ہے (ٹریڈرز کے لیے صفریہ وزن خطرہ) اور مارکیٹ کے خطرات کے حوالے سے نسبتاً کم تحویل سرمایہ درکار ہوتا ہے۔ لہذا، عملی ماحول میں بینکوں کی جانب سے حد سے زیادہ لیوراجیہ کے انبار سے بچنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو بازل-III معیارات کے مطابق 3.0 فیصد کم سے کم لیوراجیہ تناسب برقرار رکھنے کی ہدایت کی ہے۔ یہ تناسب، شرح کفایت سرمایہ کی شرط کی تعمیل کے لیے خطرے سے پاک حفاظتی باڑ کی حیثیت رکھتا ہے<sup>19</sup> تاکہ، دیگر چیزوں کے علاوہ، خطرے کے وزن کے حساب میں ماڈل کے مسائل اور اضافی لیوراج کے مسائل کو حل کیا جاسکے۔ اس حوالے سے، پاکستان کے بینکاری شعبے کا لیوراجیہ تناسب جون 2025ء کے آخر میں 4.4 فیصد اور ترقیاتی مالی اداروں کا 11.8 فیصد رہا جو کم سے کم حد کی شرط 3.0 فیصد سے زیادہ ہے۔<sup>20</sup>

مائیکرو فنانس بینکوں کا شعبہ مالی سال 20ء کے بعد سے مشکل حالات کا سامنا کر رہا ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں مختلف واقعات کے دباؤ کی شدت نے مائیکرو فنانس بینکوں کے قرض گروہوں کی قرض واپسی کی صلاحیت کو کمزور کیا ہے۔ تاہم، مالی سال 25ء میں اس شعبے میں بحالی کے کچھ آثار نمایاں ہوئے۔ مثلاً، مہنگائی میں کمی، معاشی سرگرمیوں میں بہتری اور مالی حالات موافق ہونے کے ساتھ اس شعبے کا مجموعی خسارہ مالی سال 25ء میں نمایاں طور پر کم ہوا۔ عملی کارکردگی اور افادیت کو بہتر بنانے کے لیے ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، جیسے کہ قرض کے تجزیے اور نگرانی کو بہتر بنانے کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) کا استعمال، مالی خدمات کم لاگت میں فراہم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی سے مربوط پلٹ فارمز اور مصنوعات استعمال کرنا۔

مستقبل میں کئی معاشی ماحول میں بہتری اور مالی حالات کے ہموار ہونے کی توقع ہے جس کے پیش نظر پالیسی ریٹ میں 1100 بیسیس پوائنٹس کی کمی (جون 2024ء سے) کی گئی ہے، جس کا قرض گروہوں کی قرض واپسی کی صلاحیت اور قرض کی طلب پر ممکنہ طور پر مثبت اثر پڑے گا۔ البتہ، 2025ء کے سیلاب جیسے کوئی بھی متوقع شدید موسمی واقعات خاص طور پر زرعی شعبے سے وابستہ چھوٹے قرض گروہوں کی معاشی سرگرمی اور ادائیگی کی صلاحیت کے لیے خطرات پیدا کرتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے ماتحت مالی اداروں کی شدید دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لیے اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے حساسیت اور منظر نامے کے تجزیے کرتا ہے۔ حساسیت کا تجزیہ مخصوص خطرے کے عوامل جیسے کہ قرض،

مائیکرو فنانس بینکوں کی بات کی جائے تو اس شعبے کا مجموعی شرح کفایت سرمایہ جون 2022ء سے مسلسل زوال پذیر ہے اور اب یہ 15.0 فیصد کے کم از کم ضوابطی تقاضے سے نیچے آ گیا ہے۔ اس شعبے کا مجموعی شرح کفایت سرمایہ اختتام جون 2024ء کے 5.7 فیصد سے کم ہو کر اختتام جون 2025ء میں منفی 1.6 فیصد پر پہنچ گیا، جو چند مائیکرو فنانس بینکوں میں قرض کے نقصانات کے لیے نمایاں نموین اور ایک مائیکرو فنانس بینک کے ڈیجیٹل بینک کے زمرے میں منتقلی کے اثرات کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم، وہ مائیکرو فنانس بینک جو اس شعبے کے مجموعی بہ وزن خطرہ

<sup>19</sup> بازل III لیوراجیہ تناسب (LR) کا مقصد بینکاری شعبے میں لیورجی کے اضافے کو محدود کرنا اور موجودہ بہ وزن خطرہ سرمائے کی ضروریات (RWCRs) کو ایک سادہ، غیر بہ وزن خطرہ اقدام سے سہارا فراہم کرنا ہے۔ اس تناظر میں، اسے اکثر خطرے سے پاک معاونت کے اقدام کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔

<sup>20</sup> تفصیلات یہاں دستیاب ہیں: [www.bis.org/publ/bcbs270.htm](http://www.bis.org/publ/bcbs270.htm)

## بینک دولت پاکستان

خطرات (ایس آر ایس) کے نتائج بھی شامل ہوتے ہیں، جو مالی نظام کے استحکام کے لیے موجودہ اور ابھرتے ہوئے خطرات کے بارے میں مارکیٹ کے شرکا اور آزاد ماہرین کے نقطہ نظر کا تجزیہ پیش کرتے ہیں۔ جولائی 2025ء میں کیے گئے حالیہ ایس آر ایس سروے کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ شرکانے مالی نظام کے استحکام، خاص طور پر بینکاری نظام پر اعتماد کا اظہار کیا۔ مزید برآں، سروے کے شرکانے مالی نظام کے استحکام کو یقینی بنانے کے حوالے سے ضابطہ کاروں کی صلاحیت پر بھی اعتماد کا اظہار کیا۔

### مالی استحکام کے لیے ادارہ جاتی انتظامات کو تقویت دینا اور اسٹیٹ بینک کی ترجیحات فریم ورک برائے تصفیہ اور انتظام بحران کو مضبوط بنانا

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 25ء میں اپنے فریم ورک برائے تصفیہ اور انتظام بحران کو مزید مستحکم کرنا جاری رکھا۔ اکتوبر 2024ء میں، قانونی فریم ورک کو مزید بہتر بنایا گیا، اسٹیٹ بینک کو تصفیہ کی مجاز اتھارٹی کے طور پر مقرر کیا گیا اور تصفیہ کے واضح مقاصد، محرکات، اور اختیارات کو وضع کیا گیا۔ مزید برآں، مائیکرو فنانس بینکوں کو بھی بینکنگ کمپنیز آرڈیننس (BCO) کے تصفیہ کے نظام کے دائرے میں لایا گیا۔<sup>22</sup> اسٹیٹ بینک نے مالی شعبے کے حفاظتی حصار کو مضبوط کرنے اور تصفیہ کے فریم ورک کو مستحکم کرنے کے لیے ادارہ جاتی اور پالیسی اصلاحات متعارف کرائیں۔ اس سلسلے میں، ناقابل بحالی متاثرہ اداروں کے بروقت اور منظم تصفیہ میں مدد فراہم کرنے اور مجموعی مالی استحکام کو برقرار رکھنے کی غرض سے ایسے مالی اداروں کے تصفیہ کے لیے ایک مخصوص شعبہ قائم کیا گیا جسے شعبہ برائے تصفیہ مالی ادارہ جات (FIRD) کا نام دیا گیا ہے، تاکہ وہ فعال طریقے سے تصفیہ کی منصوبہ بندی کرے، تصفیہ کے امکانات کا جائزہ لے اور اہم ماتحت مالی اداروں کے لیے تصفیہ کی معقول حکمت عملیوں کا تعین کرے۔

### کلی محتاطیہ پالیسی کے فریم ورک (ایم پی پی ایف) کی اشاعت

مالی سال 25ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے کلی محتاطیہ پالیسی کا فریم ورک تیار کیا جو پاکستان میں کلی محتاطیہ نگرانی کے مقاصد، ادارہ جاتی فریم ورک، جانچ کے میکانزم،

مارکیٹ، عملی اور سیالیت کے خطرات سے متعلق دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت کا اندازہ لگاتا ہے جبکہ منظر نامے کا تجزیہ (میکرو-اسٹریٹجی ٹیسٹنگ) اس بات کا اندازہ لگاتا ہے کہ ان اداروں میں طے شدہ دو سال کے عرصے کے دوران ممکنہ اور مفروضاتی شدید میکرو-فنانشل دھچکوں کو برداشت کرنے کی کتنی صلاحیت ہے۔ حساسیت کے حالیہ تجزیے کے نتائج ظاہر کرتے ہیں کہ بینکاری شعبہ بنیادی خطرے کے عوامل کو درپیش شدید مفروضاتی دھچکے برداشت کرنے کی معقول صلاحیت رکھتا ہے (شکل 3.8)۔ مزید برآں، توقع ہے کہ یہ شعبہ سنگین (مفروضاتی) مجموعی معاشی حالات بشمول شدید موسمی حالات کے اثرات کے خلاف اپنی مزاحمت برقرار رکھے گا۔ توقع ہے کہ معمول کار اور دباؤ والے منظر ناموں دونوں میں اس شعبے کا شرح کفایت سرمایہ کم از کم ضوابطی شرائط سے کافی اوپر رہے گا (شکل 3.9)۔ خصوصاً، بڑے حجم کے بینک، جو معیشت میں مالی استحکام کے لیے نہایت اہم ہیں، نمایاں طور پر زیادہ پگھ دار دکھائی دیتے ہیں۔

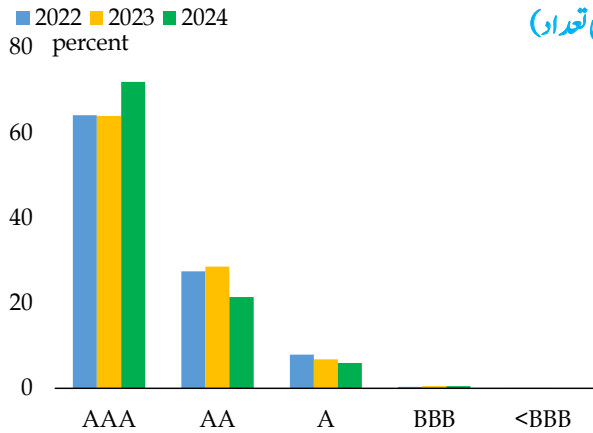
انفرادی مالی اداروں (FIs) کی قرض کی معتبریت اور مضبوطی مالی نظام کے مجموعی استحکام پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ غیر جانب دار کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کے ماتحت مالی اداروں کو جاری کی گئی درجہ بندی بھی یہ ظاہر کرتی ہے کہ ان اداروں کی عمومی قرض کی سادھ تسلی بخش ہے، جو اس بات کا اشارہ ہے کہ ان کے پاس اپنی مالی ذمہ داریاں پوری کرنے اور معیشت میں قرض کا بہاؤ برقرار رکھنے کی مناسب صلاحیت موجود ہے۔ گذشتہ تین برسوں میں بینکوں کی کریڈٹ ریٹنگ کا موازنہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ بہتر کریڈٹ ریٹنگ کے حامل بینکوں کی تعداد اور مارکیٹ میں ان کا حصہ مزید بڑھا ہے (شکل 3.10 الف اور شکل 3.10 ب)۔<sup>21</sup>

اسٹیٹ بینک اپنے ماتحت اداروں کی مالی کارکردگی اور اسباب کا باقاعدگی سے تجزیہ کرتا ہے اور ان تجزیوں کو مختلف اشاعتوں کے ذریعے پیش کرتا ہے، جیسے کہ بینکنگ کے اعداد و شمار پر سہ ماہی کمیونڈیم اور مالی اسباب کے اظہار ہے؛ بینکاری شعبے کی ششماہی کارکردگی کا جائزہ (جنوری سے جون کے دوران)؛ اور سالانہ مالی استحکام کا جائزہ (ایف ایس آر)۔ ان تجزیاتی رپورٹس میں سروے برائے نظامیاتی

<sup>21</sup> تصفیہ کی درجہ بندی اس لنک پر دستیاب ہے: [https://www.sbp.org.pk/publications/c\\_rating/2023/Ratings-26-Oct-2023.pdf](https://www.sbp.org.pk/publications/c_rating/2023/Ratings-26-Oct-2023.pdf)

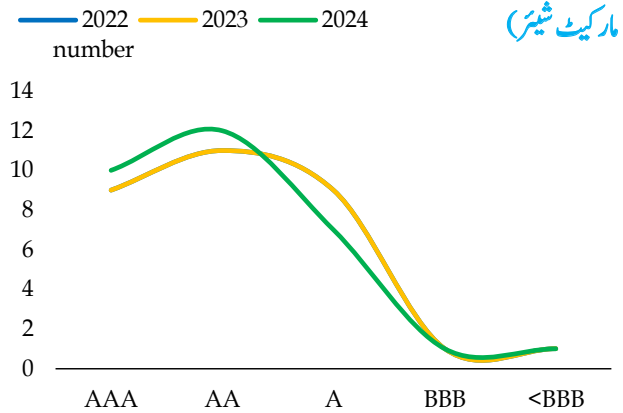
<sup>22</sup> یہ کام بینکنگ کمپنیز آرڈیننس (بی سی او) 1962ء اور ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (ڈی پی سی) ایکٹ 2016ء میں قانونی ترامیم کے ذریعے کیا گیا، جو اکتوبر 2024ء میں بین الاقوامی معیارات اور بینکوں کے تصفیہ کے معاملے میں ابھرتے ہوئے بہترین طریقوں کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے نافذ کیے گئے۔

## شکل 3.10: کریڈٹ ریٹنگ کے حساب سے بینکوں کی تقسیم (بینکوں کی تعداد)



Sources: VIS, PACRA and Moody's

## شکل 3.10 الف: کریڈٹ ریٹنگ کے حساب سے بینکوں کی تقسیم (بینکوں کا مارکیٹ شیئر)



Note: Distributions for 2022 and 2023 are the same

Sources: VIS, PACRA and Moody's

ٹی پی ایل اور ابھی کی جانب سے فنڈنگ اور فنانس بینک کی تحویل اسٹیٹ بینک نے ابھی پرائیوٹ لمیٹڈ کی جانب سے فنڈنگ اور فنانس بینک کی تحویل میں معاونت فراہم کی۔ بینک کو خسارے، منفی شرح کفایت سرمایہ (CAR) اور کم از کم سرمائے کی شرط (MCR) کی عدم تعمیل کا سامنا تھا۔ اس تحویل نے غیر ملکی سرمایہ کاروں کی جانب سے نئے سرمائے کی دستیابی یقینی بنایا جس سے ادارے کی مجموعی مالی حیثیت اور نمو پذیری میں بہتری آئی اور ڈپازٹرز کے مفادات کا تحفظ ممکن ہوا۔

## سلک بینک کا یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کے ساتھ انضمام

یہ انضمام ڈپازٹرز کے تحفظ، مالی استحکام کو یقینی بنانے اور مشترکہ فوائد حاصل کرنے کے لیے ایک اہم قدم تھا، کیونکہ سلک بینک کو مسلسل خسارے اور مالی مشکلات کا سامنا تھا۔ اس کے نتیجے میں، اسٹیٹ بینک نے اس رضا کارانہ منتقلی کی مناسب طریقے سے معاونت کی جس نے اس کے ایک مضبوط اور نمو پذیر بینکاری نظام برقرار رکھنے کے عزم اور صلاحیت کو اجاگر کیا۔

پالیسی آلات کے مجموعے اور ابلاغ کی حکمت عملی کو واضح کرتا ہے۔ یہ اقدام ایس بی پی ایکٹ 1952ء کے سیکشن 4C(j) کی تعمیل میں کیا گیا، جو اسٹیٹ بینک کو پابند کرتا ہے کہ وہ اپنے ماتحت جدولی بینکوں اور مالی اداروں کے لیے کئی محتاطیہ نگرانی کے اقدامات کو اپنائے اور انہیں نافذ کرے۔ یہ فریم ورک شراکت داروں کو مالی استحکام کے جائزے کے کمیزم اور اسٹیٹ بینک کو تفویض شدہ آلات کو سمجھنے میں مدد دے گا، جنہیں مخصوص منظر ناموں میں نظامیاتی خطرات کو روکنے اور خاص طور پر بینکاری شعبے کی مضبوطی اور عمومی طور پر مالی شعبے کے استحکام کے لیے پالیسی مداخلت کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔<sup>23</sup>

تحلیل، انضمام اور تحویل میں سہولت کاری

## ایس ایم ای بینک کی تحلیل

اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ای بینک کے بند ہونے کے عمل کو ہموار کرنے میں اہم کردار ادا کیا جب بینک کو منفی ایکویٹی اور سیالیت کی قلت جیسی مشکلات کا مسلسل سامنا تھا۔ ایس ایم ای بینک کی کامیاب تحلیل سے 5.4 ارب روپے کے ڈپازٹرز کے فنڈز کی مکمل واپسی یقینی ہوئی، جس سے ڈپازٹرز کا اعتماد بڑھا اور نظامیاتی خطرات کم ہوئے۔ یہ منظم تصفیہ مالی استحکام کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے عزم اور صلاحیت کی عکاسی کرتا ہے۔

<sup>23</sup> اس لنک پر دستیاب ہے: [www.sbp.org.pk/fs/PDF/MPPF.pdf](http://www.sbp.org.pk/fs/PDF/MPPF.pdf)

شعبے کو درپیش موسمیاتی خطرات کی شناخت اور انہیں کم کرنے کے حوالے سے متعدد اقدامات اور منصوبوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

### غیر فعال قرضوں اور غیر فعال اثاثوں کے مستقل مسئلے کا حل

غیر فعال قرضے (این پی ایلز) اور مالی اداروں کے دعوے غیر مناسب طور پر طویل عرصے تک زیر التوا رہتے ہیں جس کی وجہ سے بے شمار مواقع ضائع ہوتے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بینکاری شعبے کے غیر فعال قرضوں کے مستقل مسئلے سے نمٹنے کے لیے مختلف ہدایات جاری کیں۔ ان ہدایات کا مقصد بینکوں کی معاونت کرنا ہے تاکہ وہ موجودہ غیر فعال قرضوں کے اسٹاک کو کم کر سکیں اور مزید غیر فعال قرضے کم سے کم جمع ہوں۔ بینکوں کو چند شرائط کے ساتھ اجازت ہے کہ وہ اپنے مستقل غیر فعال قرضوں کو کھاتوں سے خارج کر دیں؛ تاہم، بینکوں کا ان قرضوں کی وصولی کا قانونی حق برقرار رہے گا۔<sup>26</sup> اسٹیٹ بینک نے غیر فعال قرضوں کے انتظام کی حکمت عملی تشکیل دینے اور نفاذ کے لیے جامع ہدایات بھی جاری کیں، جو کہ غیر فعال قرضوں کی نشاندہی، انتظام، نگرانی اور اس میں تخفیف کا احاطہ کرتی ہیں۔<sup>27</sup> مزید یہ کہ غیر فعال قرضوں میں کمی کی حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے مختلف ہائی کورٹس کے 150 سے زائد جوڈیشل افسران کی استعداد میں اضافہ کرنے کی غرض سے بینکاری اور مالی امور کے حوالے سے ان کی تربیت کا انتظام کیا تاکہ قرضوں سے متعلق قانونی مقدمات جلد نمٹائے جانے میں معاونت ہو سکے۔

اسٹیٹ بینک نے غیر فعال اثاثوں (این پی ایلز) کی منتقلی اور تقویض کے لیے ہدایت ناموں میں بھی ترمیم کی ہے تاکہ بینکوں کو اپنے غیر فعال اثاثے کریڈٹ ری اسٹرکچرنگ کمپنیز (CRCs) کو منتقل کرنے کی ترغیب دی جاسکے اور ملک میں ان متاثرہ اثاثوں کی ثانوی مارکیٹ کے فروغ میں سہولت فراہم کی جاسکے۔ غیر متناسب معلومات کو کم کرنے کی غرض سے ان ترمیم میں غیر فعال اثاثوں کے

### ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (DPC) ایکٹ میں ترمیم

ڈپازٹ پروٹیکشن ایکٹ 2016ء میں ترمیم کے ذریعے ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن (DPC) کا قانونی اختیار پے باکس سے بڑھا کر پے باکس پلس کر دیا گیا۔ لہذا، ڈی پی سی اب ناکام ہوتے ہوئے بینک کے تصفیے میں بھی حصہ لے سکتا ہے، بشرطیکہ مخصوص حفاظتی تدابیر پر عمل کیا جائے۔<sup>24</sup> مزید برآں، ترمیم میں قلت کی صورت میں فنڈنگ کمیزم کی بھی وضاحت کی گئی اور اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ ڈی پی سی ٹیکس دہندگان کے پیسوں پر انحصار کے بغیر تصفیے میں معاونت کر سکے۔ اس کے علاوہ، قانون میں ترمیم نے ڈی پی سی کی عملی کارکردگی کو بھی بہتر بنایا، جس کے نتیجے میں اسے ناکام بینک کے معاملے میں اہل ڈپازٹرز کو ہموار طریقے سے رقم واپسی کے لیے اضافی اختیارات یا آلات فراہم کیے گئے۔

### ڈپازٹ کے تحفظ کی حد میں اضافہ

ڈپازٹرز کے مفادات کا تحفظ کرنے اور بینکاری شعبے پر ان کے اعتماد کو مزید بڑھانے کے لیے، ڈی پی سی نے اپنے رکن بینکوں کے تمام اہل ڈپازٹرز کے لیے ضمانت کی رقم کو 5 لاکھ روپے سے بڑھا کر 10 لاکھ روپے کر دیا ہے جو یکم اکتوبر 2024ء سے نافذ العمل ہے۔ یہ بڑھائی گئی ضمانت کی رقم اب تقریباً 96 فیصد اہل ڈپازٹرز کو مکمل تحفظ فراہم کرتی ہے۔<sup>25</sup>

### مالی استحکام کے لیے موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کے اقدامات

پاکستان ان ممالک میں سے ایک ہے جو موسمیاتی تبدیلی کے حوالے سے سب سے زیادہ خطرے میں ہیں، جس کی وجہ سے اس کا مالی نظام ماحولیات سے متعلق دھچکوں کے لیے منکشف ہے۔ مالی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے موسمیاتی خطرات سے نبرد آزما ہونا انتہائی اہمیت کا حامل ہے، لہذا اسٹیٹ بینک نے اپنے وژن 2028ء میں موسمیاتی تبدیلی کو تدریاتی موضوع کے طور پر شامل کیا ہے، جو مالی

<sup>24</sup> ایک 'پے باکس' میٹریٹ وہ ہے جہاں ڈپازٹ کا بیمہ کرنے والے صرف بیمہ شدہ ڈپازٹ واپس کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ایک 'پے باکس پلس' میٹریٹ وہ ہے جہاں ڈپازٹس کا بیمہ کرنے والے کی اضافی ذمہ داریاں بھی ہوں، جیسے کہ کچھ تصفیے کے امور (مثلاً مالی معاونت)۔

<sup>25</sup> اسٹیٹ بینک آف پاکستان پریس ریلیز مورخہ یکم اکتوبر 2024ء

<sup>26</sup> پی پی آر ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2024ء

<sup>27</sup> پی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2024ء

جزدان کے ممکنہ خریداروں اور فروخت کنندگان کے درمیان ڈیٹا کے تبادلے سے متعلق معیاری سانچے بھی شامل ہیں۔<sup>28</sup>

### سائبر خطرات کی نگرانی کو مضبوط کرنا

مالی استحکام کی بقائیں میں سائبر سیورٹی کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے سائبر رسک مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ (CRMD) قائم کیا، جس کا بنیادی مقصد اسٹیٹ بینک کے ماتحت اداروں کے سائبر خطرات کی نگرانی اور بینکاری نظام کی سائبر خطرات کی مختلف مزاحمت کو مضبوط کرنا ہے۔ مزید برآں، سی آر ایم ڈی کو ڈیجیٹل فراڈ کی نگرانی اور ان سے نمٹنے کے لیے اقدامات کرنے کی ذمہ داری بھی سونپی کی گئی ہے۔<sup>29</sup>

### نئے ای سی آئی بی (دی 2) سسٹم کا آغاز

اسٹیٹ بینک نے اپنے موجودہ الیکٹرانک کریڈٹ انفارمیشن بیورو (eCIB) نظام کی جگہ ایک جدید ورژن eCIB سسٹم (v2) متعارف کرایا جو یکم جنوری 2025ء سے نافذ العمل ہے۔ اس نظام میں بہتری کا مقصد کریڈٹ انفارمیشن رپورٹس کی جامعیت کو بین الاقوامی معیارات اور تکنیکی جدت سے ہم آہنگ کرتے ہوئے بہتر بنانا ہے۔ مالی اداروں کی جانب سے فراہم کی جانے والی مالی اور غیر مالی معلومات کی تفصیل کو مزید بہتر بنایا گیا ہے، جس سے مالی اداروں اور اسٹیٹ بینک کی محتاطیہ نگرانی کو قرض گیروں کے خطرہ قرض کا باریک بینی سے جائزہ لینے میں مدد ملتی ہے۔ یہ پاکستان میں مالی انفراسٹرکچر کو جدید بنانے، قرضوں تک رسائی کو سہل بنانے اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کی وسیع تر بصیرت کی عکاسی کرتا ہے۔

### مبادلہ کمپنیوں کے لیے جامع ضوابطی فریم ورک

ستمبر 2023ء میں مبادلہ کمپنیوں میں ساختی اصلاحات کے بعد، اسٹیٹ بینک نے مبادلہ کمپنیوں کے لیے موجودہ ضوابطی ہدایات کا تفصیلی جائزہ شروع کیا، اور مالی

سال 25ء کے دوران ایک جامع اور جدید ضوابطی فریم ورک برائے مبادلہ کمپنیز جاری کیا۔ یہ فریم ورک کمپنیوں کی گورننس کی ساخت کی وضاحت کرتا ہے، داخلی کنٹرول اور آئی ٹی سسٹمز کی ضروریات کو بیان کرتا ہے، اور نگرانی اور نفاذ کے نظام کو مضبوط کرتا ہے۔ مزید یہ کہ، یہ رپورٹنگ کی شرائط کی تجدید کرتا ہے اور مبادلہ کمپنیوں کے لیے ایک واحد، ہم آہنگ ضوابطی رہنمائی کا ذریعہ فراہم کرتا ہے۔<sup>30</sup>

### ضوابطی فریم ورک برائے متنوع ادائیگی کے حقوق

غیر ملکی زر مبادلہ کے مجاز ڈیلرز کو زر مبادلہ کا مستقبل کا بہاؤ استعمال کرتے ہوئے پاکستان سے باہر سے طویل المدت فنڈز اکٹھے کرنے میں آسانی فراہم کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے زر مبادلہ مینوئل میں ترمیم کی تاکہ متنوع ادائیگی کے حقوق کے لیے دو طرح کی ہدایات پر مشتمل ایک جامع ضوابطی فریم ورک جاری کیا جاسکے۔ پہلا 'فریم ورک گورننگ انٹرنیشنل پیمنٹ آرڈرز' انٹرنیشنل پیمنٹ آرڈرز کے حوالے سے مجاز ڈیلرز کے کردار اور ذمہ داریوں کی وضاحت کرتا ہے، خاص طور پر پیمنٹ آرڈرز کے معاہدے کی تخلیق اور ان آرڈرز کے حقوق کی ملکیت کے بارے میں۔ دوسرا 'فارن ایکسچینج فیوچر فلوٹرانزیکشنز فریم ورک' مجاز ڈیلرز کو یہ اجازت دیتا ہے کہ وہ پاکستان کے باہر ایک خصوصی مقصد کے ادارے (SPV) کو اپنے متنوع ادائیگی کے حقوق فروخت کریں اور ان کے ذریعے طویل مدتی فنڈز اکٹھا کریں۔<sup>31</sup>

### زر مبادلہ ذخائر کی دیگر کرنسیوں میں منتقلی کی نئی درجہ بندی

اسٹیٹ بینک نے زر مبادلہ کی دیگر کرنسیوں میں منتقلی (FX Translation) کے طریقے کو کفایت سرمایہ کے مقصد کے لیے معقول بنایا اور ان کی سطح دوم سرمائے سے مشترکہ ایکویٹی سطح اول (CET-1) سرمائے کے طور پر نئی درجہ بندی کی تاکہ شرح کفایت سرمایہ کا حساب لگایا جاسکے۔ یہ نظر ثانی شدہ طریقہ بین الاقوامی سطح پر رائج بہترین طریقوں بشمول بازل معاہدہ برائے

<sup>28</sup> بی بی آر ڈی سرکلر نمبر 15 برائے 2024ء

<sup>29</sup> بی ایس ڈی-1 سرکلر نمبر 01 برائے 2024ء

<sup>30</sup> ای ایف سرکلر نمبر 02 برائے 2024ء

<sup>31</sup> بی بی آر ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2024ء

## بینک دولت پاکستان

حل کو یقینی بنانے کے لیے ہے، جس سے بینکاری نظام میں شفافیت اور اعتماد کو بڑھانے میں مدد ملے گی۔

اسٹیٹ بینک نے اپنے اسٹریٹیجک وژن 2028ء کے تحت مختلف شہروں میں ذمہ دار بینکاری طرز عمل اور صارفین کے ساتھ منصفانہ سلوک پر زور دیتے ہوئے استعداد میں اضافے اور آگاہی کے پروگرام شروع کیے۔ ان پروگرام کا مقصد مالی اداروں کے ملازمین اور صارفین کو اپنی ضروریات موثر طریقے سے پورا کرنے کے لیے درکار مہارت اور معلومات سے لیس کرنا ہے۔ یہ اقدامات بینک افسران کو شفاف، موثر، اور ذمہ دار طریقے سے خدمات فراہم کرنے کے قابل بناتے ہیں اور اس طرح صارفین کے اعتماد اور ان کے مفادات کے تحفظ میں اضافہ ہوتا ہے۔ صارفین کی مالی خواندگی بڑھانا انہیں بہتر فیصلے کرنے، اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کو سمجھنے، اور دھوکہ دہی اور مالی استحصال سے خود کو محفوظ رکھنے کے قابل بناتا ہے۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے اپنے وژن 2028ء کے تحت طرز عمل کی نگرانی بڑھادی ہے۔ اس حوالے سے، خطرات پر مبنی طرز عمل کے تجزیے اور خطرے کی پیمائش کا جامع فریم ورک نافذ کیا گیا ہے جو موجودہ محتاطیہ خطرات پر مبنی نگرانی کے میٹریکس سے ہم آہنگ ہے۔ اس فریم ورک کے تحت، تمام ماتحت مالی اداروں کی بر مقام جانچ اور فاصلاتی نگرانی کے ذریعے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ صارفین کے تحفظ اور منصفانہ سلوک کے اصولوں کی کس حد تک تعمیل کرتے ہیں۔ یہ اسٹیٹ بینک کے طرز عمل کی نگرانی کے طریقے کی ایک فطری ترقی ہے، جو تاریخی طور پر ضوابطی شکایات کی وصولی سے شروع ہو کر ایک خود احتسابی آلے، طرز عمل کے تجزیے کے فریم ورک میں تبدیل ہوا ہے، جس کے تحت بینک سالانہ اپنے طرز عمل کی درجہ بندی کرتے ہیں اور اپنے بورڈ سے منظوری کے بعد اسٹیٹ بینک کے ساتھ اس کا تبادلہ کرتے ہیں۔ یہ فریم ورک پاکستان بھر میں مالی اداروں کے بارے میں ڈیٹا پر مبنی چوکسی اور نگرانی کے ایک نئے مرحلے کی نشاندہی کرتا ہے جس کا مقصد مالی نظام میں انصاف کو نمایاں طور پر بڑھانا ہے۔

سرمایہ اور ملکی مارکیٹ کے حالات سے ہم آہنگ ہے۔ یہ نئی درجہ کرنسی کے اتار چڑھاؤ سے ہونے والی حقیقی اور دستیاب آمدنی کو زیادہ درست طریقے سے منتقل کرے گی، مارکیٹ کے اعتماد کو بڑھائے گی اور بینکوں کے سرمائے کی مضبوطی بہتر بنائے گی۔ علاوہ ازیں، ایک مضبوط CET-1 بنیاد بینکوں کو قرض گاری سرگرمیاں برقرار رکھنے یا بڑھانے کی بڑی اہلیت فراہم کرتی ہے، جو قرضے کی نمو اور معاشی سرگرمی کو سہارا دیتی ہے۔<sup>32</sup>

## تحفظ صارف

اسٹیٹ بینک نے بینکاری نظام کو مزید موثر بنانے اور اس کی شفافیت بڑھانے کی غرض سے صارفین کی شکایات کے ازالے کے لیے 'سنوائی' کے نام سے سروس شروع کی ہے۔ یہ پلیٹ فارم سنگل ونڈو آپریشن کے ذریعے صارفین کو متعلقہ بینکوں، لیکسٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز، ترقیاتی مالی اداروں اور مائیکرو فنانس بینکوں کے حوالے سے شکایات درج کرنے میں سہولت فراہم کرتا ہے۔ 'سنوائی' ویب براؤزرز اور موبائل ایپلی کیشن دونوں کے ذریعے قابل رسائی ہے، جو اینڈرائیڈ اور آئی او ایس صارفین دونوں کے لیے دستیاب ہے۔ رجسٹرڈ صارفین آسانی سے اپنی شکایات انگریزی یا اردو میں درج کر سکتے ہیں، اور ہر شکایت کو ایک منفرد ٹریکنگ نمبر دیا جاتا ہے، جس کی معلومات صارفین کو ایس ایم ایس اور ای میل کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں تاکہ صارفین اپنی شکایت کی پیش رفت سے آگاہ رہیں۔ جون 2025ء کے آخر تک، 97,000 سے زائد صارفین سنوائی پر رجسٹر ہو چکے ہیں جبکہ شکایات کی تعداد 67,000 سے تجاوز کر گئی ہے، جن میں سے 98 فیصد حل کی جا چکی ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے اپنے ماتحت مالی اداروں کو ہدایت کی کہ وہ اپنے صارفین میں سنوائی کے حوالے سے آگاہی پیدا کریں۔ اس مقصد کے لیے، مالی اداروں نے اپنی ویب سائٹس پر سنوائی کے URL کو نمایاں کیا ہے اور انہیں بذریعہ ای میل، ایس ایم ایس، اور آئی وی آر (انٹرایکٹو وائس رسپانس) ریکارڈنگز آگاہی فراہم کی ہے۔ یہ اقدام صارفین کی آگاہی بڑھانے اور ان کے خدشات کے فوری

<sup>32</sup> پی پی پی آر ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2025ء

اہم نظاموں (راست، ون لنک، نفٹ، این سی سی پی ایل) کے لیے ذخائر کا اختصاص، اور پیشگی مختص کردہ اجتماعی پولز کے ذریعے خود کار یومیہ سیالیت کی سہولت (ILF) کی فراہمی نے انتظام سیالیت کو بہتر بنایا ہے اور چکٹائی میں تعطل کے خطرے کو کم کیا ہے۔

پرزوم پلس سینٹرل سیوریٹیز ڈیپازٹری (سی ایس ڈی) کو بھی اپنے ساتھ منسلک کرتا ہے جس سے اس نظام کا کردار محض ادائیگیوں سے بڑھ کر حکومتی تمسکات کی نیلامی، ثانوی بازار میں خرید و فروخت، انتظام رہن اور بازار زر کے سودوں تک وسیع ہو جاتا ہے۔ یہ پیش رفتیں مالی منڈی کے پختہ انضمام کی حمایت کرتی ہیں، زری پالیسی کی منتقلی کو بہتر کرتی ہیں اور ملکی قرض کی منڈی کی نمونہ کردار ادا کرتی ہیں۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک آڈٹ ٹریلز، کردار پر مبنی رسائی کے کنٹرولز، پہلے سے زیادہ عملی اوقات، اور بروقت چکٹائی کے الرٹس کے ساتھ، پرزوم پلس پاکستان کے مالی منڈی کے انفراسٹرکچر کو نظامیاتی طور پر اہم ادائیگی کے نظام کے عالمی معیارات کے قریب لاتا ہے۔ بحیثیت مجموعی، یہ اصلاحات آپریشنل لچک کو مضبوط بنانے، سیالیت کی کارکردگی میں اضافے اور تصفیے کے عمل پر اعتماد میں اضافہ کر کے مالی نظام کے استحکام کو تقویت دیتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی قرض گاری آپریشنز اور مضاربہ پر مبنی مالکاری سہولتوں کو مضبوط بنانا اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی قرض گاری آپریشنز اور مضاربہ پر مبنی مالکاری سہولتوں (شریحہ سے ہم آہنگ بالائی حد کی مقررہ سہولت) کے لیے فریق مخالف کی اہلیت اور رہن (حکومتی تمسکات پر قیمت کا فرق) کی نئی پالیسیاں متعارف کرائیں جن کا مقصد ان سہولتوں کے لیے خطرات کو کم سے کم کرنے کے اقدامات کو تقویت بخشنا ہے۔ رہن کی پالیسی کے تحت، متذکرہ سہولتوں کو استعمال کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک سے قرض کے حصول کے لیے حکومتی تمسکات کو بطور رہن استعمال کرنے پر قیمتوں کا فرق (haircut) متعارف کرایا

### کم از کم ڈپازٹ کی شرح کی پالیسی میں ترمیم

اسٹیٹ بینک نے 2008ء میں کم از کم ڈپازٹ کی شرح (MDR) متعارف کروائی تاکہ زری پالیسی کی ترسیل کو مستحکم اور ڈپازٹرز کا تحفظ کیا جاسکے کیونکہ ڈپازٹ کی شرحیں پالیسی ریٹ سے نمایاں طور پر کم تھیں۔<sup>33</sup> اس ضمن میں، موجودہ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد، اسٹیٹ بینک نے مخصوص قسم کے ڈپازٹرز، یعنی مالی اداروں، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے لیے کم سے کم ڈپازٹ کی شرح کی شرط میں نرمی کی ہے۔<sup>34</sup>

### اسلامی بینکاری اداروں کے بچت ڈپازٹس پر منافع کی تقسیم

اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکاری اداروں کے بچت ڈپازٹس پر منافع کی تقسیم کے حوالے سے ہدایات جاری کر رکھی ہیں۔ جنوری 2025ء سے تمام اسلامی بینکاری اداروں کو تجویز دی گئی ہے کہ وہ اپنے پاکستانی روپے کے بچت ڈپازٹس (مالی اداروں، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور پبلک لمیٹڈ کمپنیوں کے ڈپازٹس کے علاوہ) پر اسلامی بینکاری اداروں کے تمام پولز کی کم از کم 75 فیصد بہ وزن اوسط مجموعی آمدنی کے برابر منافع ادا کریں۔<sup>35</sup>

### پاکستان ریئل ٹائم انٹریٹیک سیٹلمنٹ کمیزم پلس (پرزوم پلس) اور سینٹرل سیوریٹیز ڈپازٹری سسٹم کا آغاز

سال کے دوران، اسٹیٹ بینک نے بروقت بین الینک چکٹائی کا نیا کمیزم 'پرزوم پلس' متعارف کرایا، جو ملک کے ریئل ٹائم گروس سیٹلمنٹ (RTGS) پلیٹ فارم میں ایک اہم ترقی ہے۔<sup>36</sup> یہ نیا نظام ادائیگی اور چکٹائی کی کارروائیوں میں مضبوطی، کارکردگی اور شفافیت بڑھانے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اس کی اہم خصوصیات میں ضرورت کے مطابق ڈیش بورڈز کی دستیابی، بروقت نگرانی کے آلات، خود کار بلنگ، اور ادائیگی کی لچکدار شیڈولنگ شامل ہیں۔ خاص طور پر، چکٹائی کی ایک سے زائد قطاروں کے ساتھ سیالیت کی حفاظت کے کمیزم کا آغاز،

<sup>33</sup> ایس بی پی (2008ء)، عبوری مالیاتی پالیسی اقدامات، مئی 2008ء، اس لنک پر دستیاب ہے: [https://www.sbp.org.pk/m\\_policy/MPS-MAY-FY08-EN.pdf](https://www.sbp.org.pk/m_policy/MPS-MAY-FY08-EN.pdf)

<sup>34</sup> بی پی آر ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2024ء

<sup>35</sup> آئی ایف بی ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء

<sup>36</sup> ڈی آئی اینڈ ایس ڈی سرکلر نمبر 1 برائے 2025ء اس لنک پر دستیاب ہے: <https://www.sbp.org.pk/disd/2025/index.htm>

## بینک دولت پاکستان

حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے عوض مضاربہ پر مبنی مالکاری سہولت سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ اس کمیزم کے فعال ہونے سے اسلامی بینکاری اداروں کو پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے جاری کردہ صکوک کے ذریعے اپنی سیالیت کا انتظام کرنے میں مدد ملے گی اور حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کی سیالیت بھی بہتر ہوگی۔<sup>38</sup>

اسلامی بینکاری کے لیے قانون میں ترمیم  
اسٹیت بینک اسلامی بینکاری شعبے کی مسلسل ترقی کے لیے ایک مضبوط اور معاون قانونی فریم ورک کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے۔ اسلامی بینکاری کو فروغ دینے اور اس کے قانونی فریم ورک کو مضبوط کرنے کے لیے، حکومت نے اسٹیت بینک کی سفارش پر، بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء میں اسلامی بینکاری سے متعلق ایک خصوصی باب شامل کیا۔ اس باب میں اسلامی بینکاری سے متعلق مخصوص دفعات شامل کی گئی ہیں، جن میں اہم اصطلاحات، کاروبار، اسلامی بینکاری ادارے اور اس کے صارفین کے درمیان تعلقات، شریعہ گورننس، جرمانے اور خیرات وغیرہ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔

اسلامی بینکاری میں منتقلی کے اقدامات  
روایتی شاخوں کی منتقلی میں بینکوں کو سہولت فراہم کرنے اور اس عمل کو ہموار کرنے کے لیے اسٹیت بینک نے موجودہ معیارات میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں جو مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں۔ ان میں اکاؤنٹس کی منتقلی کے لیے کوائف کے اظہار کی شرط، روایتی بینکاری سے منتقلی کے لیے صارفین سے رضامندی حاصل کرنے کے لیے ڈیجیٹل ذرائع کے استعمال کی اجازت، صارف کی رضامندی کے حصول کے لیے تمام آپشنز استعمال کیے جانے کے بعد کرٹ اکاؤنٹس کو روایتی سے اسلامی بینکاری میں منتقل کرنے کی اجازت، ورچوئل روایتی لاگت کے مراکز کے قیام کی اجازت دے کر منتقلی کے عمل کو زیادہ چمک دار بنانا، روایتی پورٹ فولیوز

کیا۔ قیمتوں کا یہ فرق رہن کی قدر میں اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ہونے والی کمی بخلاف حفاظتی حصار فراہم کرتا ہے ورنہ یہ اسٹیت بینک کی بیلنس شیٹ کے لیے ممکنہ خطرات پیدا کر سکتا ہے۔

فریق مخالف کی اہلیت کی پالیسی کی بھی وضاحت کی گئی تاکہ اہلیت جانچنے کے عمل میں مالی اسباب کو بھی شامل کیا جائے۔ اہلیت کا معیار بازل III کے سرمائے اور سیالیت کی شرائط پر مبنی ہے تاکہ ہر فریق کو یکساں مواقع میسر ہوں اور مارکیٹ میں غیر جانبداری برقرار رہے۔ ضوابطی تقاضوں کی خلاف ورزیوں سے نمٹنے کے لیے واضح طور پر اہلیت کے معیارات متعارف کرائے گئے جو قواعد پر مبنی تھے اور مناسب طور پر چمک دار اور قابل پیش گوئی تھے۔ مثال کے طور پر، اہلیت کا معیار یہ تصور پیش کرتا ہے کہ: (i) محدود شراکت داری کے ساتھ جانچ کی مدت، جس میں اسٹیت بینک اس بات کا تعین کرے گا کہ آیا خلاف ورزی عارضی اور قابل حل ہے؛ (ii) اگر حل کرنے کی صلاحیت کا تعین ہو جائے تو، ایک مخصوص رعایتی مدت جس کے دوران ضوابطی تقاضوں کی خلاف ورزی کرنے والے مالی ادارے کو آپریشنز یا خدمات تک محدود رسائی حاصل ہو سکتی ہے۔ (iii) یہ سہولت معطل کر دی جاتی ہے اگر خلاف ورزی کے عارضی نوعیت کے نہ ہونے کا تعین ہو جائے یا اگر مالی ادارہ مقررہ رعایتی مدت کے اندر شرائط پوری کرنے میں ناکام رہے یا اگر مالی ادارے کو تصفیے کے لیے نامزد کیا کر دیا جائے۔<sup>37</sup>

سیالیت کے انتظام میں اسلامی بینکاری اداروں کی سہولت کاری  
پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی جانب سے حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کا باز قدر پیمائی کمیزم نافذ ہونے کے بعد اسٹیت بینک نے اپنا کمیزم فعال کیا جس کا مقصد سینٹرل ڈپازٹری کمیٹی کے پاس محفوظ پاکستان اسٹاک ایکسچینج کی جانب سے جاری کردہ حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک کے عوض اسلامی بینکاری اداروں کو مضاربہ پر مبنی مالکاری سہولت سے استفادہ کرنے کی سہولت فراہم کرنا تھا۔ اسٹیت بینک نے مارچ 2025ء کے بعد سے اسٹیت بینک کی زری پالیسی قرض گاری آپریشنز میں رہن کے طور پر ایسے تمسکات کو قبول کرنا شروع کیا۔ اس سے قبل اسلامی بینکاری ادارے اسٹیت بینک کے ذریعے جاری کردہ

<sup>37</sup> ڈی ایم ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2024ء

<sup>38</sup> ڈی ایم ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2025ء

کو مرحلہ وار ختم کرنے کے دوران تمسکات / رہن کو محفوظ رکھنے میں آسانی اور رپورٹنگ لائن میں سہولت کاری شامل ہیں۔<sup>39</sup>

### شریہ گورننس فریم ورک کی تجدید

اسٹیٹ بینک نے 2015ء میں پہلی بار جاری ہونے والے اپنے جامع شریہ گورننس فریم ورک کی بھی تجدید کی ہے تاکہ بین الاقوامی سطح پر رائج بہترین طریقوں اور اسلامی بینکاری کی صنعت میں ہونے والی تازہ ترین پیش رفتوں کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بنایا جاسکے۔<sup>40</sup>

### عالمی معیارات کی قبولیت

اسلامی بینکاری صنعت میں عالمی معیارات کے مطابق شریہ کی تعمیل کے فریم ورک کو مضبوط بنانے اور شریہ کے طریقوں کو معیاری اور موافق بنانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 25ء کے دوران آکائیونگ اور آڈٹنگ آرگنائزیشن برائے اسلامی مالی ادارہ جات (AAOIFI) کے 9 اضافی شریہ معیارات اختیار کیے۔ ان معیارات کو اپنانے کے بعد، جون 2025ء کے آخر تک اسٹیٹ بینک کے اختیار کردہ شریہ معیارات کی کل تعداد 45 ہو گئی ہے، جن میں 41 خود مختار معیارات شامل ہیں جبکہ اسٹیٹ بینک کے متعلقہ ضوابطی ہدایات یا رہنما خطوط جاری کرتے وقت مزید 4 معیارات پر غور کیا گیا۔ اسی طرح، مالی سال 25ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی جانب سے 6 اسلامک فنانشل سروسز بورڈ (IFSB) معیارات کا جائزہ لیا گیا اور انہیں اپنایا گیا۔ آئی ایف ایس بی معیارات کو اپنانا اسٹیٹ بینک کے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ اسلامی مالی اصولوں اور عالمی بہترین طریقوں کے ساتھ اپنے ضوابطی فریم ورک کو ہم آہنگ کرنے کے عزم کو ظاہر کرتا ہے جس سے نظامیاتی استحکام میں اضافہ ہوتا ہے (بکس 1.1)۔ مزید برآں، اختیار کیے گئے شریہ معیارات کا ایک مجموعہ بھی تیار کیا گیا ہے تاکہ صارفین کو اس تک رسائی میں آسانی ہو۔

### مانکرو فنانس بینکوں کے لیے ترمیمی محتاطیہ ضوابط

اسٹیٹ بینک نے مانکرو فنانس بینکوں کے محتاطیہ ضوابط کو بدلتے ہوئے کاروباری ماحول سے ہم آہنگ کرنے کی غرض سے مانکرو فنانس بینکوں کے محتاطیہ ضوابط میں ترامیم کر دی ہیں۔ ان ضوابط میں نظم و نسق، آپریشنز، تحفظِ صارف اور انتظامِ خطر کے کم از کم نشانیے طے کیے گئے ہیں تاکہ مانکرو فنانس بینکوں کے مالی استحکام اور تسلسل کار کو یقینی بنایا جاسکے۔<sup>41</sup>

### نئے مالی ادارے

مالی شمولیت کو مزید بڑھانے کی کوشش کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے 03 جون 2025ء سے حالاً مانکرو فنانس بینک کو ملک گیر مانکرو فنانس بینکنگ لائسنس دیا ہے۔ یہ مانکرو فنانس بینک معاشرے کے نیم محروم اور بینکاری خدمات سے باہر افراد کو مالی خدمات کی فراہمی کا دائرہ مزید وسیع کرنے میں معاونت کرے گا۔ تاہم، مانکرو فنانس بینکوں میں سے ایک مالی ادارہ پاکستان میں مکمل ڈیجیٹل بینک متعارف کرانے کے اسٹیٹ بینک کے حالیہ اقدام کے تحت پاکستان کا پہلا ڈیجیٹل بینک بننے میں کامیاب ہوا۔

### بلومبرگ پراسٹیٹ بینک کے خصوصی صفحے کا آغاز

شفافیت اور عالمی سطح پر رسائی بڑھانے کی اپنی کوششوں کے ایک حصے کے طور پر اسٹیٹ بینک نے زیر جائزہ مدت کے دوران بلومبرگ پر ایک مخصوص صفحے کا آغاز کیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد اہم معاشی اور مالی اظہاریوں تک آسان رسائی فراہم کر کے عالمی سطح پر پاکستان کی مالی منڈیوں کی نمائش کو بڑھانا تھا۔ یہ صفحہ جی سیون ممالک اور بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے مرکزی بینکوں کے ڈیزائن کے معیارات کے مطابق تیار کیا گیا تھا اور اس میں بین الاقوامی تقابل پذیری اور عالمی بہترین طریقوں کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بنایا گیا تھا۔

<sup>39</sup> آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 05 برائے 2024ء

<sup>40</sup> آئی ایف پی ڈی سرکلر نمبر 08 برائے 2024ء

<sup>41</sup> اے سی ایف آئی ڈی سرکلر نمبر 01 برائے 2025ء

## 4 حکومت کی معاشی پالیسیوں کی معاونت کے اقدامات

2018-23ء کی تکمیل کے بعد جنوری 2025ء میں جاری ہونے والا این آئی ایف ایف ایس 28-2024ء، این آئی ایف ایف اس سلسلے کی تیسری کڑی ہے۔ دوسرے این آئی ایف ایف ایس کے دوران، مالی شمولیت کی سطح بلند کرنے اور صنفی تفاوت نمایاں طور پر کم کرنے میں اسٹیٹ بینک کے اقدامات انتہائی موثر ثابت ہوئے۔<sup>1</sup>

اس نمایاں ترقی کا سب سے اہم محرک ڈیجیٹلائزیشن رہا ہے۔ آسان موبائل اکاؤنٹ (اے ایم اے)، راست، ڈیجیٹل آن بورڈنگ فریم ورک، روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) اور ڈیجیٹل بینکوں جیسے اقدامات کے ذریعے اسٹیٹ بینک نے مالی شعبے کے منظر نامے کو ڈیجیٹل میں منتقل کرنے کے عمل کی قیادت کی ہے۔ ڈیجیٹل مالی خدمات کی دستیابی نے خواتین کی مالی شمولیت کے لیے بھی راہ ہموار کی کیونکہ وہ اب گھر بیٹھے مالی خدمات تک رسائی حاصل کر سکتی تھیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کی براہری پر بینکاری (بی او ای) پالیسی نے مزید شمولیتی بینکاری نظام کے قیام کی رفتار تیز کی جس سے خواتین صارفین کی تعداد اور مجموعی افرادی قوت میں ان کا حصہ بڑھانے کے لیے پہلے سے زیادہ سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

مالی خدمات کے منظر نامے میں آنے والی وسعت کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے عوام کی مالی خواندگی میں اضافے کے لیے اپنی کوششیں بڑھادی ہیں۔ اسٹیٹ بینک کا اہم منصوبہ قومی مالی خواندگی پروگرام (این ایف ایل پی) مال سال 25ء کے دوران نفاذ کے دوسرے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے، جس میں بینکوں نے دیہی اور نیم شہری علاقوں کے رہائشیوں کو مالی تعلیم فراہم کی۔ اختتام جون 2025ء تک تقریباً 4.4 ملین افراد کو تربیت دی جا چکی ہے، جن میں سے نصف خواتین ہیں۔ اس پروگرام کو قومی مالی خواندگی کے روڈ میپ 2025-2029ء کے ذریعے استعداد کاری کے ساتھ ساتھ اتحاد برائے مالی شمولیت کے ذریعے عالمی سطح پر سیکھنے کے عمل کی معاونت حاصل ہے۔ یہ تمام عناصر محض رسائی

مالی سال 25ء میں، محتاط زری اور مالیاتی پالیسیوں کی ہم آہنگی نے کئی معاشی استحکام کو تقویت دی، جس کے نتیجے میں مالی سال 25ء کے دوران مہنگائی میں نمایاں کمی آئی اور مالی شعبے کا استحکام برقرار رہا۔ یہ بہتر معاشی نمو میں بتدریج بحالی کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے حکومتی معاشی پالیسیوں کی معاونت کے لیے متعدد باہد ف پالیسی اقدامات اور کیے، جو اس کے عملاتی مقاصد کا حصہ ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے جانب سے کیے گئے اقدامات کو درج ذیل وسیع زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (الف) مالیاتی شمولیت اور پائیدار مالیات میں بہتری؛ (ب) مالی خدمات کی ڈیجیٹلائزیشن؛ (ج) حکومت کو اس کے قرضوں کے انتظام میں سہولت کاری؛ اور (د) ملک میں ترسیلات زر کا فروغ۔ یہ اقدامات اسٹیٹ بینک کے اسٹریٹجک پلان (وژن 2028ء) سے بھی ہم آہنگ ہیں، جس کا مقصد قیمتوں میں استحکام برقرار رکھنا؛ زر مبادلہ کے ذخائر کو بڑھانا؛ مالی شمولیت میں بہتری؛ ماحولیات سے موافقت رکھنے والی مالکاری کی حمایت؛ اور ایک جدید، جامع ڈیجیٹل مالی خدمات کے نظام کو فروغ دینا ہے جو تیزی سے تبدیل ہوتے ہوئے بینکاری تقاضوں کو پورا کرنے کے قابل ہو۔

### 4.1 مالی شمولیت اور پائیدار مالیات کو بہتر کرنے کے اقدامات

ایس بی پی ایکٹ 1956ء کے تحت تفویض کردہ اختیارات کے مطابق اسٹیٹ بینک 2015ء سے ملک میں مالی شمولیت کو زیادہ منظم انداز میں بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے، جب اس نے اپنی پہلی قومی مالی شمولیت کی حکمت عملی (NFIS) کا آغاز کیا۔ اس حکمت عملی کا مقصد مالی شمولیت کو شمولیتی نمو اور مالی بہتری کے لیے اہم عنصر کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے مالی خدمات کے استعمال اور معیار کو بہتر بنانا اور ہر فرد کے لیے مالی رسائی کو بڑھانا ہے۔ این ایف آئی ایس

<sup>1</sup> مالی شمولیت کی سطح 2018ء کے 47 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 2024ء تک 67 فیصد ہو گئی، جبکہ صنفی تفاوت 2018ء میں 47 فیصد تھا جو کہ دسمبر 2024ء تک 33 فیصد رہ گیا۔

کے بجائے مجموعی طور پر محفوظ، فعال اور باضابطہ مالی خدمات کے معیار پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے ہدف شدہ پروگرام معیشت کی پیداواری اساس میں بھی شمولیت کو بڑھاتے ہیں۔ زراعت میں، اسٹیٹ بینک کے آلات کے مجموعے، جیسا کہ کریڈٹ اسکورنگ، چیمپئن بینک ماڈل، الیکٹرانک ویئر ہاؤس رسیدوں کے ذریعے مالکاری، زمینوں کے ڈیجیٹل ریکارڈز کو اپنانا اور موٹیٹیوں کے نیسے نے خطرات کی بہتر نشاندہی، رہن کے استعمال میں بہتری، اور نقد کے موسمی بہاؤ کو آسان بنایا ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (SMEs) کے لیے، ثانوی اقدامات کا مجموعہ بینکوں کو محتاط انداز میں قرض دینے میں مدد دیتا ہے، جس سے نوجوانوں کی قیادت میں چلنے والے کاروبار کو باضابطہ طور پر ترقی کرنے کا موقع ملتا ہے۔ خواتین کی شمولیت سے متعلق خصوصی آلات اور استعداد بڑھانے کے لیے فنڈنگ جیسے اقدامات عملی طور پر اس خلا کو پُر کرتے ہیں جو اکثر محروم طبقات کو نظام سے باہر رکھنے کا سبب بنتے ہیں۔

تجارتی شعبے کے لیے برآمدی قرضوں میں اصلاحات کیے گئے ہیں۔ مزید برآں، پاکستان گرین ٹیکسٹائلز ماحول دوست سرگرمیوں کی درجہ بندی کے لیے ایک مشترکہ پیغام کی حیثیت رکھتی ہے، جو شفاف طریقے سے ماحولیات سے مطابقت رکھنے والے منصوبوں کی جانب سرمایہ کی منتقلی یقینی بناتی ہے۔ مجموعی طور پر، یہ اقدامات پائیدار اور شمولیتی ترقی کے لیے حکومت کی معاشی پالیسیوں کی معاونت کے حوالے سے اسٹیٹ بینک کے تیسرے درجے کے مقاصد کو آگے بڑھاتے ہیں۔

### (i) قومی مالی شمولیت کی حکمت عملی (این ایف آئی ایس) 2028ء

این ایف آئی ایس 2028ء کا مقصد مالی خدمات تک رسائی، استعمال، اور ان کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے ڈیجیٹل طریقوں کو مزید موثر طریقے سے استعمال کرنا ہے۔ یہ حکمت عملی گزشتہ دو حکمت عملیوں کے تحت حاصل کی گئی ترقی کو بروئے کار لانے پر مرکوز ہے، تاکہ نہ صرف رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے اور آخری حد تک پہنچا جاسکے، بلکہ باضابطہ مالی خدمات کے استعمال اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے جدت طرازی کو بھی فروغ دیا جاسکے۔

این ایف آئی ایس 2028ء کی ترجیح محفوظ اور آسان ڈیجیٹل مالی خدمات کی بہتر دستیابی اور استعمال، ترجیحی شعبوں کی مالکاری کے لیے بہتر نظام، اور مالی اداروں اور صارفین دونوں کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا ہے۔ خصوصی توجہ خواتین، نوجوانوں اور معذور افراد کی مالی شمولیت کو بہتر بنانے پر دی گئی ہے، خاص طور پر جو مالی طور پر علیحدہ اور نیم محروم علاقوں میں ہیں۔ مزید برآں، ملک میں شمولیتی نمو اور معاشی ترقی کو بڑھانے کے لیے، ترجیحی شعبوں جیسے کہ چھوٹے و درمیانے درجے کے کاروباری اداروں، ہاؤسنگ، زراعت، مائیکرو فنانس اور پائیدار قرض کی مالکاری بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات وضع کیے گئے ہیں، جن کا حتمی مقصد معاشرے کے کم آمدنی والے اور پسماندہ طبقے کے حالات کو بہتر بنانا ہے۔ ان ترجیحات اور اقدامات کی بنیاد پر، این ایف آئی ایس 2028ء کا ہدف مالی شمولیت 75 فیصد تک بڑھانا اور صنفی فرق 25 فیصد تک کم کرنا ہے۔

### برابری پر بینکاری پالیسی

مالی شمولیت میں صنفی تفریق کم کرنے اور بینکاری صنعت کو مزید خواتین دوست بنانے کے لیے، اسٹیٹ بینک کامیابی کے ساتھ برابری پر بینکاری (BoE) پالیسی کو نافذ کر رہا ہے۔ اس پالیسی نے پانچ اہم ستونوں کے ذریعے مالی شعبے میں جنس کی بنیاد پر تجزیے کی روایت ڈالی ہے: ادارہ جاتی مستعدی میں بہتری؛ مصنوعات میں تنوع اور استعداد میں اضافہ؛ صارفین کا حصول اور خواتین کی سہولت کاری؛ جنس کے لحاظ سے تفصیلی ڈیٹا جمع کرنا؛ اور اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں میں صنفی تفریق کے پہلو کو ترجیح دینا۔

2021ء میں جاری کردہ تین سالہ برابری پر بینکاری پالیسی کو جون 2025ء تک توسیع دے دی گئی تھی۔ اس پالیسی کے تحت جون 2025ء تک حاصل کردہ اہم کامیابیاں درج ذیل ہیں:

- بینکوں نے 14,600 سے زائد خواتین کو افرادی قوت میں شامل کیا، اختتام جون 2024ء کے 9,662 سے نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ اس سے خواتین عملے کے مجموعی تناسب میں بہتری آئی جو مالی سال 24ء کے 13 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 25ء میں 16.4 فیصد ہو گئی۔

## بینک دولت پاکستان

ہے۔ ان اقدامات کی بدولت مالی شمولیت میں صنفی خلا 6 فیصدی پوائنٹس کم ہو گیا، یعنی 2021ء کے 39 فیصد سے کم ہو کر دسمبر 2024ء میں 33 فیصد ہو گیا۔

برابری پر بینکاری پالیسی کی کامیابی کے بعد، اس وقت اسٹیٹ بینک پالیسی کے دوسرے ایڈیشن 'برابری پر بینکاری 2.0' پر کام کر رہا ہے، جس کا بنیادی مقصد قرضوں تک خواتین کی رسائی کو بہتر بنانا ہو گا۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک کاروباری خواتین کی عالمی مالیات تک رسائی کو بہتر بنانے کے ورلڈ بینک کے اقدام 'وی فنانس کوڈ' WE Finance Code، کا دستخط کنندہ بن گیا ہے۔ اسٹیٹ بینک فروری 2025ء میں اس کا 19 واں دستخط کنندہ بنا اور بینکوں کو رضا کارانہ طور پر کوڈ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اب تک، 22 بینک نئے اقدامات متعارف کرانے، ڈیٹا شیئر کرنے، اور بینکوں میں خواتین کی مالی رسائی کو بہتر بنانے کے لیے اعلیٰ قیادت تعینات کرنے کا عہدہ کر چکے ہیں۔

## میشل فنانشل ایجوکیشن روڈ میپ 2025-29ء

بینکاری خدمات سے بالکل محروم اور نیم محروم طبقات میں مالی خواندگی کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ بینک کی جاری کوششوں کا دائرہ مزید وسیع کرنے کے لیے، اسٹیٹ بینک نے اپریل 2025ء میں ایک جامع مالی خواندگی کی پالیسی بعنوان مالی تعلیم کا قومی روڈ میپ 2025-29ء متعارف کرائی۔ اس پالیسی میں موجودہ مالی خواندگی کی حکمت عملی میں موجود رکاوٹوں کو دور کرنے کے اقدامات شامل ہیں اور اس کا مقصد ڈیجیٹل ذرائع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے رسائی کو مزید بڑھانا اور منتخب طبقات کو خاص طور پر تیار کردہ مواد کے ذریعے حسب ضرورت مالی تعلیم فراہم کرنا ہے۔ قومی مالی تعلیم کے روڈ میپ کا ہدف 2028ء تک 50 ملین افراد کو مستفید کرنا ہے، جیسا کہ حالیہ قومی مالی شمولیت کی حکمت عملی 2024-28ء میں متوقع ہے۔ اس پالیسی کے تین بنیادی اجزا ہیں جو مالی خواندگی کی تمام سرگرمیوں کو یکجا کرتے ہیں:

- مادی اور ڈیجیٹل ذرائع بروئے کار لاتے ہوئے مخصوص طبقات کو مالی تعلیم پہنچانا
- مرکز برائے مالی خواندگی و تعلیم پاکستان کا قیام

• مالی سال 25ء میں خواتین کے زیر ملکیت 17.6 ملین فعال اکاؤنٹس کھولے گئے جو 2021ء میں 20 ملین کے بیس لائن سے اوپر ہیں؛ یہ مالی سال 24ء میں کھولے گئے 8.2 ملین اکاؤنٹس سے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔

• تمام بینکوں نے اپنے بورڈز میں خواتین ڈائریکٹرز مقرر کی ہیں اور نسل برائے صنفی تنوع اور شمولیت یا انتظامی ذیلی کمیٹیاں قائم کی ہیں۔

• تمام بینکوں نے خواتین کے لیے مخصوص مالی خدمات کے شعبے / ٹیمیں تشکیل دیں اور خواتین کے لیے خصوصی مصنوعات اور خدمات تیار کیں۔

• 81 فیصد بینک شاخوں میں مخصوص خواتین چیمپئن موجود ہیں جبکہ بینک کے مجموعی عملے میں سے 82 فیصد کو صنفی حساسیت کی تربیت دی گئی ہے۔

• قرضوں کی فراہمی کے لحاظ سے، مالی سال 25ء میں خواتین مائیکرو فنانس قرض گیروں کی تعداد مالی سال 24ء کے مقابلے 47 فیصد بڑھی اور یہ تعداد 1.8 ملین سے بڑھ کر 2.7 ملین ہو گئی۔ تاہم، خواتین زرعی قرض گیروں کی تعداد میں مالی سال 25ء کے دوران 16 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔

• خواتین برانچ لیس بینکنگ ایجنٹس کی تعداد 21,000 سے زائد ہو گئی اور یہ کل ایجنٹس کا 3 فیصد ہیں، جو دسمبر 2021ء میں محض ایک فیصد تھی۔

مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے برابری پر بینکاری کا ایک اسکور کارڈ تیار کیا ہے تاکہ مالی اداروں کی کارکردگی کی ان کے مقررہ اہداف کے مطابق سالانہ بنیادوں پر درجہ بندی کی جاسکے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والوں کے مقابلے میں ان کی صورت حال معلوم کی جاسکے، اس کے نتائج اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر جاری کیے جاتے ہیں۔

برابری پر بینکاری کی پالیسی نے پاکستان کی بینکاری صنعت کو مالی شمولیت کی اپنی حکمت عملیوں میں صنفی شعور کی بیداری کے سفر پر لے جانے میں مدد فراہم کی

- مالی خواندگی سے متعلق مواد کی قومی نصاب میں شمولیت
- بلوچستان کے اساتذہ کے لیے مالی خواندگی کے پروگرامز
- ہفتہ برائے قومی مالی خواندگی
- تربیت دینے والوں کی ٹریننگ- خواتین ایجنٹس کی آن بورڈنگ اور استعداد کاری وغیرہ
- (ii) مالی خدمات تک رسائی کے پروگرام (آئی اے ایف ایس پی) میں بہتری
- اسٹیٹ بینک نے 2008ء میں مالی خدمات تک رسائی کے پروگرام کے لیے حکومت اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے درمیان ہونے والے قرض کے معاہدے کے تحت مالی خدمات تک رسائی کو بہتر بنانے کا فنڈ (IAFSF) قائم کیا۔ یہ فنڈ ایک وقف سہولت ہے اور اس کی آمدنی مالی خواندگی کے پروگرام اور استعداد کاری کی سرگرمیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ فنڈ کی نگرانی آئی اے ایف ایس پی ایف کمیٹی کرتی ہے، جس میں اسٹیٹ بینک، پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک، پاکستان پاورٹی ایلوی ایشن فنڈ، پاکستان بینکس ایسوسی ایشن کی نمائندگی ہوتی ہے اور تعلیم کے شعبے سے ایک نمائندہ شامل ہوتا ہے۔ مالی سال 25ء کے دوران، مالی خواندگی اور استعداد میں اضافے سے متعلق مختلف پروگرامز کی منظوری دی گئی اور انہیں مالی خدمات تک رسائی کے پروگرام کے تحت چلایا گیا۔ ان پروگرامز میں شامل ہیں:
- مالی خواندگی سے متعلق مواد کی قومی نصاب میں شمولیت
- زراعت، اسلامی اور مائیکرو فنانس شعبوں میں استعداد میں اضافے کی سرگرمیاں
- زرعی مالکاری سے آگاہی- اسٹوڈنٹ ایمبسڈر پروگرام
- میڈیا مہم برائے مالی خواندگی، صارفین کی آگاہی اور خود مختاری
- قومی مالی خواندگی پروگرام-II
- ویمن انٹرپرائیور شپ ڈے
- (iii) آسان موبائل اکاؤنٹ
- آسان موبائل اکاؤنٹ (اے ایم اے) مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی 2023ء کے تحت متعارف کرایا گیا تھا جس نے بے حد پذیرائی حاصل کی اور اس کے صارفین کی تعداد تقریباً 13 ملین تک پہنچ چکی ہے۔ آسان موبائل اکاؤنٹ ایک سادہ، USSD پر مبنی پلیٹ فارم ہے جو کم آمدنی والے طبقات، خصوصاً وہ لوگ جو اسمارٹ فون یا انٹرنیٹ تک رسائی نہیں رکھتے، کو اپنے پسند کے بینک اکاؤنٹس کھولنے اور آپریٹ کے قابل بناتا ہے۔ مالی شمولیت کو فروغ دینے میں یہ اقدام انتہائی اہم ہے کیونکہ یہ ڈیجیٹل اور جغرافیائی خلیج کے درمیان پل کا کردار ادا کرتا ہے۔
- اتحاد برائے مالی شمولیت کے ساتھ رابطے
- اتحاد برائے مالی شمولیت ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جو مرکزی بینکوں اور مالی ضوابطی اداروں کی ملکیت ہے اور ان ہی کی سربراہی میں کام کرتا ہے جس کا مقصد ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھ کر مالی شمولیت کو فروغ دینا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان 2008ء سے اس اتحاد کا بانی رکن ہے اور اس کے مختلف فورمز میں بھرپور حصہ لیتا ہے۔ مرکزی بینک عالمی سطح پر رائج بہترین طریقوں سے استفادہ کرنے اور مالی شمولیت کے میدان میں پاکستان کی کامیابیوں کو اجاگر کرنے کا عزم رکھتا ہے۔
- گورنر اسٹیٹ بینک ستمبر 2023ء سے اتحاد برائے مالی شمولیت کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے رکن رہے ہیں، اور 2025-27ء کے لیے دوبارہ نامزد کیے گئے

<sup>2</sup> کمیٹی میں دو ننگ کا حق رکھنے والے پانچ ارکان شامل ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اور ایشیائی ترقیاتی بینک کا ایک نمائندہ ممبر کی حیثیت سے شریک ہوتا ہے جس کے پاس دو ننگ کا حق نہیں ہوتا۔

## بینک دولت پاکستان

ارب روپے تک پہنچ گیا، جو کہ جون 2024ء میں 875 ارب روپے تھا۔ اس کے علاوہ، واجب الادا زرعی قرض گھروں کی تعداد جون 2025ء کے آخر تک 2.9 ملین تک پہنچ گئی، جو کہ گزشتہ سال 2.7 ملین تھی۔

زدعی قرض کی اسکودنگ کے ماڈل کا نفاذ

اسٹیٹ بینک نے شفاف اور منصفانہ طریقے سے زرعی قرضوں کی فراہمی کے حوالے سے بینکوں کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے ایک اسکورنگ ماڈل متعارف کروایا ہے۔ یہ ماڈل متعدد پیمانے استعمال کرتا ہے اور ایک مخلوط عددی اسکور فراہم کرتا ہے جو ہر بینک کی مجموعی کارکردگی کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کا مقصد بینکوں کی توجہ زرعی مالکاری کو بہتر بنانے کی جانب مرکوز کرنا ہے۔ اسکورنگ ماڈل کثیرالجہت معیار استعمال کرتا ہے، جن میں شامل ہیں: (i) قرض فراہمی کی سطح، (ii) واجب الوصول جزدان (iii) قرض لینے والوں کی تعداد، اور (iv) شعبہ جاتی اور علاقائی کارکردگی۔

چیمپئن بینک ماڈل

اسٹیٹ بینک نے 2022ء میں اہم شراکت داروں کی مربوط کوششوں کی بدولت زرعی مالکاری کی علاقائی ضروریات کو پورا کرنے کی غرض سے چیمپئن بینک ماڈل کا آغاز کیا۔ چھ رہنما / صوبوں کے لیے چھ چیمپئن بینک نامزد کیے گئے، جن میں سے ہر ایک کو اپنے سی ای او کی زیر صدارت ریجنل ایگری کلچر کو آرڈینیشن کمیٹی (RACC) تشکیل دینے کا کام سونپا گیا۔ مالی سال 25ء میں آراے سی سی کے 19 اجلاس منعقد ہوئے جن میں بینکوں، اسٹیٹ بینک، ایس بی پی-بی ایس سی، اور صوبائی زرعی محکموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

الیکٹرانک ویئر ہاؤس رسیدوں کے ذریعے مالکاری

اسٹیٹ بینک نے فروری 2022ء میں الیکٹرانک ویئر ہاؤس رسیدوں کے ذریعے مالکاری (ای ڈی بیو آر ایف) کا فریم ورک جاری کیا، تاکہ کسانوں کو اپنی منتخب فصل منظور شدہ گوداموں میں ذخیرہ کرنے کی سہولت مل سکے اور اس کی رسید کے عوض وہ بینک سے مالکاری حاصل کر سکیں۔ ای ڈی بیو آر ایف اپنا دائرہ کار مسلسل بڑھا رہا ہے تاکہ کسانوں کو فصل کی کٹائی کے فوری بعد فنڈز دستیاب ہو سکیں۔ اس فریم ورک کے آغاز سے اب تک، کسانوں نے اس اسکیم کے تحت 10 ارب روپے سے

ہیں۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک آف پاکستان اے ایف آئی کے مالی شمولیت کا اقدام برائے جنوبی ایشیا ریجن (SARFI) میں وائس چیئر کا عہدہ بھی رکھتا ہے۔ یہ خطے میں مالی شمولیت کو فروغ دینے کے حوالے سے اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی مستعد قیادت کی عکاسی کرتا ہے۔

مالی سال 25ء کے دوران، اسٹیٹ بینک نے اتحاد برائے مالی شمولیت کے اندرون ملک نفاذ (ICI) کے پروگرام برائے کلائنٹ اسمارٹ زرعی مالکاری کے تحت تکنیکی معاونت حاصل کی تاکہ صلاحیتوں میں اضافہ، آلات کی تیاری اور کلائنٹ اسمارٹ زرعی مالکاری کے لیے جامع رہنما خطوط وضع کیے جاسکیں۔

### (iv) زرعی قرض کے فروغ کے اقدامات

مالی سال 25ء میں زراعت کے شعبے میں سست روی دیکھی گئی، جس نے مالی سال 24ء کے 6.4 فیصد کے مقابلے میں محض 1.5 فیصد کی نمو حاصل کی، اس کی بنیادی وجہ اہم فصلوں کی پیداوار میں شدید کمی تھی۔ اس کے باوجود، یہ شعبہ پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، مجموعی جی ڈی پی میں اس کا حصہ 23.7 فیصد ہے اور یہ ملکی افرادی قوت کے تقریباً 37.4 فیصد کو روزگار فراہم کرتا ہے۔ اقتصادی ترقی، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور تحفظ خوراک کے حوالے سے اس کی اہمیت کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک زراعت کے شعبے کی مالی ضروریات پوری کرنے میں اہم کردار ادا کرتا رہتا ہے۔

پاکستان میں زرعی مالکاری کو مستحکم کرنے اور مالی اداروں کو اپنی زرعی مالکاری کا جزدان وسیع کرنے کی ترغیب دینے کے لیے، اسٹیٹ بینک ہدایتی زرعی قرض کے اہداف مقرر کرنے کے بجائے بینکوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ زرعی قرضوں کی فراہمی میں اضافے کے اپنے منصوبے تیار کریں۔

مالی سال 25ء میں، زرعی قرضہ دینے والے اداروں نے بینکوں کے تخمینہ شدہ ہدف 2572.3 ارب روپے سے بڑھ کر 2577.3 ارب روپے جاری کیے اور مالی سال 24ء کے مقابلے میں 16.3 فیصد نمو ریکارڈ کی۔ مزید برآں، واجب الوصول زرعی قرضوں کا جزدان 13.8 فیصد بڑھ کر جون 2025ء کے آخر تک 995.3

0.95 ملین استفادہ کنندگان کی جانب سے 3.25 ارب روپے کے بیمہ پر بیمہ کے دعوے جمع کرائے۔

**خواتین کی شمولیت پر مبنی مالی شعبے کی ترقی کا پروگرام (ڈبلیو آئی ایف ایس ڈی پی)**  
اسٹیٹ بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک کی مالی معاونت سے چلنے والے خواتین کی شمولیت پر مبنی مالی شعبے کی ترقی کے پروگرام کے ایک جز قرضہ مالی وساطت (Financial Intermediary Loan) کے نفاذ کا ذمہ دار ہے۔ ڈبلیو آئی ایف ایس ڈی پی کا مقصد خواتین کی مالی خدمات تک رسائی کو بہتر بنا کر اور باضابطہ معیشت میں ان کی شرکت کو بڑھا کر پاکستان میں صنفی شمولیت پر مبنی معاشی ترقی کو فروغ دینا ہے۔

ایف آئی ایل کے جڑ کے تحت، دو پروگرامز، WIFSDP-I (2023-24) اور WIFSDP-II (جون 2025ء سے)، متعارف کرائے گئے ہیں۔ WIFSDP-I میں 50 ملین ڈالر کا قرضہ مالی وساطت شامل تھا، جو 15 مالی اداروں کو حد قرضہ کی سہولت (Credit Line Facility) کے طور پر فراہم کیا گیا، جس سے تقریباً 194,000 خواتین مستفید ہوئیں۔ WIFSDP-II میں مزید 50 ملین ڈالر کا قرضہ مالی وساطت شامل ہے، جس میں سے 20 ملین ڈالر پہلے ہی موجودہ حد قرضہ کی سہولت کو بڑھانے کے لیے استعمال ہو چکا ہے جبکہ بقیہ 30 ملین ڈالر ویمن مائیکرو فننس کریڈٹ گارنٹی فیسلٹی قائم کرنے کے لیے استعمال ہوں گے۔

### چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کی مالکاری

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کا شعبہ معاشی ترقی کو فروغ دینے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور غربت کم کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے جسے مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کی قرضوں تک رسائی بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ جون 2025ء کے آخر تک ایس ایم ایز کے واجب الوصول قرضوں کا حجم 691 ارب روپے تک پہنچ گیا جو کہ جون 2024ء کے آخر میں 491 ارب روپے تھا، یہ 40.7 فیصد کا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح، ایس ایم ایز کے قرض گرووں کی تعداد اختتام جون 2024ء کے 176,000 سے بڑھ کر اختتام جون 2025ء میں تقریباً

زانہ کا فائدہ حاصل کیا ہے، جو زرعی مالکاری میں اس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ خصوصی طور پر مالی سال 25ء میں بینکوں نے 518 قرض گرووں کو الیکٹرانک ویب پورٹل کے ذریعے 1,996 ملین روپے کی مالکاری فراہم کی۔

زراعتی مالکاری کے لیے اراضی کے ڈیجیٹل ریکارڈ کا نفاذ اسٹیٹ بینک اراضی کے ریکارڈ کو ڈیجیٹل کرنے اور بینکوں کی جانب سے اس کے اپنانے کی حمایت کرتا رہا ہے تاکہ زرعی قرضوں کے اجرا میں درکار وقت کی بچت کی جاسکے۔ پنجاب میں، 30 بینک پنجاب لینڈ ریکارڈز اتھارٹی (PLRA) کے ساتھ مربوط ہیں تاکہ ڈیجیٹل طریقے سے اپنی لین دین کو درج کر سکیں۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ستمبر 2025ء تک اراضی کے ڈیجیٹل ریکارڈز کو مکمل طور پر اپنائیں۔ پی ایل آر سے زمین کی ملکیت اور استعمال کے درست تعین کے لیے سٹیٹلائٹ تصاویر کا استعمال کرتے ہوئے ڈیجیٹل لینڈ ریکارڈز کی نقشہ سازی شروع کر دی ہے، جس سے اراضی کی محفوظ ضمانت کے طور پر اعتماد سازی میں اضافہ ہوگا۔ دیگر صوبے ڈیجیٹلائزیشن اور زرعی قرضوں کے فوری اجرا کے لیے بینکوں کی جانب سے اس فریم ورک کو اپنانے کے مختلف مراحل میں ہیں۔

### فصل کے قرض کی بیمہ اسکیم

حکومت گندم، کپاس، چاول، گنا، اور مکئی کی پیداوار کے لیے بینکوں / مائیکرو فنانس بینکوں سے قرض لینے والے اہل کاشتکاروں کے لیے فی فصل اور فی موسم بیمہ پر بیمہ کی لاگت برداشت کرتی ہے۔ جولائی 2008ء سے دسمبر 2024ء کے درمیان، بینکوں نے اس اسکیم کے تحت 7.13 ملین استفادہ کنندگان کی جانب سے 11.93 ارب روپے کے بیمہ پر بیمہ دعوے جمع کرائے ہیں۔

### قرض گہروں کے لیے مویشیوں کے بیمہ کی اسکیم

قرض گہروں کے لیے مویشیوں کے بیمہ کی اسکیم حکومت کی جانب سے بیماریوں، حادثات یا قدرتی آفات کے باعث مویشیوں کے نقصان کے لیے بیمہ فراہم کرتا ہے۔ یہ اسکیم خاص طور پر چھوٹے گلہ بانوں کے لیے ترتیب دی گئی ہے اور اس کے تحت 10 لاکھ، بھینسوں یا بیلوں کی خریداری کے لیے قرضے دیے جاتے ہیں۔ اسکیم کے تحت، جولائی 2014ء سے دسمبر 2024ء کے دوران، بینکوں نے

رسدی زنجیر کی ڈجینل مالکاری

رسدی زنجیر کی مالکاری (ایس سی ایف) کے کاروبار میں توسیع اور لاگت کم کرنے کے اہم عوامل میں سے ایک رسدی زنجیر کی ڈجینل مالکاری ہے، جو تمام فریقین کو ایک ڈجینل پلیٹ فارم سے منسلک کرتا ہے۔ رسدی زنجیر کی ڈجینل مالکاری کو اپنانے سے عملی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے، لیکن دین کا حجم بڑھتا ہے اور انتظام خطر اور تعمیل کے عمل کو مضبوط کرتا ہے۔ رسدی زنجیر کی ڈجینل مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اسٹیٹ نے بینکوں کو ہدایت جاری کی کہ وہ رسدی زنجیر کی مالکاری کا ایک مخصوص عمل تشکیل دیں اور رسدی زنجیر کی مالکاری کے لیے ڈجینل حل فراہم کریں۔ نتیجتاً، زیادہ تر بینکوں نے رسدی زنجیر کی ڈجینل مالکاری کے لیے پلیٹ فارم تیار کر لیے ہیں۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کی مالکاری کے فروغ کے لیے ضوابطی اقدامات

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 25ء میں چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں، جن میں شامل ہیں:

- ایس ایم ایز کے لیے مالکاری کی حد میں نظر ثانی: چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے مالکاری کی حد 25 ملین روپے سے بڑھا کر 100 ملین روپے کر دی گئی ہے، جبکہ درمیانے کاروباری اداروں کے لیے مالکاری کی حد 200 ملین روپے سے بڑھا کر 500 ملین روپے کر دی گئی ہے۔
- خوردہ جزدان کی ضوابطی حد میں اضافہ: اسٹیٹ بینک نے خوردہ جزدان کی ضوابطی حد 180 ملین روپے سے بڑھا کر 300 ملین روپے کر دی ہے۔
- بلاشرط مالکاری کی حد میں اضافہ: اسٹیٹ بینک نے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کے قرض گروہوں کے لیے بلاشرط مالکاری کی حد 5 ملین روپے سے بڑھا کر 10 ملین روپے کر دی ہے۔

276,000 ہو گئی، جو 57 فیصد اضافے کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس شعبے کے حوالے سے کیے گئے اہم اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نوجوانوں کے لیے وزیراعظم کی قرضہ اسکیم برائے زراعت و کاروبار حکومت نے اسٹیٹ بینک کے تعاون سے جنوری 2023ء میں وزیراعظم یوتھ بزنس اور ایگریکلچر لون اسکیم کا آغاز کیا۔ اس اسکیم کا مقصد نوجوانوں کو صفر سے 7 فیصد تک کی رعایتی شرحوں پر کاروباری اور زرعی قرضوں کی فراہمی کے ذریعے نوجوانوں میں انٹرپرائیور شپ اور ذاتی کاروبار کے مواقع کو فروغ دینا ہے۔ حکومت اس اسکیم کے لیے مارک اپ سبسڈی فراہم کرتی ہے اور 20 لاکھ روپے تک کے چھوٹے کاروباری قرضوں کی فراہمی سے جڑے خطرات کا ازالہ کرنے کے لیے جزوی کریڈٹ گارنٹی پیش کرتی ہے۔ مالی سال 25ء کے لیے، اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے لیے 65 ارب روپے کے قرضوں کی فراہمی کا ہدف طے کیا ہے، جو ایس ایم ای اور زرعی شعبوں میں مساوی طور پر تقسیم ہوگی۔

جون 2025ء کے آخر تک، بینکوں نے اس ہدف کو پورا کیا، تقریباً 172,600 قرض گروہوں کو 65 ارب روپے فراہم کیے۔ جنوری 2023ء میں اس اسکیم کے نفاذ سے جون 2025ء تک، بینکوں نے مجموعی طور پر تقریباً 400,579 قرض گروہوں کو 175 ارب روپے تقسیم کیے ہیں۔

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کے لیے خطرے کی کوریج

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کی شمولیتی معاشی ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں اہم کردار کو مد نظر رکھتے ہوئے، حکومت نے اسٹیٹ بینک کی سفارش پر بینکوں کے ایس ایم ایز کو تازہ اکتشاف قرض کے تحفظ کے لیے خطرے کی کوریج کی ایک اسکیم کی منظوری دی ہے۔ اس اسکیم کے تحت، حکومت قرض پر نقصان (صرف اصل رقم) برداشت کرتی ہے، بینکوں کے چھوٹے کاروباری اداروں کے تازہ اکتشاف قرض کے لیے پہلے نقصان کی 20 فیصد کوریج فراہم کی جاتی ہے اور درمیانے کاروباری اداروں کے تازہ اکتشاف قرض کے لیے پہلے نقصان کی 10 فیصد کوریج فراہم کی جاتی ہے۔

- برآمدات پر مبنی ایس ایم ایس کے لیے رعایت: برآمدات پر مبنی چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو رعایت دینے کی غرض سے ایگزیم بینک کے زیر انتظام برآمدات میں سہولت کاری کی اسکیم (ای ایف ایس) کے مالی سال 25ء کے لیے توسیعی منصوبے میں ایس ایم ایس کے لیے 40 فیصد حصہ مختص کیا گیا ہے۔

### (v) برآمدات میں سہولت کاری

اسٹیٹ بینک وسیع تر معاشی نمو کو سہارا دینے کی غرض سے صنعتی ترقی اور برآمدات میں مسابقت کو فروغ دیتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے باہر نو مالکاری کی سہولت اور خصوصی اسکیمیں جاری کی جاتی ہیں جو قدر اضافی والی صنعتوں کو رعایتی قرضے فراہم کرتی ہیں جس سے وہ اپنی جاری سرمائے کی ضروریات پوری کر سکیں اور پیداواری صلاحیت کو بڑھا سکیں۔ اس ضمن میں، برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) 1973ء سے فعال ہے، یہ قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی برآمد کے لیے ایک قلیل مدتی مالکاری کی سہولت ہے جس کی قرض کی مدت 180 دن تک ہے۔ اس کے علاوہ، اس اسکیم کا شریعت سے ہم آہنگ متبادل ورژن اسلامی برآمدی نو مالکاری اسکیم (آئی ای آر ایس) بھی دستیاب ہے۔

تاہم، اس عمل کو مزید شفاف اور مارکیٹ کی حرکیات پر مبنی بنانے کے لیے، ان اسکیموں میں اسٹیٹ بینک کی شمولیت کو بتدریج کم کر کے ان کا انتظام ایگزیم بینک کو منتقل کیا جا رہا ہے، اس سلسلے میں مرحلہ وار ایگزیم بینک کو برآمدی مالکاری کو عملی جامہ پہنانے میں سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ نئے انتظام کے تحت، برآمدی مالکاری اسکیم کی مالکاری بینک اپنے سیال ذخائر سے کریں گے جبکہ حکومت ایگزیم بینک کے ذریعے مارک اپ سبسڈی فراہم کرے گی۔ برآمد کنندگان کو مالکاری، پالیسی (ہدف) شرح سے 3 فیصد کم صارفی مارک اپ ریٹ پر دستیاب ہوگی۔

برآمدی مالکاری اسکیم کا مرحلہ وار اختتام برآمدی مالکاری اسکیم کی منتقلی کے منصوبے کے ایک حصے کے طور پر، اسٹیٹ بینک نے اپنے موجودہ برآمدی مالکاری اسکیم جزدان کا 30 فیصد اختتام جون 2025ء تک ختم کر دیا۔<sup>3</sup> اسی مناسبت سے، ایگزیم بینک کے زیر انتظام برآمدی مالکاری اسکیم کی واجب الوصول رقم—یا اسٹیٹ بینک کے ختم شدہ جزدان—مالی سال 24ء میں 89.7 ارب روپے سے بڑھ کر اختتام جون 2025ء تک 240.7 ارب روپے ہو گئی۔ اس کے علاوہ، برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت مجموعی واجب الوصول رقم—جس میں اسلامی برآمدی نو مالکاری اسکیم اور روپے کی بنیاد پر رعایت کی سہولت شامل ہے<sup>4</sup>—جون 2025ء کے آخر تک 502.5 ارب روپے تک کم ہو گئی جبکہ جون 2024ء کے آخر میں یہ 605.5 ارب روپے تھی۔

برآمدی مالکاری اسکیم میں توسیع کا منصوبہ برآمدی مالکاری اسکیم کے مثبت نتائج اور رعایتی برآمدی مالکاری کے بڑھتی ہوئی طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے حکومت سے اسکیم کے موجودہ جزدان کا حجم 230 ارب روپے بڑھانے کی تجویز دی۔ اس توسیعی منصوبے کے تحت، بینک اپنے ذرائع سے اہل برآمد کنندگان کو مالکاری فراہم کر رہے ہیں اور حکومت سے ایگزیم بینک کے ذریعے مارک اپ سبسڈی کا وصول کر رہے ہیں۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں کو مالکاری کی حوصلہ افزائی کے لیے، بڑھائی گئی رقم کا 40 فیصد ایس ایم ای برآمد کنندگان کے لیے مختص کیا گیا ہے۔ برآمدی مالکاری اسکیم کے توسیعی منصوبے کے تحت کل واجب الوصول رقم اختتام جون 2024ء تک 118.9 ارب روپے تھی۔

ایگزیم کے زیر انتظام طویل مدتی مالکاری سہولت برائے پلانٹ اور مشینری (ای-ایل ٹی ایف ایف) متعلق ملک میں تیار کردہ اور درآمدی نئے پلانٹ اور مشینری کی خریداری میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ایگزیم بینک کے ذریعے سبسڈی کی سہولت یعنی ایگزیم طویل مدتی مالکاری سہولت 2008ء سے نافذ العمل ہے۔ اس اسکیم کا شریعت سے ہم آہنگ ورژن اسلامی ایل ٹی ایف

<sup>3</sup> اختتام جون 2024ء تک، اسٹیٹ بینک نے اپنے جزدان کا 10 فیصد مرحلہ وار ختم کر دیا۔

<sup>4</sup> آئی ایچ ایف ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 03 برائے 2022ء کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے روپے کی بنیاد پر ای ایف ایس / آئی ای آر ایس کے تحت برآمدی بلز / واجب الوصول کی بڈگری کی اجازت صرف اس وقت دی ہے جب متعلقہ غیر ملکی کرنسی کو بڈگری کے وقت روپے میں تبدیل کیا جائے۔ بینک صارف کی شرح پر رعایت کریں گے، اور رعایتی رقم کے لیے نو مالکاری، رعایت کی مدت کے دوران دستیاب ہوگی۔

## بینک دولت پاکستان

موسمیاتی تبدیلی سے درپیش خطرات سے ہنگامی بنیادوں پر نمٹنے کی ضرورت کا اعتراف کرتے ہوئے اور پائیدار ترقی کو فروغ دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک موسمیاتی تبدیلی کے خطرات کو کم کرنے اور ان خطرات کے انتظام کی صلاحیتوں میں اضافے کے لیے پرعزم ہے۔ اس سلسلے میں، اسٹیٹ بینک نے مالی شعبے میں پائیداری کے امور کو فروغ دینے کے لیے متعدد ماحول دوست اقدامات کیے ہیں جو بین الاقوامی بہترین طریقوں کے مطابق ہیں۔ ان اقدامات میں خاص طور پر گرین بینکاری کے رہنما اصول (2017ء) ماحولیاتی اور سماجی خطرات کے انتظام (ای ایس آر ایم) کے نفاذ کا مینوئل (2022ء) اور پاکستان گرین ٹیکسٹونومی (2025ء) شامل ہیں۔

## پاکستان گرین ٹیکسٹونومی کی تیاری

اسٹیٹ بینک نے وزارت موسمیاتی تبدیلی کے اشتراک سے پاکستان گرین ٹیکسٹونومی (پی جی ٹی) تیار کی ہے، جبکہ ورلڈ بینک نے اس کے تشکیل کے عمل میں تکنیکی معاونت فراہم کی۔ یہ ٹیکسٹونومی مالی منڈیوں کو ماحول دوست اقتصادی سرگرمیوں کی نشاندہی میں وضاحت فراہم کرے گی، ماحول دوست سرمایہ کاری اور مالی مصنوعات کی شفافیت میں اضافہ کرے گی اور موسمیاتی تبدیلی سے جڑے مالی خطرات کو کم کرے گی۔ پاکستان گرین ٹیکسٹونومی ماحول دوست منصوبوں اور سرگرمیوں کی درجہ بندی کے ذریعے پالیسی سازوں، مالی اداروں اور سرمایہ کاروں کو معاونت فراہم کرے گی تاکہ وہ سرمائے کے بہاؤ کا رخ ماحولیاتی تحفظ اور موسمیاتی تبدیلی سے مطابقت پیدا کرنے والے منصوبوں کی جانب موڑ سکیں۔

## 4.2 مالی خدمات کی ڈیجیٹلائزیشن

اسٹیٹ بینک نے اس ضمن میں متعدد اقدامات نافذ کیے ہیں، جن میں انٹر آپریٹبل ادائیگی کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانا، خرد ادائیگی کی سہولت فراہم کرنے والوں اور فن ٹیک کمپنیوں کے لیے سازگار ضابطے جاری کرنا، ڈیجیٹل ادائیگی کے ذرائع کو محفوظ اور قابل اعتماد بنانا، اور تکنیکی اختراعات کی حوصلہ افزائی شامل ہیں۔ مالی سال 25ء کے دوران کیے گئے اہم اقدامات میں ڈیجیٹل ریٹیل بینک لائسنسز کا اجرا، ضوابطی سینڈ باکس، راست میں شرکت کے معیارات، اور پرمز پلس سمیت

ایف (ILTFF) بھی دستیاب ہے۔ تاہم، برآمدی مالکاری اسکیم (EFS) کی طرح، ایل ٹی ایف ایف کے انتظام میں اسٹیٹ بینک کی شمولیت بھی مرحلہ وار اینگیزم بینک کو منتقل کی جا رہی ہے، جو E-LTFF کا انتظام سنبھالے گا۔ مرحلہ وار منتقلی کے منصوبے کے مطابق، روایتی LTFF اور ILTFF کے تحت مجموعی بقایا رقم جون 2024ء کے آخر میں 254.0 ارب روپے سے کم ہو کر جون 2025ء کے آخر میں 198.8 ارب روپے رہ گئی۔ اس کے برعکس، مالی سال 25ء کے دوران E-LTFF کے تحت 168 ملین روپے کی ادائیگیاں کی گئیں۔

E-LTFF کے تحت، پالیسی (ہدف) ریٹ سے 3 فیصد نیچے صارفی شرح پر قرضے دستیاب ہیں، جن پر ہر چھ ماہ بعد نظر ثانی کی جاتی ہے۔ بینک / ترقیاتی مالی ادارے اپنے ذرائع سے طویل مدتی قرضے فراہم کر رہے ہیں، جس کے لیے حکومت اینگیزم بینک کے ذریعے 5 فیصد مارک اپ سبسڈی فراہم کرتی ہے۔ مالی سال 25ء کے لیے اینگیزم کے زیر انتظام طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت تازہ مالکاری کے لیے 60 ارب روپے کی حد مقرر کی گئی تھی۔

برآمدی مالکاری اسکیم کی بہتر ہدف بندی

برآمدات کو فروغ دینے اور اس شعبے کی اساس کو متنوع بنانے کی غرض سے، حکومت نے اسٹیٹ بینک سے مشاورت کے ساتھ غیر روایتی برآمدات کے لیے اینگیزم کے زیر انتظام برآمدی مالکاری اسکیم (E-EFS) کے تحت مالکاری کی ایک خصوصی حد مقرر کی اور منصوبہ بنایا کہ 2030ء تک برآمدی مالکاری اسکیم کے جزدان میں اس کا حصہ بتدریج 50 فیصد تک بڑھا دیا جائے گا۔ بہتر ہدف بندی کے نفاذ کا آغاز یکم جولائی 2025ء سے ہو چکا ہے۔

پائیدار اقدامات برائے مالیات

پائیدار ترقی کے منصوبوں میں مالکاری، خاص طور پر موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے لحاظ سے حساس ہونے کی وجہ سے، پاکستان کے لیے ناگزیر ہو چکی ہے۔ اس مقصد کے لیے، ایک لچک دار اور پائیدار معیشت کے قیام میں مالی شعبے کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس مسئلے کی حساسیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، اسٹیٹ بینک نے اپنے اسٹریٹجک پلان 2023-2028ء میں موسمیاتی تبدیلی کو ایک بین الضابطہ موضوع کے طور پر شامل کیا ہے۔

فراہم کرتی ہے، اس نے حال ہی میں ایڈوانس پاکستان مائیکرو فنانس بینک کو تحویل میں لیا ہے۔

ضوابطی سینڈ باکس کا آغاز

اسٹیٹ بینک نے ضوابطی سینڈ باکس کا آغاز کیا تاکہ جدت طراز مصنوعات، خدمات اور ٹیکنالوجیز کو محدود پیمانے پر، مخصوص مدت کے اندر اور مارکیٹ پر مبنی مخصوص موضوعات کے تحت محفوظ ماحول میں آزمایا جاسکے اور خطرات کی نشاندہی کے ساتھ معلومات پر مبنی پالیسی سازی ممکن ہو سکے۔ اسٹیٹ بینک نے پاکستان بھر میں اس کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی اور اپنے ماتحت اداروں، فن ٹیک کمپنیوں، تعلیمی اداروں، حکومتی اداروں اور ٹیکنالوجی ایسوسی ایشنز کو بھی اس میں شامل کیا۔ اسٹیٹ بینک نے آن بورڈنگ کے عمل اور ضوابطی تقاضوں کی تعمیل میں رہنمائی کے لیے تخلیقی ذہن رکھنے والوں کو مسلسل معاونت بھی فراہم کی۔

ذیلی ادارے کا قیام - راست پیمنٹ پاکستان

راست پیمنٹس پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ کو مکمل طور پر اسٹیٹ بینک کی زیر ملکیت ذیلی ادارے کے طور پر قائم کیا گیا ہے تاکہ پاکستان کے فوری ادائیگی کے نظام، راست، کے آپریشنز، فروغ اور نظم و نسق کی نگرانی کی جاسکے۔ اس ذیلی ادارے کے قیام سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ اسٹیٹ بینک اس نظام کی مستقل پائیداری کو یقینی بنانے، تکنیکی جدت طرازی کو فروغ دینے اور مارکیٹ اور صارفین کی بدلتی ہوئی ضروریات کو موثر طریقے سے پورا کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ اسٹیٹ بینک خاص طور پر قائم کیے گئے اس ادارے کے ذریعے پاکستان کے ڈیجیٹل ادائیگی کے انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے اور پلاننگ اور ڈیجیٹل شمولیت پر مبنی معیشت کی طرف منتقلی کا عمل تیز کرنے کا عزم رکھتا ہے۔

راست میں شرکت کے پیمانے

ڈیجیٹل، شمولیتی اور انٹر آپریبل ادائیگی کے نظام کو فروغ دینے کے اپنے اسٹریٹجک وژن کے مطابق اسٹیٹ بینک نے راست میں شراکت داری کے پیمانے برائے 2025ء جاری کیے۔ اس فریم ورک میں پاکستان کے فوری ادائیگی کے نظام 'راست' میں شمولیت کے لیے اہلیت کے معیار اور عملی شرائط کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ بینکوں، الیکٹرانک منی انسٹی ٹیوشنز، پیمنٹ سسٹم آپریٹرز / ادائیگی

دیگر متعدد اقدامات شامل ہیں۔ مجموعی طور پر، یہ اقدامات، جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے، شمولیتی، تیز تر، محفوظ اور شفاف تصفیوں کو ممکن بنانے کے ساتھ ساتھ حکومتی تمسکات کی نیلامی اور مالی آپریشنز کو خود کار بنانے میں معاون ثابت ہوئے اور مالی خدمات کے منظر نامے کو یکسر بدل دیا۔

ڈیجیٹل ریٹیل بینک لائسنس کا اجرا

ٹیکنالوجی پر مبنی سہولتوں کے ذریعے مالی شمولیت کو بڑھانے کی اپنی جاری کوششوں کے مطابق اسٹیٹ بینک نے جنوری 2022ء میں 'لائسنسنگ اور ضوابطی فریم ورک برائے ڈیجیٹل بینک' متعارف کرایا۔ ڈیجیٹل بینکوں کے لیے سازگار ضوابطی ماحول سے نہ صرف اسٹیٹ بینک کے مالی شمولیت کے مقصد کو تقویت ملنے کی توقع ہے بلکہ پاکستان میں مالی خدمات کے منظر نامے کو بہتر سائی، کارکردگی اور جدت طرازی کے ذریعے یکسر بدلنے کے لیے ایک محرک بھی ثابت ہو گا۔

اسی بنیاد پر، جنوری 2023ء میں اسٹیٹ بینک نے پانچ درخواست گزاروں کو ڈیجیٹل ریٹیل بینک کے قیام کے لیے این او سیز جاری کیں۔ مالی سال 25ء میں، مشرق بینک پاکستان لمیٹڈ اور رقتی اسلامک ڈیجیٹل بینک لمیٹڈ نے محدود پائلٹ منصوبے کے تحت پاکستان میں کام شروع کیا۔

یہ اسٹیٹ بینک کی ڈیجیٹل بینکوں کو بتدریج منظر عام پر لانے کی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ مذکورہ ڈیجیٹل بینکوں کے لیے مکمل تجارتی آپریشنز کی منظوری پائلٹ پروگرام کی کامیابی پر منحصر ہے۔ اس دوران، ایزی پیس، جو ایک موجودہ مالی ادارہ ہے، سب سے پہلے لائسنس حاصل کرنے والا ادارہ تھا اور پاکستان میں مکمل طور پر کمرشل ڈیجیٹل ریٹیل بینکاری خدمات فراہم کرنا شروع کر چکا ہے۔

مائیکرو فنانس بینکاری لائسنس کا اجرا

مزید برآں، ملک میں ڈیجیٹل مالی خدمات کی بڑھتی ہوئی طلب کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے 3 جون، 2025ء سے 'حالاً مائیکرو فنانس بینک لمیٹڈ' کو ملک گیر مائیکرو فنانس بینکنگ لائسنس دینے کی منظوری دی۔ ایم این ٹی - حالاً - مصر کی عالمی سطح کی معروف فن ٹیک کمپنی ہے جو نیم محروم اور بینکاری خدمات سے باہر شہریوں کو کاروباری و صاف قرضے، ڈیجیٹل ادائیگیوں اور ای کامرس کی سہولت

## بینک دولت پاکستان

سے بڑھ کر 64,553 ہو گئیں، جبکہ کل مالیت میں 731 فیصد اضافہ ہوا، جو 560 ملین روپے سے بڑھ کر 4,656 ملین روپے ہو گئی۔ یہ اعداد و شمار ڈیجیٹل مالی خدمات پر بڑھتے ہوئے اعتماد کو اجاگر کرتے ہیں اور پاکستان کے مزید شمولیتی اور موثر مالی نظام کی جانب سفر میں ایک اہم سنگ میل کی نشاندہی کرتے ہیں۔

وزیراعظم رمضان ریلیف پیکیج 2025ء کے تحت ادائیگیوں میں سہولت کاری وزیراعظم نے رمضان المبارک کے آغاز پر رمضان ریلیف پیکیج 2025ء کا اعلان کیا تاکہ کم آمدنی والے گھرانوں کو 5,000 روپے کی مالی معاونت فراہم کی جاسکے۔ اس اقدام کی معاونت میں، اسٹیٹ بینک نے وزارت صنعت و پیداوار اور بینظیر انکم سپورٹ پروگرام (BISP) کے ساتھ مل کر فروری 2025ء میں فنڈز کی تقسیم کے لیے ایک فریم ورک جاری کیا۔ اس فریم ورک کے تحت، ہر اہل استفادہ کنندہ کو، جس کی شناخت قومی سماجی و معاشی رجسٹری (NSER) کے ذریعے کی گئی، ایک مرتبہ کی مالی معاونت کے طور پر 5,000 روپے فراہم کیے گئے۔

بلا تعطل اور محفوظ ادائیگیوں کو ممکن بنانے کے لیے، 6 شرکتی مالی اداروں یعنی ایچ بی ایل، بینک الفلاح، بینک آف پنجاب، ایچ بی ایل مائیکرو فنانس بینک، موبائل بینک مائیکرو فنانس بینک، اور ایزی پیس ڈیجیٹل بینک کو شامل کیا گیا۔ ان شرکتی اداروں نے 2.5 ملین سے زائد مستحقین کے لیے براؤنچ لیس بینکنگ اکاؤنٹس / والٹس / محدود اختیارات والے اکاؤنٹس کھولے، جن میں رقوم براہ راست بھیجی گئیں۔ یہ اقدام اسٹیٹ بینک کی مالی شمولیت کو فروغ دینے اور ڈیجیٹل مالی خدمات کو بڑھانے کے سلسلے میں مستقل عزم کی مثال ہے۔

براؤنچ لیس بینکنگ کو ڈیجیٹل ادائیگی کے پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیے جانے سے بینک براؤنچ جانے کی ضرورت ختم ہو گئی اور وصول کنندگان آسانی میسر آئی۔ مزید برآں، رقوم وصول کرنے والوں کو یہ اجازت دی گئی کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق رقم کو ڈیجیٹل طریقوں سے کسی بھی مقصد بشمول یوٹیلیٹی ادائیگیوں، موبائل ٹاپ اپس، اور خریداری وغیرہ کے لیے استعمال کر سکتے ہیں، جس سے ڈیجیٹل طریقوں کو اپنانے کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ جو لوگ نقد رقم کو ترجیح دیتے

خدمات فراہم کنندگان، فنڈنگ کمپنیوں، اور حکومتی اداروں جیسی متنوع اکائیوں تک رسائی کو بڑھاتا ہے، جس کا مقصد مسابقت کو فروغ دینا اور بلا نقد معیشت کی جانب منتقلی کے عمل کو تیز کرنا ہے۔

ایس ایم ایس کے بجائے ایپ کے ذریعے نوٹیفیکیشن اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اجازت دی ہے کہ وہ موبائل بینکنگ اپیلی کیشنز کے ذریعے کیے گئے ڈیجیٹل لین دین کے لیے ٹرانزیکشن الرٹس پش نوٹیفیکیشن، ایپ میں پیغامات اور ای میلز کے ذریعے ارسال کریں۔ مزید برآں، ایس ایم ایس الرٹس سروس دیگر تمام ڈیجیٹل ذرائع بشمول اے ٹی ایم، پی او ایس، اور ای-کامرس لین دین کے لیے جاری رہے گی۔ بینکوں کو اجازت ہے کہ وہ موبائل ایپس اور انٹرنیٹ بینکنگ ٹرانزیکشنز کے لیے ایس ایم ایس پر مبنی ون ٹائم پاس ورڈ (OTP) کو محفوظ ٹرانزیکشن پن (TPIN) / فنانشل پن (FPIN) سے بدل دیں۔ یہ تبدیلیاں لاگت میں کمی اور محفوظ ڈیجیٹل متبادلات کے ذریعے صارفین کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے کی گئی ہیں۔

عبدالاضحیٰ پر مویشی منڈیوں میں ڈیجیٹل ادائیگیاں اسٹیٹ بینک نے عید الاضحیٰ 2025ء کے دوران مویشی منڈیوں میں اپنے ڈیجیٹل قبولیت کے اقدام کو وسعت دی تاکہ بلا نقد لین دین کو فروغ دیا جاسکے اور زیر گردش کرنسی کی مقدار میں کمی لائی جاسکے۔ 2024ء کے پائلٹ پروگرام کی کامیابی کے بعد اس سال بھی تاجروں اور صارفین کی جانب سے خاصی پرجوش شمولیت دیکھی گئی، اور بینکوں نے ملک بھر کی 54 منڈیوں میں کیاسک، موبائل ویزر، اور کسٹمر سہولت زون قائم کیے۔ بائیومیٹرک ڈیوائسز کے ذریعے بروقت اکاؤنٹ کھولنے کی سہولت فراہم کی گئی اور بلا تعطل ادائیگی کے لیے کیو آر کوڈز جاری کیے گئے۔ عوامی آگاہی کو بڑھانے کے لیے ایس ایم ڈی (Surface Mount Device) اسکرینز، تفاعلی سرگرمیوں اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے ہدف سوشل میڈیا مہم کا انعقاد کیا گیا۔

یہ اقدام روایتی طور پر نقد پر مبنی شعبوں میں ڈیجیٹل لین دین کے ذرائع کو اپنانے کے حوالے سے ڈرامائی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ 2024ء کے مقابلے میں، ڈیجیٹل طریقوں سے لین دین میں 396 فیصد اضافہ ہوا، جو 13,011 ٹرانزیکشنز

• بازار زر کے روایتی سودوں، جن میں ادخال اور انخدا ب کے آپریشنز شامل ہیں، اور روایتی معکوس ریپو (بالائی حد) اور ریپو (پچھلی حد) کی سہولتیں اب پوزم پلس کے ذریعے انجام دی جاتی ہیں، جو تیز تر تصفیے اور بہتر انتظام سیالیت کو ممکن بناتی ہیں۔

• پوزم پلس حکومتی تمسکات کی ثانوی بازار میں خرید و فروخت کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے، جس میں براہ راست اور ریپو کی بنیاد پر لین دین شامل ہیں۔ یہ معینہ کو پن والے پی آئی بیز کی نیلامی سے قبل جب جاری ہو کی بنیاد پر تجارت کو بھی سپورٹ کرتا ہے،<sup>5</sup> جو مارکیٹ کی وسعت اور قیمت کے تعین کو بہتر کرتا ہے۔

سینٹرل سیورٹیز ڈیپازٹری کا جدید نمونہ مکمل لین دین کے لیے ایک مربوط آڈٹ ٹریل فراہم کرتا ہے؛ بہتر سیورٹی کے لیے کردار کی بنیاد پر رسائی کا کنٹرول؛ اور عملی خطرے کو کم کرنے کے لیے بروقت تصفیے کی ناکامی کے الرٹس۔

### 4.3 انتظام قرض میں حکومت کی معاونت کے اقدامات

ملکی سرکاری قرضوں کے انتظام کے لیے حکومت کے نمائندے کے طور پر اسٹیٹ بینک قابل فروخت تمسکات (حکومت پاکستان کے اجارہ صکوک، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز، مارکیٹ ٹریڈری بلز) کی نیلامیاں کرتا ہے، متعلقہ ڈیٹا کا انتظام کرتا ہے اور پرائمری ڈیلرز کو ضابطے میں رکھتا ہے۔ قرضہ منڈی کو بہتر سیالیت، قیمت کے تعین، اور سرمایہ کاروں کے وسیع تر بنیاد کے ذریعے مضبوط بنانے کے ساتھ، اسٹیٹ بینک نے بازار سرمایہ کی ترقی میں بھی معاونت فراہم کی جو معاشی ترقی کے لیے نہایت اہم ہے۔ اس سلسلے میں درج ذیل اقدامات کیے گئے:

تھے، ان کے لیے ایجنٹ نیٹ ورکس کے ذریعے بائیو میٹرک تصدیق کے بعد محفوظ طریقے سے رقم نکالنے کی سہولت فراہم کی گئی، جس سے رسائی اور عمل کی سالمیت دونوں کو یقینی بنایا گیا۔

مزید برآں، اس اقدام نے اسٹیٹ بینک کے وسیع تر مالی شمولیت کے مقصد کی حمایت کی، جس کے تحت ان افراد کو جو پہلے کسی بھی طرح کی بینکاری خدمات حاصل نہیں کرتے تھے انہیں باضابطہ مالی نظام میں شامل کیا گیا۔ توقع ہے کہ اس اسکیم کے تحت کھولے جانے والے کھاتوں / والٹس میں سے کئی رقوم کی منتقلی کے مرحلے کے بعد بھی فعال رہیں گے اور استفادہ کنندگان کے لیے وسیع مالی خدمات تک رسائی کا نقطہ آغاز ثابت ہوں گے۔ رمضان ریلیف پیکیج 2025ء کی کامیابی نے اسٹیٹ بینک کی بین الاقوامی تعاون کے لیے پختہ عہد اور پست آمدنی والے طبقات کی مضبوطی بڑھانے اور شمولیتی معاشی ترقی کے لیے مشترکہ عزم کو اجاگر کیا ہے۔

زری پالیسی قرض گاری آپریشنز اور حکومتی تمسکات کی نیلامی کے طریقہ کار کو خود کار بنانے کا عمل

16 جون 2025ء کو پوزم پلس (+PRISM) کے آغاز کے ساتھ جو کہ ایک جدید آر ٹی جی ایس (RTGS) اور سینٹرل سیورٹیز ڈیپازٹری (CSD) سسٹم ہے، اسٹیٹ بینک کی جانب سے نیلامیوں اور مارکیٹ آپریشنز کی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے ایک نیا انٹرفیس متعارف کرایا گیا ہے۔ اس سسٹم کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

• مارکیٹ ٹریڈری بلز (MTBs)، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (PIBs) اور ان کی متعلقہ دوبارہ خریداری کے آپریشنز کی تمام نیلامیاں اب +PRISM کے ذریعے کی جاتی ہیں۔ یہ نظام نیلامی کے پورے عمل کو ہموار، شفاف اور عملی صلاحیت کو بہتر بناتا ہے۔

<sup>5</sup> 'بوقتِ اجراء تجارت سے مراد وہ لین دین ہے جہاں نئے تمسکات کے اجراء جیسے کہ اسٹاک بانڈز، کی تجارت کی اجازت دی گئی ہو لیکن وہ حقیقی طور پر اس وقت جاری یا فراہم نہیں کیے گئے ہوں۔ یہ تمسکات مشروط بنیادوں پر تجارت کے لیے دستیاب ہوتے ہیں، یعنی اصل لین دین تب ہی مکمل ہوگی جب تمسکات باضابطہ طور پر جاری کیے جائیں گے۔ یہ اصطلاح خاص طور پر ٹریڈری سیورٹیز، ابتدائی عوامی پیشکشوں (IPOs)، اور دیگر بنانے والے اجراء کے مواقع میں زیادہ استعمال ہوتی ہے۔

## بینک دولت پاکستان

ضروریات دونوں کو موثر طریقے سے پوری ہوئیں اور اس نے انتظام قرض اور مارکیٹ کی ترقی میں کردار ادا کیا۔

صکوک کے اختراعی ڈھانچوں کی تیاری حکومت کے موجودہ مقامی روایتی قرضوں کی شریعت سے ہم آہنگ مبادلات میں منتقلی ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس منتقلی کو ممکن بنانے کے لیے سب سے اہم شرط حکومتی صکوک کی وافر مقدار میں دستیابی ہے، جو بینکوں کو اپنی سیالیت کے موثر انتظام اور منتقلی کے عمل کو ہموار طریقے سے انجام دینے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہے۔ اس حوالے سے اسٹیٹ بینک اہم اسٹیک ہولڈرز کے اشتراک سے صکوک کے جدید ہائبرڈ ڈھانچوں کی تیاری پر فعال طریقے سے کام کر رہا ہے۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک حکومتی ملکیتی اداروں کے اثاثوں کے رجسٹر کی تیاری کی تجویز پر بھی کام کر رہا ہے، جس سے مستقبل میں صکوک کے اجرا کے عمل کو تیز اور آسان بنایا جاسکے گا۔

## 4.4 کارکنوں کی ترسیلات کا فروغ

ترسیلات زر پاکستان کے اقتصادی اور سماجی ڈھانچے کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہیں، کیونکہ یہ زر مبادلہ کا بڑا ذریعہ ہیں اور ادائیگیوں کے توازن کو سہارا دیتی ہیں۔ کئی معاشی اثرات کے علاوہ، ترسیلات زر غربت کو کم کرنے، تعلیم اور صحت کی سہولتوں تک رسائی بہتر بنانے اور ملک بھر میں سماجی ترقی کو فروغ دینے میں بھی مدد دیتی ہے۔ باضابطہ ذرائع سے ترسیلات زر کی آمد بڑھانے کے لیے کیے گئے چند اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

بیرون ملک جانے والے افراد کے لیے روانگی سے قبل بریفنگ پروگرام اگست 2023ء میں اسٹیٹ بینک اور پاکستان ری بی ٹنس انیشی ایٹو (PRI) کے اشتراک سے، بینکوں اور بیورو آف امیگریشن اینڈ اوریسز ایمپلائمنٹ کے تعاون سے شروع کیے جانے والے اس پروگرام کے تحت ملک بھر میں مہاجرین کے پروٹیکٹوریٹ کے دفاتر میں بریفنگ سیشنز منعقد کیے جاتے ہیں۔ اس اقدام

حکومتی تمسکات کی دوبارہ خریداری

حکومت نے مالی سال 25ء میں حکومتی تمسکات کی دوبارہ خریداری کی پالیسی میں ترمیم کی، جس کے بنیادی مقاصد نقد کے انتظام کو بہتر بنانا، سیالیت میں اضافہ، اور خطِ یافت کے انتہائی سرے میں زیادہ وسعت پیدا کرنا تھے۔<sup>6</sup> اس پالیسی کے مطابق، حکومت نے پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز اور مارکیٹ ٹریڈری بلز (جزوی یا مکمل) واپس خریدنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلے کے تناظر میں، اسٹیٹ بینک نے، دفتر برائے انتظام قرض کی مشاورت سے، دوبارہ خریداری کے ٹرانزیکشنز کے عملی طریقے کار وضع کیے، جن میں نیلامی کا میززم، قیمت بندی اور دوبارہ خریداری کے لیے تمسکات کا انتخاب شامل ہیں۔

متفقہ میززم اور شرائط کے مطابق، پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز اور مارکیٹ ٹریڈری بلز کی دوبارہ خریداری کے لیے نیلامیوں کا انعقاد کیا گیا، جن میں مارکیٹ سے مجموعی طور پر 1.25 ٹریلین سے زائد روپے کے بانڈز واپس خریدے گئے۔ ان اقدامات نے، انتظام قرض کی حکمت عملی کے ایک حصے کے طور پر قرض کے خاکہ عرصیت کو بہتر بنا کر اور نوامالکاری کے خطرات کم کر کے، حکومت کو اپنے واجبات مزید موثر طریقے سے سنبھالنے میں معاونت فراہم کی۔ مزید برآں، تمسکات کی دوبارہ خریداری حکومت کو یہ اختیار فراہم کرتی ہے کہ وہ مارکیٹ کی سیالیت بڑھا کر اور مخصوص دورانیے کے بانڈز کو ہدف بنا کر خطِ یافت میں کسی بھی قسم کے بگاڑ کو ختم کر کے ریاستی بانڈز کے خطِ یافت (sovereign yield curve) کو درست کر سکے۔

حکومتی تمسکات کی نئی میعادوں کا اجرا

وزارت خزانہ کی ہدایات کے مطابق، اسٹیٹ بینک نے حکومتی تمسکات کے لیے نئی میعادیں متعارف کرائیں، جن میں 1 ماہ کا مارکیٹ ٹریڈری بل، اور 2 سال اور 15 سالہ مدت والے پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز شامل ہیں۔ اس اقدام کا مقصد ملکی قرضہ منڈی میں دستیاب سرمایہ کاری کے آپشنز کو بڑھانا اور حکومت کی مالی ضروریات کے ساتھ مطابقت پیدا کرنا تھا۔ ان نئی میعادوں کے اجرا سے مارکیٹ میں متنوع خاکہ عرصیت والے بانڈز کی طلب اور حکومت کی بدلتی ہوئی مالی

[www.finance.gov.pk/dpco/circular\\_25092024.pdf](http://www.finance.gov.pk/dpco/circular_25092024.pdf)<sup>6</sup>

• مبادلہ کمپنیاں ترسیلات کی مد میں ملک میں آنے والے ہر امریکی ڈالر کے عوض 2 روپے بنیادی شرح کے حساب سے وصول کرتے ہیں۔

• درج ذیل اضافی مراعات سال بہ سال نمو کی بنیاد پر فراہم کی جاتی ہیں:

o 5 فیصد یا 25 ملین ڈالر (جو بھی کم ہو) کی نمو کے لیے، مبادلہ کمپنیوں زر مبادلہ انٹرمارکیٹ میں جمع کرانے پر فی ڈالر ایک روپیہ اضافی دیا جاتا ہے۔

o گذشتہ سال کے مقابلے میں 5 فیصد یا 25 ملین ڈالر سے زائد نمو پر، مبادلہ کمپنیوں کو فی ڈالر اضافی 2 روپے وصول ہوں گے۔

### (iii) اٹلی میں پاکستان ریجی ٹنس سمٹ

اسٹیٹ بینک اور پاکستان ریجی ٹنس انیشی ایٹو کے زیر اہتمام زر مبادلہ جمع کرنے والے بڑے بینکوں کے اشتراک سے جو تھاپا پاکستان ریجی ٹنس سمٹ نومبر 2024ء میں اٹلی کے شہر روم میں منعقد کیا گیا۔ سمٹ میں مالی سال 2023-24ء کے دوران ترسیلات کے حوالے سے بینکوں اور پارٹنر منی ٹرانسفر آپریٹرز (ایم ٹی اوز) کی کارکردگی کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں ایوارڈز سے نوازا گیا۔ اس سمٹ نے مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول تارکین وطن کے نمائندوں، بینک، منی ٹرانسفر آپریٹرز اور ترسیلات سے متعلق خدمات فراہم کرنے والے اداروں کو باہمی روابط استوار کرنے کے لیے ایک موثر پلیٹ فارم مہیا کیا۔

### (iv) سعودی عرب میں آگاہی مہم

ترسیلات کی آمد کے حوالے سے پاکستان کے لیے سب سے اہم ملک سعودی عرب میں اگست 2024ء میں ایک مرکوز مہم کا انعقاد کیا گیا۔ اس مہم میں شامل اقدامات میں کمیونٹی کی آگاہی کے پروگرام؛ بینکوں اور مبادلہ کمپنیوں کے ساتھ ملاقاتیں؛ اور پاکستانی تارکین وطن کے ساتھ رابطے شامل تھے تاکہ انہیں درپیش مشکلات اور ترجیحات کو سمجھا جاسکے۔

کا مقصد بیرون ملک جانے والے کارکنوں کو ترسیلات زر، کے محفوظ اور موثر ذرائع کے بارے میں آگاہ کرنا، غیر قانونی طریقوں کے خطرات کی نشاندہی کرنا، بینک اکاؤنٹ کھولنے میں آسانی فراہم کرنا اور حکومتی مراعات و بینک مصنوعات کے بارے میں آگاہی دینا ہے۔ مالی سال 2025ء کے دوران، 186,000 سے زائد بیرون ملک جانے والے کارکنوں کے لیے 6,000 سے زائد سیشنز منعقد کیے گئے۔

### (i) ٹیلی گرافک ٹرانسفر (ٹی ٹی) چارجز کی بازادائیگی کی اسکیم میں تبدیلی

اسٹیٹ بینک نے اکتوبر 2024ء میں ٹیلی گرافک ٹرانسفر (ٹی ٹی) چارجز کی باز ادائیگی کی اسکیم میں ترمیم کی تاکہ مجاز ڈیلرز اور مائیکرو فنانس بینکوں کو اس بات کی ترغیب دی جاسکے کہ وہ باضابطہ ذرائع سے رقوم کی آمد میں اضافے کے لیے اپنی کوششوں کو مزید بڑھائیں۔ اس مراعاتی ڈھانچے نے ادارے کی کارکردگی کی بنیاد پر دو اجزا پر مشتمل حکمت عملی نافذ کی۔

• معینہ مجزہ مالی اداروں کو ہر اہل لین دین جس کی مالیت 100 امریکی ڈالریا اس سے زیادہ ہو، کے عوض 20 سعودی ریال کی باز ادائیگی (reimbursement) ہوئی۔

• متغیر مجزہ: ترسیلات زر میں سال بہ سال نمو کی بنیاد پر اضافی ادائیگی کی گئی: o 10 فیصد یا 100 ملین ڈالر (جو بھی کم ہو) تک کی نمو پر، ہر اضافی اہل ٹرانزیکشن کے لیے اضافی 8 سعودی ریال دیے گئے۔

o 10 فیصد یا 100 ملین ڈالر سے زیادہ نمو پر، ہر اضافی اہل ٹرانزیکشن پر اضافی 7 سعودی ریال دیے گئے۔

### (ii) مبادلہ کمپنیوں کی مراعاتی اسکیم میں ترمیم

مبادلہ کمپنیوں کی مراعاتی اسکیم کے تحت مبادلہ کمپنیوں کو ترسیلات زر کی مد میں ملک میں آنے والے ہر امریکی ڈالر کے عوض پاکستانی روپے میں معاوضہ دیا جاتا ہے، بشرطیکہ وہ تمام زر مبادلہ انٹرمارکیٹ مارکیٹ میں جمع کرا دیں۔ ترسیلات جمع کرنے کے حوالے سے ایکیچنج کمپنیوں کی کوششوں کو مزید فروغ دینے کے لیے، مبادلہ کمپنیوں کی مراعاتی اسکیم کو کارکردگی پر مبنی بھی بنایا گیا۔ ترمیم شدہ اسکیم کے تحت:

balance of payments	توازن ادائیگی	liquidity	سیالیت
borrowing	قرض گیری	maturity profile	خاکہ عرصیت
budgetary support	اعانت میزانیہ	monetary	زری
circular debt	گردشی قرضہ	money market	بازار زر
current account	جاری کھاتہ	NCPI	قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی
deficit	خسارہ	net domestic assets	خالص ملکی اثاثے
documentation	دستاویزیت	net foreign assets	خالص بیرونی اثاثے
earning assets	کاسبی اثاثے	OMOs	بازار زر کے سودے
exchange rate	شرح مبادلہ	portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
external debt	بیرونی قرضہ	productivity	پیداواریت
financial	مالی	remittances	ترسیلات زر
financing	مالکاری	revaluation	باز قدر پیمائی
fiscal	مالیاتی	revenues	محصولات، محاصل
fixed investment	معیینہ سرمایہ کاری	services account	خدمات کا کھاتہ
Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	speculative	سٹہ بازار
headline inflation	عمومی مہنگائی	spread	تفاوت
indicator	اظہاریہ	subsidy	زر اعانت
interbank	بین البینک	volatility	تغیر پذیری
lending	قرض گاری	working capital	جاری سرمایہ

فرہنگ (اردو - انگریزی)

services account	خدمات کا کھاتہ	indicator	اظہاریہ
deficit	خسارہ	budgetary support	اعانتِ میزانیہ
documentation	دستاویزیت	money market	بازار زر
subsidy	زراعات	OMOs	بازار زر کے سودے
monetary	زری	revaluation	باز قدر پیمائی
speculative	سٹہ بازار	Foreign Direct Investment	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
liquidity	سیالیت	external debt	بیرونی قرضہ
exchange rate	شرح مبادلہ	interbank	بین البینک
headline inflation	عمومی مہنگائی	productivity	پیداواریت
lending	قرض گاری	remittances	ترسیلات زر
borrowing	قرض گیری	volatility	تغیر پذیری
NCPI	قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی	spread	تفاوت
earning assets	کاسبی اثاثے	balance of payments	توازن ادائیگی
circular debt	گردشی قرضہ	working capital	جاری سرمایہ
financing	مالکاری	current account	جاری کھاتہ
financial	مالی	portfolio investment	جزدانی سرمایہ کاری
fiscal	مالیاتی	maturity profile	خاکہ عرصیت
revenues	محصولات، محاصل	net foreign assets	خالص بیرونی اثاثے
fixed investment	معیینہ سرمایہ کاری	net domestic assets	خالص ملکی اثاثے